كتَابُ تعليماتِ القُرآن المجيْد
22
تفہیم السُّنة
تعلیمات
قرآنِ مجید
حدیث
پبلیکیشنز
محمد اقبال کیلانی
۲۳
ت

تفہیم السنۃ 22

کتابُ تعلیماتِ القُرآن المجیْد

تعلیمات قرآنِ مجید

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز

نام کتاب : تعلیماتِ قرآنِ مجید

مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

اہتمام : خالد محمود کیلانی

طابع : ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : حدیث پبلیکیشنز

قیمت : 10/= روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ ◉ لاہور ◉ پاکستان
☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھ میں "تفہیم السنہ" کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، النجیب مارکیٹ، حیدرآباد، سندھ

فهرست

●●●

فَانْتَظِرُوْا،

اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ(17:7)

تم بھی انتظار کرو

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

(سورۃ الاعراف، آیت 17)

✺✺✺

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ﴾ (1:14)

''اے نبی! یہ قرآن ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے رب کی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاؤ، اس راستے کی طرف جو غالب اور تعریف کے لائق ذات کا راستہ ہے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 1)

پس...... اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن مجید کے تمام احکام تاریکی سے نکالنے

والے اور روشنی عطا کرنے والے یا روشن خیال بنانے والے ہیں۔

پس اے ہمارے رب! ہم ایمان لاتے ہیں اس بات پر کہ

- حجاب کا حکم عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 53)
- مردوں کو عورتوں پر قوام بنانے کا حکم عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ النساء، آیت نمبر 34)
- قوانین حدود پر عمل عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 33، سورہ النور، آیت نمبر 4,2)
- قانون تعدد ازواج عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ النساء، آیت نمبر 33)
- قانون قصاص عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 178)
- یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرنے کا حکم عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ النساء، آیت نمبر 144)
- اسلام دشمن کفار کے خلاف جہاد کا حکم عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ الانفال، آیت نمبر 60)
- حرمتِ موسیقی کا حکم عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ لقمان، آیت نمبر 6-7)
- داڑھی رکھنے کا حکم عین روشن خیالی ہے۔ (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 94)

لیکن ....!

اے جدید روشن خیالی کے علمبردارو!

ماڈریٹ اسلام کا پرچم بلند کرنے والو!

لبرل ازم کی بات کرنے والو!

تمہارے نزدیک:

- حجاب کا حکم پسماندگی کی علامت ہے۔
- مردوں کو عورتوں پر قوام بنانے کا حکم آزادی نسواں کے خلاف ہے۔
- قوانین حدود، وحشیانہ اور ظالمانہ سزائیں ہیں۔

- قانون تعدد ازواج عورت پر ظلم ہے۔
- قانون قصاص حقوق انسانی کے منافی ہے۔
- یہود ونصاریٰ سے دوستی میں عزت اور وقار ہے۔
- کفار کے خلاف جہاد دہشت گردی ہے۔
- گانا بجانا اور موسیقی، روح کی غذا ہے۔
- داڑھی رکھنا پسماندہ اسلام ہے۔

لاریب .... ہمارے اور تمہارے درمیان اس اختلاف کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔

جب .... سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، زمین آگ کی طرح جل رہی ہوگی اور ہر شخص پسینے میں ڈوبا ہوگا۔

- تم بھی ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہو گے، ہم بھی ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے۔
- تم بھی ملزموں کے کٹہرے میں کھڑے ہو گے، ہم بھی ملزموں کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔
- ترجمان یا وکیل تمہارے پاس ہوگا نہ ہمارے پاس!
- سفارش تمہارے پاس ہوگی نہ ہمارے پاس !
- خرید وفروخت تم کرسکو گے نہ ہم کرسکیں گے !
- حکومتی مناصب تمہارے پاس ہوں گے نہ ہمارے پاس !

تب ...... !

- عدالت قائم ہوگی۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ عرش عظیم پر جلوہ فرما ہوں گے۔
- فرشتے صف در صف دست بستہ حاضر ہوں گے۔
- سید الانبیاء، امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، صادق المصدوق، مکرم، کریم، اکرم اور امین رسول حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ گواہ ہوں گے۔
- مقدمہ پیش ہوگا...........اور پھر !
- روشن خیالی اور تاریک خیالی کا فیصلہ ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق کر دیا جائے گا۔
- فیصلہ کے بعد تم اپنی راہ لو گے، ہم اپنی راہ لیں گے۔
- پس فیصلہ کی گھڑی آنے تک ....تم بھی انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

فَانْتَظِرُوْا

اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ

﴿وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
وَآلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

نزول قرآن سے قبل عرب معاشرہ مذہبی، معاشرتی، اخلاقی اور سیاسی ہر لحاظ سے ظلمت اور جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر طرف شرک اور بت پرستی کا دور دورہ تھا، لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اور ایک دوسرے کے مال و عزت کے لٹیرے تھے۔ انتقام در انتقام کے لئے طویل جنگیں لڑی جاتیں، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا عام سی بات تھی۔ زیادہ سے زیادہ عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات کو باعث فخر سمجھا جاتا۔ شراب، جوا اور زنا ان کی زندگی کا لازمی حصہ بن چکے تھے۔ عریانی کا یہ عالم تھا کہ مرد اور عورتیں عریاں ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرنا باعث ثواب سمجھتے، مسکینوں محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ ان حالات میں جب قرآن مجید کا نزول ہوا تو محض چند سالوں کے مختصر عرصہ میں قرآنی تعلیمات نے حیرت انگیز طور پر عربوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ بقول مولانا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

جو لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا معمول کی بات سمجھتے تھے وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اعتراف جرم کرتے اور اپنے کئے پر آنسو بہاتے۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا ”یارسول

اللہ ﷺ! میری ایک بیٹی تھی جو مجھ سے بہت مانوس تھی، میں اسے بلاتا تو وہ دوڑتی میرے پاس آتی ایک روز میں نے اسے بلایا اور اپنے ساتھ لے کر چل پڑا، راستہ میں ایک کنواں آیا تو میں نے اسے اس میں دھکا دے دیا۔ اُس کی آخری آواز جو میرے کانوں میں پڑی وہ یہ تھی ''ہائے بابا، ہائے بابا'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے آنسو بہنے لگے، لوگوں نے اس آدمی کو بات کرنے سے روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اسے مت روکو جس بات کا اسے شدید احساس ہے اس کے بارے میں سوال کرنے دو۔'' واقعہ سننے کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جاہلیت میں جو کچھ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا ہے، اب نئے سرے سے زندگی کی ابتدا کرو۔'' (دارمی)

وہ لوگ جو مال و دولت کے لئے ڈاکے ڈالتے اور لوٹ مار کرتے تھے، قرآنی تعلیمات نے انہیں دنیا کے مال و دولت سے اس قدر بے نیاز کر دیا کہ مال و دولت سے زیادہ ان کے نزدیک حقیر کوئی چیز نہ تھی۔ ایک روز حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے، چہرے سے پریشانی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ بیوی نے وجہ پوچھی تو فرمایا ''میرے پاس کچھ مال جمع ہو گیا ہے، اس لئے پریشان ہوں۔'' بیوی نے کہا ''اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟'' میاں بیوی نے مشورہ کر کے لوگوں کو بلایا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جمع شدہ چار لاکھ درہم لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ (طبرانی)

وہ لوگ جو دن رات شراب پانی کی طرح بہاتے تھے، جب حرمتِ شراب کا حکم نازل ہوا (سورہ مائدہ، آیت 90) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح شراب سے الگ تھلگ ہو گئے جیسے شراب کو جانتے تک نہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے والد کہتے ہیں ''ہم ایک ٹیلے پر بیٹھ کر شراب پی رہے تھے، میں (کسی کام سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسی وقت حرمت کی آیت نازل ہوئی، میں نے فوراً واپس آ کر اپنے ساتھیوں کو آیات سنائیں، ہم میں سے بعض شراب پی چکے تھے بعض نے پیالے منہ سے لگا رکھے تھے، بعض کے ہاتھوں میں پیالے پکڑے ہوئے تھے، میری آواز سنتے ہی سب نے شراب کے پیالے زمین پر بہا دیئے اور جب آیت کا آخری حصہ ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ یعنی ''کیا تم شراب پینے (اور جوا کھیلنے سے) باز آتے ہو؟'' تو سب لوگوں نے بیک آواز جواب دیا ''اِنْتَهَيْنَا يَا رَبَّنَا'' یعنی ''اے ہمارے رب! ہم باز آئے۔'' (ابن کثیر)

وہ معاشرہ، جہاں عریانی اور بے حیائی کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک عورت کا دس دس مردوں سے

تعلقات قائم کرنا قانونی نکاح کی حیثیت رکھتا تھا وہاں قرآنی تعلیمات نے عورتوں میں اس قدر شرم و حیا کا جذبہ پیدا فرما دیا کہ جیسے ہی قرآن مجید میں حجاب اور ستر کے احکام نازل ہوئے تو جن خواتین کے پاس پردے کے لئے کپڑے نہیں تھے، انہوں نے اپنے تہ بند پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنالیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "اللہ رحمت فرمائے ان عورتوں پر جنہوں نے ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ﴾ یعنی "عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔" (سورۃ النور، آیت 31) نازل ہوتے ہی اپنے تہبند پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔" (بخاری)

قرآن مجید نے بندوں کا اپنے خالق کے ساتھ ایسا گہرا تعلق قائم کر دیا جس کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت بھی بے وقعت اور ہیچ تھی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے کھجوروں اور انگوروں کے گھنے سرسبز و شاداب باغ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ دوران نماز توجہ اللہ تعالیٰ سے ہٹ کر باغ کی طرف چلی گئی اور یہ بھول گئے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے۔ تعلق باللہ میں اس خلل سے اتنا رنجیدہ ہوئے کہ نماز سے فارغ ہوتے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا "اس باغ نے مجھے دوران نماز اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیا تھا میں اسے صدقہ کرتا ہوں، اسے جہاں چاہیں استعمال فرمائیں۔"

وہ معاشرہ جو آخرت کی جواب دہی اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے بالکل ناآشنا اور جرائم کی دنیا میں غرق تھا، قرآنی تعلیمات نے ان کے دلوں میں آخرت کا اس قدر خوف پیدا کر دیا کہ وہ ہر لحہ آخرت سے پہلے اپنے احتساب کو ترجیح دیتے تھے۔ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور از خود اعتراف گناہ کر کے درخواست کی کہ مجھے پاک کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے اعتراف کے باوجود کچھ سوال کر کے انہیں ٹالنا چاہا، لیکن حضرت ماعز رضی اللہ عنہ مصر رہے کہ مجھ سے گناہ ہوا ہے مجھے ضرور پاک کریں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ صادر فرما دیا اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کر دیا گیا۔" (مسلم)

جس معاشرے میں اپنے مرنے والوں پر ماتم کرنا، چہرہ پیٹنا، چیخنا چلانا اور برس ہا برس تک مرثیے کہنا باعث فخر سمجھا جاتا تھا اس معاشرے کے ایک ایک فرد کو اس طرح صبر و ضبط کے ڈھانچے میں ڈھالا کہ مرد تو مرد، خواتین بھی صبر و ثبات کا پیکر بن گئیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو بصرہ میں اپنے بیٹے کی بیماری کی اطلاع مدینہ منورہ میں ملی تو بصرہ کے لئے عازم سفر ہوئیں، بصرہ پہنچیں تو معلوم ہوا کہ بیٹا دو روز قبل ہی خالق

حقیقی سے جاملا ہے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا غم سے نڈھال ہوگئیں، لیکن زبان سے اِنَّـا لِلّٰـهِ وَ اِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ کے علاوہ کوئی لفظ نہ نکالا۔ چوتھے روز خوشبو منگوا کر استعمال کی اور فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے علاوہ کسی دوسری میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

جس معاشرے میں عورت کی عفت اور عصمت کا کوئی تصور ہی نہیں تھا وہاں قرآنی تعلیمات نے مردوں میں ایسا ذہنی انقلاب برپا کر دیا کہ وہ خود عورتوں کی عزت اور عصمت کے محافظ بن گئے۔ ایک خاتون مسجد سے نکل رہی تھیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ وہ خوشبو لگائے ہوئے ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے وہیں روک کر پوچھا ''اللہ کی بندی! کیا تو مسجد سے آ رہی ہے؟'' عورت نے کہا ''ہاں!'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ گھر جا کر غسل نہ کرے۔'' (احمد)

وہ لوگ جو ہر وقت ایک دوسرے کے خون کے پیاسے رہتے تھے، جن کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی، کتاب و سنت کی تعلیمات نے انہیں نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں کی جان کا بھی محافظ بنا دیا۔ حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ کو عضل دقارہ قبیلہ کے لوگوں نے دھوکے سے گرفتار کر کے مشرکین مکہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ مشرکین ان سے بدر کے مقتولوں کا بدلہ لینا چاہتے تھے، یہ حرمت کے مہینے تھے، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم چنانچہ مشرکین نے ان کے قتل کا پروگرام موخر کر دیا اور حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ کو بیڑیاں پہنا کر ایک کوٹھڑی میں قید کر دیا۔ حرمت کے مہینے گزر گئے، تو قریش مکہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کی تاریخ مقرر کر دی۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے قتل سے پہلے خاتون خانہ سے طہارت کے لئے استرا طلب کیا، تو خاتون خانہ نے اپنے کمسن فرزند کے ہاتھ قیدی کو استرا بھیج دیا، لیکن بعد میں وہ فکر مند ہوگئیں کہ میں نے کیسا احمقانہ کام کیا ہے، قتل کے قیدی کو اپنے بیٹے کے ہاتھ استرا بھیج دیا ہے۔ خاتون خانہ پریشانی کی حالت میں بھاگتی ہوئی آئیں تو دیکھا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ استرا اپنے ہاتھ میں لئے بچے سے پوچھ رہے تھے ''بیٹا! کیا تیری ماں کو تیرے ہاتھ استرا بھیجتے ہوئے مجھ سے خوف نہیں آیا؟'' خاتون خانہ نے فوراً اسی اضطرابی کیفیت میں کہا ''اے خبیب! میں نے یہ بچہ تیرے پاس اللہ کی امان میں بھیجا ہے۔'' حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بچے کی والدہ کی گھبراہٹ کو بھانپ گئے۔ فرمانے لگے ''فکر نہ کرو، میں اس معصوم بچے کو

قتل نہیں کروں گا، ہمارے دین میں ظلم اور عہد شکنی جائز نہیں۔'' جس شخص کو اگلے روز ظلماً قتل ہونا تھا خود اس نے کسی کو ظلماً قتل کرنا گوارا نہ کیا۔

وہ لوگ جو زمانہ جاہلیت میں حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں کرتے تھے، قرآن مجید کی تعلیمات نے انہیں امانت اور دیانت کے ایسے مرتبہ پر فائز کر دیا کہ رزق حرام کی ایک پائی تک کسی سے لینے کے روادار نہیں تھے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قبیلے سے زکاۃ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر فرمایا اور ساتھ نصیحت فرمائی ''دیکھو! قیامت کے روز ایسا نہ ہو کہ تمہاری گردن یا پیٹھ پر زکاۃ (میں خیانت) کا اونٹ بلبلا رہا ہو؟'' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسے کام سے معذرت چاہتا ہوں (آپ کسی اور کو عامل مقرر فرما دیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ کسی دوسرے آدمی کو عامل مقرر فرما دیا۔ (طبرانی)

جس معاشرے میں برسوں سے خود غرضی، بے رحمی اور لوٹ کھسوٹ کا چلن عام تھا، کتاب و سنت کی تعلیمات نے اس معاشرہ کو چند سالوں کی مختصر مدت میں ہمدردی، خیر خواہی، ایثار اور قربانی کے انمول سانچے میں ڈھال دیا۔ جنگ یرموک میں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید گرمی میں زخموں سے چور شدت پیاس سے تڑپ رہے تھے کہ اتنے میں ایک مسلمان پانی لے کر آیا اور زخمیوں کو پلانا چاہا۔ پہلے نے کہا دوسرے کو پہلے پلا دو، دوسرے کو پلانا چاہا تو اس نے کہا تیسرے کو پہلے پلا دو، پانی پلانے والا ابھی تیسرے تک نہیں پہنچا تھا کہ پہلا شہید ہو گیا تب وہ دوسرے کے پاس پہنچا تو وہ بھی اپنے مالک کے حضور پہنچ چکا تھا اور جب تیسرے کے پاس آیا تو وہ بھی پانی پیے بغیر اپنے اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ (ابن کثیر)

امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے انتہائی مختصر مدت میں عقیدہ توحید کے ساتھ ساتھ سیرت اور کردار کے اعتبار سے ایک ایسا عظیم الشان انسان تیار کیا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ قرآنی تعلیمات نے تیئیس برس کی قلیل مدت میں کوئلے کو کندن بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نزول کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ ﴾ ترجمہ: ''یہ کتاب ہم نے تیری طرف اس لئے نازل کی ہے تاکہ تو لوگوں کو ان کے رب کی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے، اس ذات کے راستے پر جو غالب اور

حمید کا راستہ ہے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 1)

سورہ ابراہیم کی مذکورہ بالا آیت سے درج ذیل دو باتیں واضح ہوتی ہیں:

① قرآنی تعلیمات ہی بنی نوع انسان کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والی ہیں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لیجئے کہ انسان کو تاریک خیالی سے نکال کر روشن خیالی کی طرف لانے والی ہیں۔

② نزول قرآن سے قبل زمانہ جاہلیت کے تمام اعمال مثلاً شرک، کفر، شراب، جوا، زنا، بدکاری، عریانی، بے حجابی، بے حیائی، گانا بجانا، خوں ریزی، جھوٹ، دھوکہ، فریب، چوری، ڈاکہ اور لوٹ مار وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے تاریکی قرار دیا ہے جبکہ نزول قرآن کے بعد مذکورہ بالا گناہوں سے پاک صاف ہو کر عقیدہ توحید کے ساتھ نماز، روزہ، زکاۃ، حج، امانت، دیانت، صداقت، ہمدردی، خیر خواہی، قربانی، ایثار، نیکی، تقویٰ، عصمت، عفت، شرم وحیا، ستر، حجاب جیسے اعلیٰ وارفع اوصاف کو اللہ تعالیٰ نے روشنی قرار دیا ہے۔

پس روشنی اور روشن خیالی صرف وہی ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روشنی قرار دیا ہے اگر ساری دنیا اس روشنی کو تاریکی کہنا شروع کر دے تب بھی وہ روشنی ہی رہے گی، تاریکی نہیں بنے گی اور جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جسے تاریکی کہا ہے وہی تاریکی کہلائے گی، خواہ ساری دنیا اسے روشنی کہنا شروع کر دے، البتہ روشنی کو تاریکی کہنے والے یا تاریکی کو روشنی قرار دینے والے خود ناکام اور نامراد ہوں گے۔

پس ہمارا یہ غیر متزلزل ایمان ہے کہ عورت کو حجاب پہنا کر معاشرہ کو فتنہ وفساد سے محفوظ کرنا، مرد کو ''قوام'' تسلیم کر کے خاندانی نظام کو مستحکم بنانا، قوانین حدود نافذ کر کے معاشرے کو شراب، زنا، بدکاری جیسے قبیح جرائم سے پاک وصاف کرنا، چوروں اور ڈاکوؤں سے معاشرہ کو تحفظ فراہم کرنا، قانون قصاص نافذ کر کے قتل اور خوں ریزی کو روکنا، قانون تعدد ازواج کو قبول کر کے معاشرے کو چوری چھپے آشنائیوں، اغوا اور عدالتی نکاحوں جیسی بے حیائی اور فحاشی سے پاک کرنا، قانون قذف نافذ کر کے عورت کی عزت اور عصمت کی حفاظت کرنا اور اسلام دشمن کفار کے خلاف قتال اور جہاد کرنا عین روشن خیالی ہے۔

طاغوت کی روشن خیالی:

دنیا کا طاغوت اکبر...... امریکہ...... کبھی نیو ورلڈ آرڈر کے نام پر اور کبھی گلوبلائزیشن کے نام پر اپنی مادہ پرست بے خدا تہذیب کو روشن خیالی قرار دے کر زبردستی ساری دنیا پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ افسوس کی

بات یہ ہے کہ خود مسلمانوں میں سے بعض لوگ طاغوت کے خوف کی وجہ سے یا دین سے جہالت اور لاعلمی کی بناء پر طاغوت کی تہذیب کو ترقی پسندی، اعتدال پسندی اور روشن خیالی کہہ کر مسلمانوں پر مسلط کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھی یہ ''کارِ خیر'' جہادِ اکبر کے جذبہ سے سرانجام دیا جارہا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

① صدر پاکستان نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا ہے: ''ہمیں انتہا پسند مولویوں کے اسلام کی ضرورت نہیں اگر کسی کو برقع اور داڑھی پسند ہے تو وہ اسے اپنے گھر تک محدود رکھے ہم انہیں برقع اور داڑھی ملک پر مسلط نہیں کرنے دیں گے۔''❶

② لندن میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ''بعض شدت پسند مذہبی تنظیمیں ہمیں کئی صدیاں پیچھے لے جانا چاہتی ہیں، ہمیں زمانے کے ساتھ چلنا ہوگا، مذہبی جنونی چاہتے ہیں کہ میں چوری کرنے والوں کے ہاتھ کاٹ دوں کیا میں سب غریبوں کے ہاتھ کاٹ کر قوم کو ٹنڈا کردوں؟ نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوگا، شدت پسند عناصر ہم پر اپنی مرضی مسلط کرنا چاہتے ہیں، لیکن ان اقلیتی لوگوں کو علم ہونا چاہئے کہ ہم اکیسویں صدی میں زندہ ہیں ہم انتہاء پسندوں کو اپنے خیالات ٹھونسنے کی اجازت نہیں دیں گے۔''❷

③ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے صدر صاحب نے فرمایا ''خواتین کو گھروں میں بند رکھنا ایک رجعت پسند نظریہ ہے۔ حجاب میں چھپی خواتین اسلام کی پسماندہ تصویر کشی کررہی ہے، کچھ لوگ خواتین کو گھروں کے اندر رکھنا اور انہیں پردہ کروانا چاہتے ہیں، جو بالکل غلط ہے۔''❸

④ کوہاٹ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان نے فرمایا ''پسماندہ اسلام ملکی ترقی میں رکاوٹ ہے کسی نے داڑھی رکھی ہے تو بسم اللہ، مجھے نہ کہو، میں داڑھی رکھوں، میں داڑھی نہیں رکھنا چاہتا، فلمی پوسٹر، میوزک، داڑھی نہ رکھنا، خواتین کا برقع نہ پہننا، شلوار، قمیص، پینٹ اور ایل ایف او چھوٹے معاملات ہیں، انہیں ایشو نہ بنائیں۔ یہ چھوٹی سوچ اور چھوٹے ذہن کی بات ہے، پاکستان کو بڑے چیلنج درپیش ہیں۔ ایشو یہ ہے کہ ملک میں کونسا نظام چاہئے؟ ہمیں تہذیب یافتہ جدید اسلام چاہئے، قائداعظم اور علامہ اقبال کا تصور ''ترقی پسند پاکستان'' تھا، مذہبی ریاست نہیں۔ نفاذِ اسلام

---

❶ روزنامہ نوائے وقت، لاہور 16 دسمبر 2004ء
❷ روزنامہ نوائے وقت، لاہور 8 دسمبر 2004ء
❸ روزنامہ نوائے وقت، لاہور 8 دسمبر 2004ء

کے لئے لوگوں کے ذہنوں اور دلوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ پوری قوم برداشت والا کلچر چاہتی ہے۔ اسلام میں سب کے حقوق محفوظ ہیں اس کی قدر کو سمجھیں۔'' ❶

صدر پاکستان کے کچھ مزید ارشادات ملاحظہ ہوں:

⑤ ''فرسودہ خیالات اور دقیانوسی روایات کی دور جدید میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں، عرصہ دراز میں زمانہ ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ ماضی سے اس کا رشتہ کٹ چکا ہے۔ سائنس ٹیکنالوجی اور معاشی ترقی کی تیز رفتار دوڑ میں مذہب زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ چادر، چار دیواری، حجاب، اسکارف اور داڑھی ملا کا دین ہے اور پسماندگی کی علامت ہے۔ تلوار اور آتشیں اسلحہ سے جنگ اور جہاد کا دور ختم ہو چکا، اب اس کے بجائے ڈپلومیسی سے کام لیا جاتا ہے۔ بدکاری، ڈکیتی وغیرہ کے خلاف اسلامی حدود کا از سر نو جائزہ لے کر نئے اجتہاد کے دروازے کھولنا پڑیں گے۔ چوروں کے ہاتھ کاٹ کر قوم کو ٹنڈا نہیں کر سکتا۔'' ❷

صدر صاحب کے بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

① داڑھی اور حجاب، انتہا پسند مولویوں کا اسلام ہے۔
② چوروں کے ہاتھ کاٹنا مذہبی جنونیوں کی خواہش ہے۔
③ مذہب زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتا۔
④ جہاد کا دور لد چکا، اب جہاد ترک کر دینا چاہئے۔
⑤ اجتہاد کے ذریعے قوانین حدود میں رد و بدل ہونا چاہئے۔

حجاب، داڑھی، اسکارف، جہاد اور قوانین حدود کا ذکر کرنے سے پہلے صدر صاحب نے یہ بھی فرمایا: ''فرسودہ خیالات اور دقیانوسی روایات کی دور جدید میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔'' گویا مذکورہ بالا اسلامی احکام کی حیثیت محض فرسودہ خیالات اور دقیانوسی روایات کی سی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ صدر صاحب اسلامی جمہوریہ پاکستان سے تمام اسلامی اقدار کو ختم کرنے اور مغربی تہذیب کو ملک پر مسلط کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ داڑھی اور حجاب کی مخالفت، قوانین حدود سے بیزاری، جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت، نظام خلافت سے براءت ❸، سینما، موسیقی اور میوزک کی وکالت، اپنے روشن اور تابناک ماضی سے نفرت،

❶ روزنامہ نوائے وقت، لاہور 11 جون 2003ء ❷ ماہنامہ محدث، لاہور مئی 2005ء

❸ نظام خلافت کے بارے میں صدر صاحب کا خیال یہ ہے کہ ''پاکستان میں نظام خلافت ناقابل عمل ہے یہ ایک قصۂ پارینہ ہے جس کی جدید دور میں کوئی گنجائش نہیں۔'' (مجلۃ الدعوۃ، لاہور، شعبان 1424ھ)

ہندو تہواروں اور مخلوط میراتھن ریس پر اصرار، دینی مدارس پر پابندیاں، غیر ملکی طلباء پر پاکستانی مدارس کے دروازے بند کرنا، قبائلی علاقوں میں راسخ العقیدہ مسلمانوں کا بے دریغ خون بہانا، نصاب تعلیم سے قرآنی سورتیں اور احادیث خارج کرنا، مسلم فاتحین کے کارناموں پر مشتمل اسباق ختم کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے شہید کا لفظ ختم کر کے ''قتل'' کا لفظ استعمال کرنا، قابل فخر سائنسدانوں کے تذکرے نصاب سے حذف کرنا، ہندو تہذیب اور ہندو حکمرانوں (اشوکا اور چندر گپت وغیرہ) کے اسباق نصاب میں شامل کرنا، پہلی جماعت سے انگریزی پڑھانے کا فیصلہ کرنا، مسلمانوں کے ازلی دشمن، یہودیوں کی ریاست اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے میں گرمجوشی کا مظاہرہ کرنا اور ایسے ہی دیگر اقدام واقعۃً اسلامی احکام اور اسلامی تہذیب کو فرسودہ اور دقیانوسی سمجھنے کا ہی نتیجہ ہو سکتے ہیں۔ [1]

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان حکمرانوں کی دین سے دوری اور جہالت نے مسلمانوں کو ہمیشہ ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ ترکی میں مصطفیٰ کمال پاشا نے عوام کو ''جدید ترقی یافتہ ترکی'' کا خوبصورت نعرہ دے کر سب سے پہلے اسلامی خلافت پر کاری ضرب لگائی اور اسے ختم کیا۔ اسلامی خلافت ختم کرنے کے بعد عربی زبان اور عربی رسم الخط پر پابندی لگائی۔ اسلامی عبادات، اذان اور نماز کے لئے عربی زبان کے بجائے ترکی زبان لازمی قرار دی۔ باریش مسلمانوں کی داڑھیاں جبراً منڈوا دیں، برقع پوش خواتین کے برقعے زبردستی اتروائے، ٹوپی کی جگہ ہیٹ اور انگریزی لباس کو لازمی قرار دیا، نصاب تعلیم سے عربی، فارسی زبان کو یکسر خارج کر دیا، عربی کتب اور نایاب مخطوطات فروخت کر دیئے، اوقاف کو ختم کیا، مساجد کو تالے لگا دیئے، ایا صوفیہ کی مشہور مسجد کو عجائب گھر اور سلطان محمد فاتح کی مسجد کو گودام بنا دیا، ملک سے اسلامی قوانین معطل کر دیئے، یورپ کی سیکولر تعلیم سارے ملک میں رائج کی۔ مصطفیٰ کمال کے مذکورہ اقدام کے نتیجہ میں ترکی کا اسلامی تشخص مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ آج ترکی محض ایک سیکولر ملک کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ چند سال قبل اخبارات کی زینت بننے والی ایک خبر ملاحظہ ہو ''ترکی کے شہر اناطول کی عدالت نے دو معلمین قرآن کو ساڑھے آٹھ سال قید کی سزا سنائی ہے کیونکہ انہوں نے 1994ء میں جبکہ ان کی عمر اس وقت محض گیارہ سال سے متجاوز نہیں تھی، دو بچوں کو غیر قانونی طور پر ایک مسجد میں قرآن مجید پڑھانے کا جرم کیا تھا،

---

[1] ملک میں روشن خیالی عام کرنے میں حکومت عمال کی دلچسپی کا اندازہ درج ذیل خبر سے لگایا جا سکتا ہے:
''وفاقی وزیر تعلیم نے نویں جماعت کی دو طالبات کو دس لاکھ روپے کا انعام دیا ہے کیونکہ انہوں نے کینیڈا جا کر ایک سیمینار میں ہم جنس پرستی کی حمایت میں تقریر کر کے ٹرافی حاصل کی۔'' روزنامہ امت، کراچی، بحوالہ ماہنامہ طیبات، لاہور، اپریل 2005ء

چونکہ یہ مقدمہ ایک عرصہ تک زیر سماعت تھا، لہٰذا ایک طویل عرصہ بعد اس کا فیصلہ سنادیا گیا ہے۔ ❶

ہمارے سامنے ایک اور مثال برصغیر پاک و ہند کے ''مغل اعظم'' کی ہے جسے تاریخ میں جلال الدین اکبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جلال الدین اکبر نے ''دین الٰہی'' کی بنیاد اس نظریہ پر رکھی کہ دین اسلام چودہ سو سال پرانا مذہب ہے اب ہمیں ایک ''جدید اور ترقی یافتہ دین'' کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بادشاہ سلامت نے ایک نیا دین وضع کیا جس کا کلمہ ''لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ'' تجویز کیا گیا۔ ہندوستان میں چونکہ مختلف مذاہب کے لوگ آباد تھے، لہٰذا اس دین میں مسلمانوں کے علاوہ تمام فرقوں کی خوشنودی کا خاص خیال رکھا گیا۔ پارسیوں کو خوش کرنے کے لئے محل میں مستقل آگ کا الاؤ روشن رہتا اور اس کی پوجا کی جاتی۔ پارسی تہوار سرکاری اہتمام سے منائے جاتے۔ عیسائیوں کو خوش رکھنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے مجسمے بنائے گئے جن کے سامنے اکبر تعظیماً کھڑا ہوتا اور چرچ میں بھی حاضری دیتا۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے ہندو تہوار، دیوالی، دسہرہ، ہولی اور بسنت سرکاری اہتمام سے منائے جاتے۔ اکبر خود ماتھے پر تلک لگاتا، گائے ذبح کرنا ممنوع قرار دیا، محل میں خنزیر اور کتے پالے گئے، خنزیر کو مقدس جانور کا درجہ دیا گیا، محل میں باقاعدہ جوا خانہ تعمیر کیا گیا۔ جین مت کے پیروکاروں کو خوش کرنے کے لئے اکبر نے نہ صرف شکار کھیلنا ترک کیا بلکہ گوشت کھانا بھی ترک کر دیا۔ اسلامی تعلیمات کا کھلے عام مذاق اڑایا گیا۔ سود، جوا اور شراب حلال قرار دیئے گئے، داڑھی منڈوانے کی ترغیب دلانے کے لئے اکبر نے اپنی داڑھی منڈوا دی۔ محمد، احمد اور مصطفیٰ نام رکھنے ممنوع قرار دیئے، نئی مساجد کی تعمیر پر پابندی عائد کر دی، قدیم مساجد منہدم کر دیں، اذان، نماز، روزہ اور حج پر پابندی لگا دی، بارہ سال سے پہلے ختنہ کروانا ممنوع قرار دیا، اس کے بعد لڑکے کو اختیار دیا وہ چاہے تو ختنہ کرائے، چاہے تو نہ کرائے۔ ایک نکاح سے زائد نکاح کرنا ممنوع قرار دے دیا۔ علوم اسلامیہ کی حوصلہ شکنی کی جبکہ حکمت، فلسفہ، ریاضی اور تاریخ وغیرہ کو سرکاری سرپرستی حاصل تھی۔ بیت اللہ شریف کی توہین کے ارادے سے اکبر رات کے وقت پاؤں مغرب کی سمت کر کے سوتا۔ اکبر کے اس ''جدید اور ترقی یافتہ دین'' کو اگر پوری طرح پھلنے پھولنے کا موقع مل جاتا تو بلاشبہ آج پورا ہندوستان کفرستان بن چکا ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت ہر کام پر غالب ہے۔ اسی عہد میں اللہ تعالیٰ نے شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کو ان خرافات کی بیخ کنی کے لئے اٹھا کھڑا کیا جن کی سعی جمیلہ کے نتیجے میں بقول ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ نہ صرف یہ کہ ہندوستان کفر کی گود میں جانے سے بچ گیا بلکہ اس عظیم

❶ صحیفہ اہل حدیث، کراچی، 17 دسمبر 2003ء

فتنہ کا منہ پھر گیا (جو خدانخواستہ کامیاب ہو جاتا تو) آج سے تین چار سو سال پہلے ہی یہاں سے اسلام کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا۔ [1]

مصطفیٰ کمال اتاترک کی وضع کردہ اصطلاح ''جدید ترقی یافتہ ترکی'' اکبر کی وضع کردہ اصطلاح ''جدید اور ترقی یافتہ دین'' اور مشرف کی وضع کردہ اصطلاح ''روشن خیالی'' تینوں اصطلاحات عام آدمی کے لئے بڑی پرکشش اور دلفریب ہیں، لیکن اسلام کے لئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

عہد جدید کی روشن خیالی درحقیقت روشن خیالی نہیں بلکہ یہ وہ تاریکی اور ظلمت ہے جس کی طرف طاغوت اپنے دوستوں کو لانا چاہتا ہے جیسا کہ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (257:2) ''جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے دوست اور مددگار طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لاتے ہیں یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 257)

پس اہل علم کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو اس ''روشن خیالی'' کی حقیقت سے آگاہ کریں اور انہیں بتائیں کہ ہمارا ماضی ہرگز پسماندہ نہیں، دیگر تمام اقوام کی نسبت ہمارا ماضی سب سے زیادہ تابناک اور روشن ہے جس پر ہمیں فخر ہے۔ ہم چودہ سو سالہ پرانی شریعت محمدی ﷺ کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ اسی پر مرنا اور اسی پر دوبارہ جینا ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ اس کے مقابلے میں طاغوت کی تہذیب، طاغوت کی روشن خیالی اور طاغوت کی اعتدال پسندی سے ہم نفرت اور براءت کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا﴾ ترجمہ: ''کیا تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کی طرف جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی ہیں مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لئے طاغوت کی طرف رجوع کریں حالانکہ انہیں طاغوت سے

[1] ملاحظہ ہو تجدید و احیائے دین، از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ۔ نیز ملاحظہ ہو تاریخ پاک و ہند از عبداللہ ملک، صدر شعبہ تاریخ، اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور

انکار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ شیطان انہیں گمراہ کر کے راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 60)

روشن خیالی کے کچھ نئے شگوفے:

افغانستان پر حملہ کے دوران امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی بنتے ہوئے حکمرانوں نے قوم کو کچھ اس طرح کے دلفریب اور خوش کن نعرے دیئے تھے ''پہلے پاکستان''، ''عزت اور وقار میں اضافہ''، ''جہاد اصغر نہیں جہاد اکبر''، ''کشمیر کاز کا تحفظ''، ''مضبوط معیشت''، ''ایٹمی اثاثوں کا تحفظ''۔ گزشتہ چند ماہ میں امریکی طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی تین سے زیادہ مرتبہ خلاف ورزی کر کے ''پہلے پاکستان'' کے نعرے کو جس طرح حکمرانوں کے منہ پر دے مارا ہے اسے تو صرف اہل پاکستان نے دیکھا، لیکن فضائی حدود کی خلاف ورزی کے بعد امریکی حکام نے جو بیانات دیئے ان سے عالمی برادری میں پاکستان کی عزت اور وقار میں جو اضافہ ہوا اسے اہل وطن نے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ ❶ جہاد کشمیر سے مکمل یوٹرن لینے کے باوجود امریکہ پاکستانی حکمرانوں پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ❷ ایٹمی اثاثوں پر ائمہ کفر کی نگاہیں مسلسل لگی ہوئی ہیں۔ بعید نہیں ایران کے بعد پاکستان کی باری ہو۔ ❸ ملک کے اندر جرائم، منشیات کی خرید و فروخت، اندھے قتل، اغوا اور بدامنی کے واقعات حکومت کے جہاد اکبر کا واضح ثبوت ہیں اور خط غربت کے نیچے زندگی بسر کرتی ہوئی ملک کی عظیم اکثریت ''مضبوط معیشت'' کی بین دلیل ہے۔ یہ ہے نتیجہ افغانستان کی تباہی کے دوران اہل پاکستان کو دیئے گئے دلفریب نعروں کا۔

افغانستان کے بعد عراق پر حملے کے دوران ''روشن خیالی'' کی خوبصورت اصطلاح وضع کی گئی اور ملک کو روشن خیال بنانے کے لئے کچھ نئے فلسفے تراشے گئے ہم یہاں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ان

❶ یاد رہے کہ 13 جنوری کو باجوڑ ایجنسی کے گاؤں ڈومہ ڈولا میں امریکی طیاروں نے فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بمباری کی جس سے 18 افراد شہید ہوگئے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ حملہ کے بعد پاکستانی حکمرانوں کے احتجاج کے جواب میں امریکی وزیر خارجہ نے حملہ کی حمایت کرتے ہوئے خم ٹھونک کر بیان دیا کہ القاعدہ اور طالبان کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ ری پبلکن پارٹی کے سینیٹر نے امریکی جارحیت کے دفاع میں یہ بیان دیا کہ امریکہ اس بات کی ضمانت نہیں دے سکتا کہ آئندہ ایسی کاروائی نہیں ہوگی۔ ملاحظہ ہو قومی اخبارات، 14 جنوری 2006

❷ بش نے پاکستان کے دورے پر آنے سے پہلے ہی یہ بیان دے دیا ہے کہ مشرف سے ملاقات میں تربیتی کیمپوں کے معاملات پر بات ہوگی۔ (اردو نیوز، جدہ، 26 جنوری 2006)

❸ 22 جنوری 2006 کو کہوٹہ کے ممنوعہ علاقے پر 2 بج کر 50 منٹ پر امریکی ہیلی کاپٹر کو پرواز کرتے دیکھا گیا ہے۔ (بحوالہ طیبات، لاہور ص 2)

فلسفوں کا جائزہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

① **ملاؤں کا اسلام**: نائن الیون کے بعد حکومت پاکستان چونکہ موجودہ صلیبی جنگ میں یہود ونصاریٰ کی اتحادی ہے لہٰذا گاہے گاہے اسلام سے اپنی بیزاری اور نفرت کا اظہار کرنا وہ اپنا فرض سمجھتی ہے جس کا ایک ہی طریقہ ممکن ہے کہ "ملاؤں کا اسلام" کہہ کر اسلام پر طعن کیا جائے، لہٰذا حکومتی عمال اپنا فرض بڑی تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ وفاقی وزیر داخلہ نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "ہم اسلام کے لئے مر مٹنے کو تیار ہیں لیکن ملاؤں کا اسلام ہرگز قبول نہیں کریں گے۔"❶

حکمران مسلم لیگ کے صدر نے ہندوؤں کے ساتھ ہولی مناتے ہوئے ارشاد فرمایا "ملاؤں نے خود کو دین کا ٹھیکیدار سمجھ لیا ہے۔" روشن خیال صدر مملکت نے بھی اپنے خطاب میں کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار فرمایا "ہمیں انتہا پسند مولویوں کے اسلام کی ضرورت نہیں۔" ملاں کے اسلام پر طعن کرنے والے حضرات اپنے آپ کو سچا اور پکا مسلمان باور کرانے کے لئے قائداعظم محمد علی جناح رحمہ اللہ اور مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ کے اسلام کا حوالہ ضرور دیتے ہیں۔ "ملاں" کا اسلام کون سا ہے اور علامہ اقبالؒ یا محمد علی جناحؒ کا اسلام کون سا ہے؟ ہم اس فضول اور لا حاصل بحث میں پڑنا نہیں چاہتے۔ صاف اور سیدھی سی بات ہے کہ کوئی بھی مسلمان ملاں پر ایمان لایا ہے نہ مشرف پر، محمد علی جناحؒ پر ایمان لایا ہے نہ علامہ اقبالؒ پر ...... مسلمان صرف اور صرف ایمان لایا ہے حضرت محمد ﷺ پر اور وہ صرف اس اسلام کو جانتا اور مانتا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا تھا جس کی وضاحت قرآن مجید میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾ ترجمہ: "اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح علیہ السلام کو دیا تھا اور اب (اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی نازل کیا ہے اسی دین کا حکم ہم نے ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا اس تاکید کے ساتھ کہ اس دین کو قائم کرو اور اس میں انتشار نہ ڈالو۔" (سورہ الشوریٰ، آیت نمبر 13)

پس اسلام تو حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ایک ہی ہے اور غیر متنازعہ ہے جس میں کوئی الجھاؤ یا ابہام نہیں ہے جو لوگ اسلام کو ملاں کا اسلام کہہ کر اسلام سے جان چھڑانا چاہتے ہیں انہیں

---

❶ نوائے وقت، لاہور، 11 فروری 2005ء

چاہئے کہ وہ سیدھی طرح اسلام سے براءت کا اظہار کریں تاکہ وہ اپنے آپ کو اور مخلوق خدا کو دھوکہ دے کر اپنی اور دوسروں کی دنیا اور آخرت برباد نہ کریں۔

② **اپنی آنکھیں بند کرلیں** : پاکستان میں مخلوط میراتھن ریس کی ابتداء کرتے ہوئے صدر صاحب نے فرمایا "جو لوگ لڑکیوں کو نکر میں نہیں دیکھ سکتے وہ اپنی آنکھیں بند کرلیں۔"[1]

ہم اس سے پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اسلام ملاں کا دین ہے نہ مشرف کا بلکہ اس ذات پاک کا ہے جس نے اپنے رسول پاک ﷺ پر بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ لہٰذا ہر بات کو پرکھنے کے لئے میزان، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کے مطابق مخلوط میراتھن ریس میں حصہ لینے والی لڑکیاں درج ذیل تین کبیرہ گناہوں کی مرتکب ہوتی ہیں۔

① عریانی: اسلام نے عورت کو گھر سے باہر نکلتے ہوئے سر سے پاؤں تک حجاب کرنے کا حکم دیا ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) جو خواتین نکر پہن کر ریس میں شریک ہوتی ہیں وہ عریانی کے کبیرہ گناہ کی مرتکب ہوتی ہیں جس کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جہنم میں جانے والے لوگوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک (دنیا میں) نہیں دیکھیں ان میں سے ایک قسم ان (حکمران) لوگوں کی ہے جن کے پاس بیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جس سے وہ اپنی رعایا کو ماریں گے (مراد ہیں ظالم اور آمر حکمران) اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کی باوجود ننگی ہوتی ہیں مردوں کو بہکانے والیاں اور خود (مردوں کے ساتھ) بہکنے والیاں ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے ایسی عورتیں جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو پا سکیں گی۔"

(مسلم، کتاب صفة المنافقین، باب جهنم اعاذنا الله منها)

② مردوں سے مشابہت: ریس کے دوران مرد اور عورتیں ایک جیسا لباس پہنتے ہیں جس سے دونوں میں مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ مشابہت کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان مردوں اور عورتوں پر جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔" (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

③ آنکھوں کا زنا: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "غیر محرم کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، سننا

[1] روزنامہ نوائے وقت، لاہور، 26 فروری 2005ء

کانوں کا زنا ہے، بات کرنا زبان کا زنا ہے، غیر محرم کو چھونا ہاتھ کا زنا ہے، چل کر جانا پاؤں کا زنا ہے، خواہش کرنا دل کا زنا ہے شرمگاہ ان اعمال کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔" (مسلم) مخلوط میراتھن ریس میں حصہ لینے والے مردوں عورتوں کو عریاں لباس میں دیکھنے والے تماشائی ہزاروں کی تعداد میں موقع پر موجود ہوتے ہیں جو اس کبیرہ گناہ کے مرتکب ٹھہرتے ہیں۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ بات تو واضح ہے کہ مخلوط میراتھن ریس ایک نہیں بلکہ کئی کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اب آگے چلئے مشرف صاحب کے اس فلسفہ پر غور کریں کہ جو شخص برائی نہیں دیکھ سکتا وہ اپنی آنکھیں بند کر لے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ ترجمہ: "تم سب سے بہتر امت ہو جنہیں لوگوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔" (سورہ آل عمران، آیت نمبر 110)

جس کا مطلب یہ ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کی فضیلت کہ وجہ ہی یہ ہے کہ لوگوں کو برائی سے روکتے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد مبارک ہے۔

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْ يَفْعَلُوْنَ ○﴾

(78:5)

"بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کے سبب نیز اس وجہ سے کہ وہ ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکتے نہیں تھے جو کچھ انہوں نے کیا وہ بہت ہی برا تھا۔" (سورہ المائدہ، آیت نمبر 78)

جس کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر لعنت دو وجہ سے کی گئی ہے۔ اولاً وہ اللہ کے نافرمان تھے۔ ثانیاً وہ ایک دوسرے کو برائی سے روکتے نہیں تھے۔

اب ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے ایک دوسرے کو روکو ورنہ عنقریب تم پر اللہ عذاب نازل فرمادے گا پھر تم اس سے دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں

فرمائے گا۔'' (ترمذی) دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ ''جس بستی میں کوئی گناہ کا کام ہو اور وہاں کے رہنے والے اسے روکنے پر قادر ہوں اور پھر بھی نہ روکیں تو موت سے پہلے پہلے وہ سب عذاب میں مبتلا ہوں گے۔'' (ابوداؤد)

قرآن وحدیث کی رو سے یہ بات واضح ہے کہ برائی کو دیکھ کر آنکھیں بند کرنے کا فلسفہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے اور وہ معاشرہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ ترک کر دیتا ہے۔ آج ہمارا المیہ اس مقدس فریضہ کو ترک کرنے سے بھی کہیں آگے بڑھ چکا ہے اور وہ یہ کہ برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے والے نہ صرف خود برائی کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ علی الاعلان دوسروں کو اس کی دعوت دے رہے ہیں۔ وَ اِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی!

صدر صاحب کے اس فلسفہ کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیں تو انسانی فطرت کی ایک عجیب وغریب کمزوری سامنے آتی ہے وہ یہ کہ صدر صاحب میراتھن ریس کے بارے میں تو قوم کو یہ نصیحت فرما رہے ہیں کہ جنہیں ٹی وی پر نکر اچھی نہیں لگتی وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں، لیکن خود داڑھی اور برقع کو دیکھ کر فوراً برہم ہو جاتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند کرنے کا اصول کسی بھی درجہ میں کوئی اہمیت رکھتا ہے تو پھر صدر صاحب داڑھی اور برقع کو دیکھ کر اتنے برہم کیوں ہوتے ہیں اپنی آنکھیں بند کر لیا کریں؟

ہم حکمرانوں سمیت اہل وطن کو یہ دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ سوچیں ہمارے ملک پر بدامنی کا عذاب، قحط سالی کا عذاب، بھوک کا عذاب، دشمن کے خوف کا عذاب، بیماریوں کا عذاب، زلزلوں کا عذاب، سیلابوں کا عذاب کہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانیوں کی وجہ سے تو نہیں آ رہا؟

③ **اسلام خوشی منانے سے منع نہیں کرتا** : گزشتہ چند سالوں سے اعتدال پسندی اور روشن خیالی کے نام پر ہندوؤں کا تہوار ''بسنت'' بڑے زور وشور سے حکومت کی سرپرستی میں منایا جا رہا ہے۔ امسال صدر پاکستان نے بسنت کے حوالے سے یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ ''اسلام میں ہنسنے اور خوشی منانے پر کوئی پابندی نہیں۔''[1] گزشتہ سال انتخابات کے دوران صدر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا ''بعض انتہا پسند عناصر اپنی سوچ دوسروں پر مسلط کر کے پاکستان کو پیچھے لے جانا چاہتے ہیں یہ عناصر جشن، تھیٹر، میوزک اور جشن بہاراں (یعنی بسنت) جیسی خوشیوں کے خلاف ہیں، ہمیں متحد ہو کر ایسے عناصر کو سیاسی اور سماجی سطح پر شکست دینا ہو گا۔''[2] وفاقی وزیر مذہبی امور نے گزشتہ سال ہندوؤں کے

[1] نوائے وقت، لاہور، 16 جنوری 2006

[2] اردو نیوز، جدہ، 29 جولائی 2005

ساتھ ''ہولی'' مناتے ہوئے فرمایا ''جس انداز میں کرسمس منائی گئی تھی آج ہولی اور ایسٹر بھی اسی خوشی اور جذبے سے منائی جارہی ہے کیونکہ اسلام میں کسی چیز کی پابندی نہیں ہے۔'' ❶

ہماری روشن خیال اوراعتدال پسند حکومت جس انداز سے گزشتہ چند سالوں سے بسنت منارہی ہے اس کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہوچکی ہیں۔ چند خبریں ملاحظہ ہوں۔

① بسنت کے موقع پر لاہور شہر میں 22 افراد ہلاک، ہوائی فائرنگ، جسم فروشی، منشیات فروشی، شراب نوشی، دھاتی تار کا استعمال، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی سمیت تمام قوانین کی دھجیاں اڑادی گئیں۔ ❷

② بسنت کے موقع پر ایک ہی دن میں اڑھائی ارب روپے اڑادیئے گئے۔ ❸

③ گزشتہ پانچ، چھ برس سے لاہور میں روایتی بسنت نہیں منائی جاتی بلکہ سرعام کوٹھوں پر عیش وعشرت کی محفلیں سجائی جاتی ہیں ہر سو شراب وکباب کی رنگینیاں پھیلائی جاتی ہیں جس کے ساتھ چند مقتدر افراد کی تسکین نفس کا سامان بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ ❹

④ بسنت جہاں رقص وسرود، مے نوشی، زندہ دلی لے کر آتی ہے وہاں بوکاٹا کے شور میں لاشیں بھی گراتی ہے۔ مسلسل فائرنگ، شور، بلند ترین آواز میں موسیقی، بگل اور دیگر آوازیں ایسی آلودگی پیدا کرتی ہیں جو نہ چین سے سونے دیتی ہیں نہ سکون سے جاگنے دیتی ہیں۔ ❺

⑤ 7 افراد چھت سے گر کر ہلاک، 4 افراد دھاتی تار کے ذریعے کرنٹ لگنے سے ہلاک، ایک بچے کی شہ رگ کٹ گئی۔ ❻

⑥ دوروز میں واپڈا کو 6 کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ ❼

اگر ہمارے قومی اخبارات کی یہ خبریں درست ہیں تو پھر اس میں قطعاً کوئی شک کی بات نہیں کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بسنت کلچر میں حصہ لینے والے لوگ درج ذیل کبائر میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔

---

❶ ہفت روزہ غزوہ، لاہور، 15-21 اپریل 2005ء
❷ ایضاً، 11-17 فروری 2005ء
❸ ہفت روزہ غزوہ، 11-17 اپریل 2005ء
❹ نوائے وقت، لاہور، 7 مارچ 2006ء
❺ روزنامہ جنگ، لاہور، 16 فروری 2004ء
❻ روزنامہ نوائے وقت، لاہور، 16 فروری 2004ء
❼ روزنامہ نوائے وقت، لاہور، 17 فروری 2004ء

① قتل عمد: جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّلَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ ترجمہ: ''اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہوگی اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 93)

② شراب نوشی: رسول اکرم ﷺ نے شراب کے معاملے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ ① شراب کشید کرنے والا ملعون ہے ② کشید کروانے والا ملعون ہے ③ شراب پینے والا ملعون ہے ④ اٹھا کر لانے والا ملعون ہے ⑤ جس کے لئے اٹھائی جائے وہ بھی ملعون ہے ⑥ شراب پلانے والا بھی ملعون ہے ⑦ شراب بیچنے والا ملعون ہے ⑧ خریدنے والا ملعون ہے ⑨ جس کے لئے خریدی جائے وہ ملعون ہے ⑩ اور اس کی قیمت کھانے والا ملعون ہے۔

③ منشیات فروشی: شراب کے علاوہ دیگر منشیات مثلاً ہیروئن، گانجا، افیم وغیرہ کا معاملہ بھی شراب جیسا ہی ہے لہٰذا دیگر منشیات کے استعمال اور اس کی خرید وفروخت کرنے والا بھی ملعون ہے جس طرح شراب کی خرید وفروخت کرنے والا اور استعمال کرنے والا ملعون ہے۔

④ جسم فروشی: جسم فروشی کی سزا یہ ہے کہ ''(غیر شادی شدہ) زانی مرد اور زانی عورت میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارے جائیں۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 2) اور شادی شدہ زانی کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ'' ترجمہ ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کردو۔'' (ابوداؤد)

⑤ اسراف وتبذیر: اسراف وتبذیر بھی کبیرہ گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ ترجمہ ''فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 27)

⑥ موسیقی اور گانا بجانا: موسیقی اور غنا کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی اور شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا تب اس امت پر خسف (زمین میں دھنس جانا) قذف (پتھروں کی بارش ہونا) اور مسخ (شکلوں کا تبدیل ہونا) کا عذاب آئے گا۔'' (طبرانی) پس موسیقی اور گانا بجانا گویا مذکورہ عذابوں کو دعوت دینا ہے۔

⑦ کفار سے مشابہت: تاریخی طور پر یہ حقیقت ثابت ہے کہ بسنت ہندوؤں کا تہوار ہے مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ میں اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا کفار سے مشابہت کے بارے میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بڑا واضح ہے کہ ''جس نے کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔'' (ابوداؤد) لہٰذا ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو دوسری قوم کا ہوگا۔

ان کبائر کے ارتکاب کے باوجود یہ کہنا کہ اسلام نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی سراسر اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا ہے جس کی سزا یقیناً جہنم ہے۔ (ملاحظہ ہو سورہ الزمر، آیت نمبر 32 اور بخاری کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ)

''خوشی منانے سے اسلام منع نہیں کرتا'' کہہ کر ان کبائر کے ارتکاب کا جواز مہیا کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ کہے ''اسلام کھانے سے منع نہیں کرتا'' اور خنزیر کھانا شروع کر دے یا یہ کہے ''اسلام پینے سے منع نہیں کرتا'' اور شراب پینی شروع کر دے یا یہ کہے ''اسلام بولنے سے منع نہیں کرتا'' اور مغلظات بکنی شروع کر دے۔ اہل علم خوب جانتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ میں اوامر بھی ہیں اور نواہی بھی، لہٰذا درست بات یہ ہے کہ اسلام منکرات سے روکتا ہے اور ان پر پابندی لگاتا ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے قطع نظر، قابل غور بات تو یہ بھی ہے کہ موجودہ حالات میں ہمارے لئے خوشیاں منانے کا آخر جواز ہی کیا ہے؟ کیا یہ کہ ہم نے افغانستان میں اسلامی حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے کفار کو اپنے کندھے پیش کئے؟ یا یہ کہ ہم نے محض ڈالروں کی خاطر چھ سات سو مجاہدین پکڑ کر کفار کے حوالے کر دیئے ہیں؟ یا یہ کہ عراق کو تباہ کر دیا گیا ہے؟ یا یہ کہ ساری دنیا میں کفار مسلمانوں پر ظلم وستم کر رہے ہیں؟ یا یہ کہ ہمارا ملک چاروں طرف دشمنوں سے گھرا ہوا ہے؟ یا یہ کہ ہمارے ایٹمی اثاثوں پر کفار کی نظریں لگی ہوئی ہیں؟ یا یہ کہ ہم نے اپنے کشمیری بھائیوں سے بدعہدی کی ہے؟ یا یہ کہ ملک کے اندر بدامنی کا دور دورہ ہے؟ بھوک اور افلاس کا راج ہے؟ جرائم کی رفتار روز افزوں ہے؟ کرپشن عروج پر ہے؟ آدھا ملک تاریخ انسانی کے بدترین زلزلے سے دوچار ہوا ہے؟ آخر ان میں سے کون سی ایسی بات ہے جس پر ہمیں خوشیاں منانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے؟

ایک طرف زلزلہ زدگان کا حال یہ ہے کہ سردی کی شدت سے اموات واقع ہو رہی ہیں جو زندہ ہیں ان کے لئے مناسب گھر میسر نہیں، سردی سے بچاؤ کے لئے بستر اور کپڑے نہیں، بیماروں کے لئے ادویات

نہیں، اشیائے خورد ونوش ناکافی ہیں۔ مظفر آباد میں زلزلہ سے متاثر ایک آدمی نے تین بیٹیاں تین لاکھ روپے میں فروخت کردی ہیں [1] اور دوسری طرف حال یہ ہے کہ پاکستان کا عیاش طبقہ تفریح طبع کے لئے صرف دو دنوں میں اربوں روپے ہوا میں اڑا دیتا ہے کیا یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا نہیں؟

آخر میں ہم یہ واضح کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر واقعی اللہ تعالیٰ خوشی کا موقع عطاء فرمائیں تو خوشی منانے کا طریقہ اسوۂ حسنہ کے مطابق ہونا چاہئے۔ خوشی کے موقع پر آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

① رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہنچے تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہودی دس محرم کا روزہ اس خوشی میں رکھتے ہیں کہ اس روز انہیں اللہ نے فرعون سے نجات دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہودیوں کی نسبت ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔“ لہٰذا خوشی کے اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اظہار یک جہتی کے لئے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (مسلم)

② حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔“ اس بات پر آپ ﷺ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ ﷺ نے ایک طویل سجدہ فرمایا، اتنا طویل کہ دیکھنے والے صحابی (عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ) یہ سمجھ بیٹھے کہ شاید آپ ﷺ کی روح قبض کر لی گئی ہے۔ (مسند احمد)

③ غزوہ تبوک کے موقع پر جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں درج ذیل تین مخلص اور سچے مومن بھی شامل تھے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، عروہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان تینوں حضرات سے بول چال بند کرنے کا حکم دے دیا۔ پچاس روز تک اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خاموشی کے بعد بذریعہ وحی انہیں قبولیت توبہ کی خوشخبری دی گئی تو مدینہ منورہ میں خوشی سے جشن کا سماں پیدا ہو گیا۔ اہل ایمان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے۔ اس خوشی میں صدقہ خیرات کیا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو مبارک باد کہہ کر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے توبہ قبول ہونے کی خوشی میں عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا اپنا سارا مال راہ

---

[1] اردو نیوز، جدہ، 16 مارچ 2006ء

خدا میں وقف کر دوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' کچھ رہنے دو باقی صدقہ کر دو۔'' (ابن کثیر)

④ عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کے لئے دو خوشی کے دن مقرر کیے گئے ہیں جن میں اہل ایمان کو بکثرت تکبیریں کہنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا تعلیمات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے انعامات سے نوازیں اور خوشی کا موقع عطا فرمائیں تو خوشی کا اظہار کرنے کے لئے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونا چاہئے، نوافل ادا کرنے چاہئیں، صدقہ وخیرات کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی تحمید، تہلیل اور تقدیس کرنی چاہئے۔ خوشی منانے کا یہ طریقہ وہ ہے جس کی تعلیم ہادی اعظم، سرور عالم، رحمتِ عالم ﷺ نے دی ہے۔ رقص وسرود، گانے بجانے اور شراب وشباب کے ذریعے خوشیاں منانے کا طریقہ کفار کا طریقہ ہے۔ پس جو شخص پیغمبر اسلام ﷺ کے دین پر ایمان لایا ہے اسے چاہئے کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے طریقہ پر خوشی منائیں اور جو کفار کے دین پر ایمان لایا ہے وہ بصد مسرت کفار کے طریقے پر خوشیاں منائے۔ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

④ **زمانے کا ساتھ دینا ہے**: روشن خیال اور اعتدال پسندی کے فلسفوں میں سے ایک فلسفہ یہ بھی تراشا گیا ہے کہ ہمیں عالمی برادری کا ساتھ دینا ہے اور زمانے کے ساتھ چلنا ہے۔ لندن میں خطاب کرتے ہوئے صدر صاحب نے فرمایا'' بعض شدت پسند تنظیمیں ہمیں کئی صدیاں پیچھے لے جانا چاہتی ہیں، لیکن ہمیں زمانے کے ساتھ چلنا ہوگا۔''[1] صدر پاکستان کا ایک اور بیان ملاحظہ ہو'' عرصہ دراز میں زمانہ ترقی کی منزلیں[2] طے کرتا اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ ماضی سے اس کا رشتہ ٹوٹ چکا ہے۔ سائنس ٹیکنالوجی اور معاشی ترقی کی تیز رفتار دوڑ میں مذہب زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔''[3] اسلامی نظام خلافت کے بارے

---

[1] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 16 دسمبر

[2] '' پاکستان میں ماڈریٹ اور لبرل طبقہ مغرب کی ترقی سے بہت مرعوب ہے، لیکن کبھی انہوں نے غور فرمایا ہے کہ مغرب کی مادی ترقی کا حاصل کیا ہے؟ اولاً یہ کہ مغرب نے انسانیت کی ہلاکت اور بربادی کے لئے نئے سے نئے مہلک ترین ہتھیار ایجاد کر لئے ہیں۔ ثانیاً عورت کو سر بازار عریاں کر دیا ہے۔ ان دو باتوں کے علاوہ اگر کسی تیسری چیز میں مغرب نے ترقی کی ہے تو ہم ثناخوان مغرب سے گزارش کریں گے کہ وہ ہمیں ضرور مطلع فرمائیں۔ انسان اپنی اصل اور بشری تقاضوں کے اعتبار سے آج بھی وہی کچھ ہے جو کچھ آج سے چودہ سو سال قبل تھا۔ اصل بات تو ایمان کی ہے، ایمان کے معاملے میں مغرب آج بھی اسی مقام پر کھڑا ہے جہاں چودہ صدیاں قبل کھڑا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دشمنی، قرآن مجید کے ساتھ دشمنی، اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی آج بھی اتنی شدید ہے جتنی عہد رسالت ﷺ میں تھی۔ عہد نبوی ﷺ میں ابوجہل اور ابولہب جس مقام پر کھڑے تھے بش اور بلیئر اس مقام سے ایک انچ کا فاصلہ بھی آگے طے نہیں کر پائے تو پھر ترقی کس بات کی؟

[3] (ماہنامہ محدث لاہور، مئی 2005ء)

میں تبصرہ کرتے ہوئے صدر صاحب نے فرمایا ''پاکستان میں نظام خلافت نا قابل عمل ہے یہ ایک قصہ پارینہ ہے جس کی جدید دور میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔'' ❶

اگر زمانے کے ساتھ چلنے والی بات سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی کے حوالے سے ہوتی تو اس سے اختلاف کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں تھی۔

لیکن صدر صاحب کے بیانات خود چیخ چیخ کر بتا رہے ہیں کہ زمانے کے ساتھ چلنے سے ان کی مراد چودہ سو سالہ پرانی شریعت اسلامیہ اور نظام خلافت کو نا قابل عمل ٹھہرا کر مغربی تہذیب و تمدن کو معاشرہ پر مسلط کرنا ہے۔ یہی امریکہ اور یورپ کی خواہش ہے جسے ہر قیمت پر پورا کرنا صدر صاحب اپنے لئے باعث عز وافتخار سمجھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عہد نبوی ﷺ سے ہی کفار کی یہ خواہش رہی ہے کہ مسلمان اپنا دین چھوڑ کر ہمارے جیسے ہو جائیں اور دونوں فریق مل کر ایک ساتھ چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً سورہ النساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً﴾ ترجمہ: ''وہ چاہتے ہیں جس طرح وہ کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تا کہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں۔'' (آیت نمبر 89) قریش مکہ کئی بار رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے آتے رہے حتی کہ انہوں نے یہاں تک پیش کش کی کہ ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کر لیا کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں (لات اور عزیٰ) کی عبادت کر لیا کریں تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ان کی اسی پیش کش کا بڑا واضح اور دوٹوک جواب دے دیا ہے۔ فرمایا: ﴿ قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا الْكَـٰفِرُوْنَ ۝ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ أَنْتُمْ عَـٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ۝ وَلَآ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ أَنْتُمْ عَـٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ ﴾ (109:1-6) ترجمہ: ''اے محمد ﷺ! کہو اے کافرو! جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت کرنے والا نہیں اور نہ ہی تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔'' (سورہ الکافرون، آیت نمبر 1-6) سورہ الکافرون کی یہی بات رسول اکرم ﷺ نے ایک

❶ مجلہ الدعوۃ شعبان 1424ھ

حدیث شریف میں اس طرح واضح فرمائی ہے ''مسلمانوں اور کافروں کی آگ اکٹھی نہیں جل سکتی۔'' (ابوداؤد) قرآن مجید نے دونوں گروہوں میں سے ایک گروہ کو اندھا اور دوسرے کو بینا قرار دیا ہے، ایک کو زندہ اور دوسرے کو مردہ قرار دیا ہے، ایک کو فجار اور دوسرے کو ابرار کا نام دیا ہے، ایک کو جہنمی اور دوسرے کو جنتی کہا ہے پھر تہذیبی اعتبار سے ان کا ایک ساتھ چلنا کیسے ممکن ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ زمین وآسمان کے درمیان فاصلہ کم ہے، مسلمان اور کافر کے درمیان فاصلہ زیادہ ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ دونوں کے عقائد، تہذیب وتمدن، مقصد حیات اور انجام میں زمین آسمان کے فاصلہ سے بھی کہیں زیادہ فاصلہ حائل ہے تو پھر یہ دونوں گروہ ایک ساتھ کیسے چل سکتے ہیں؟

⑤ **یہودی سردار کی تعریف:** وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے علمبردار صدر نے اپنے دور صدارت میں ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے ہیں جو اس سے پہلے کوئی بھی حکمران سرانجام نہ دے سکا۔ اس اعتبار سے موجودہ صدر پاکستان کی تاریخ کے اوراق میں یقیناً بہت ہی نمایاں مقام حاصل کریں گے۔

اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون جس نے اپنے پانچ سالہ دور حکومت میں 4 ہزار سے زائد فلسطینیوں کو شہید کرنے، 60 ہزار سے زائد گھر مسمار کرنے، 2 لاکھ سے زائد زیتون کے درخت تباہ کرنے، باڑ لگا کر لاکھوں فلسطینیوں کو محبوس کرنے اور فلسطینی قیادت کے چالیس سے زائد قائدین کرام، جن میں شیخ احمد یاسین جیسے متقی اور عالم فاضل اور ڈاکٹر عبدالعزیز رینتیسی جیسے مدبر قائد بھی شامل ہیں، کو شہید کیا[1] اسے ''امن کا داعی'' اور ''بلند حوصلہ انسان'' جیسے خطاب سے نوازنا جنرل پرویز مشرف کے ایسے ہی اہم کارناموں میں سے ایک اہم تاریخی کارنامہ ہے۔

جنرل پرویز مشرف کی اس روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی وجہ سے یہودی سردار بھی جنرل کی نہ صرف بلائیں لیتے ہیں بلکہ ان کی درازیٔ عمر اور درازیٔ اقتدار کی دعائیں مانگتے ہیں۔[2] امریکی جیوش

---

[1] یاد رہے کہ وزارت عظمیٰ سے پہلے بھی شیرون (وزیر دفاع کی حیثیت سے) فلسطینیوں کا بے دریغ خون بہاتا رہا ہے۔ 1982ء میں صابرہ اور شتیلہ کیمپوں میں 4 ہزار سے زائد مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا جو زندہ بچے انہیں کتوں اور بلیوں کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا۔

[2] سابق اسرائیلی وزیراعظم شمعون پیریز نے نیوز ویک کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ (یعنی یہودی) اور مشرف ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ ایک اچھے یہودی لڑکے کی طرح میں نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ پاکستان کے صدر مشرف کی حفاظت کے لئے دعا کروں گا۔ (ماہنامہ ترجمان القرآن 2003ء) اسرائیلی وزیر خارجہ سالوم نے ریڈیو اسرائیل کو انٹرویو دیتے ہوئے اسرائیل اور عالم اسلام کے درمیان امن قائم کرنے کے لئے صدر پرویز مشرف کی جرأت کی تعریف کی۔ (اردو نیوز، 2 ستمبر 2005)

کونسل ❶ نے اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ نیو یارک ستمبر 2005ء میں جنرل صاحب کو بطور خصوصی مہمان شرکت کی دعوت دی جسے صدر پاکستان نے بصد مسرت قبول فرمایا۔ کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تالیوں کی زبردست گونج میں مشرف کی امن کوششوں، نائن الیون کے بعد جرأت مندانہ فیصلوں، بھارت سے مذاکرات اور اسرائیل سے تعلقات میں پیش رفت پر انہیں مبارک باد کے ساتھ ایک خوبصورت شیلڈ پیش کی گئی۔ جیوش کانفرنس کے صدر نے مشرف صاحب سے درخواست کی کہ آپ ہماری آواز وہاں تک پہنچائیں جہاں تک ہماری رسائی نہیں اور مشرف سے یہ توقع بھی کی گئی کہ موجودہ مسلمان نسل یہودیوں کی مخالفت کرنے والی آخری نسل ہونی چاہئے۔ بعد ازاں کونسل کی تقریب میں مشرف نے یہودی رسوم وغیرہ بھی ادا کیں۔ ❷

ریڈیو تہران کو انٹرویو دیتے ہوئے وفاقی وزیر تعلیم نے فرمایا ''نصاب تعلیم سے یہودیت، عیسائیت مخالف مواد نکال دیں گے۔ ایسی قرآنی آیات کو بھی تعلیمی نصاب میں شامل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ایسا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔'' ❸ موجودہ حکومت کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی مسلم امہ کو امن سے ہمکنار کرے گی یا اس کے مصائب اور مشکلات میں اور بھی اضافہ کرے گی اس کا تجزیہ ہم کتاب وسنت کی روشنی میں کرنا چاہتے ہیں۔

یہودی قوم واقعتاً اللہ تعالیٰ کی بڑی چہیتی قوم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ساری دنیا کی امامت کے منصب پر فائز فرمایا، لیکن انبیاء کی تکذیب، تکفیر، استہزاء، ان کا ناحق قتل، اللہ تعالیٰ کے احکام کی تضحیک اور الہامی کتب میں تحریف اور فساد فی الارض ان کے ایسے جرائم تھے جن کی وجہ سے یہ قوم اللہ تعالیٰ کے ہاں نہ صرف مغضوب اور ملعون ٹھہری بلکہ اسے دنیا کی امامت کے منصب سے بھی معزول کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت مبارک کے بعد مسلمانوں کو قرآن مجید میں نہ صرف یہودیوں کے جرائم سے آگاہ کیا گیا بلکہ صاف الفاظ میں مسلمانوں کو خبردار کر دیا گیا کہ یہ تمہارے دشمن ہیں، تمہیں تمہارے دین سے پھیرنا چاہتے ہیں، اپنے دلوں میں تمہارے خلاف شدید غیظ وغضب رکھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا﴾ (82:5) ❹

❶ یہ دنیا بھر کے یہودیوں کی نمائندہ تنظیم ہے جس کا مقصد یہودی مخالف پروپیگنڈہ کی مزاحمت کرنا اور اسرائیل کے لئے تمام ملکوں کی حمایت حاصل کرنا ہے۔

❷ غزوہ، لاہور 23-29 ستمبر 2005ء ❸ غزوہ، لاہور، 26 اگست تا یکم ستمبر 2005ء

❹ اس سلسلہ کی مزید آیات کتاب ہذا کے باب ''یہود..... فتنہ پرور، ملعون اور مغضوب قوم'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

''مسلمانوں کی دشمنی میں تم سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر82)

عہد نبوی میں یہودیوں نے جانتے بوجھتے جس طرح رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دشمنی کا طرز عمل اختیار کیا وہ مذکورہ بالا قرآنی آیت کی صد فی صد تائید کرتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ آمد کے بعد میرا چچا ابو یاسر بن اخطب اور والد حیی بن اخطب (دونوں یہودی سردار تھے) رسول اکرم ﷺ سے ملنے کے بعد واپس گھر آئے تو میں نے دونوں کی درج ذیل گفتگو سنی:

ابو یاسر : کیا واقعی یہ وہی نبی ہے؟
حیی بن اخطب : اللہ کی قسم! یہ وہی نبی ہے۔
ابو یاسر : کیا آپ انہیں ٹھیک ٹھیک پہچان رہے ہیں؟
حیی بن اخطب : ہاں ! بالکل وہی ہے۔
ابو یاسر : پھر کیا ارادہ ہے؟
حیی بن اخطب : اللہ کی قسم! عداوت ہی عداوت، جب تک زندہ ہوں۔

② حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بلند پایہ یہودی عالم تھے۔ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یہودیوں کو میرے اسلام لانے کا علم ہو گیا تو وہ مجھ پر بہت سے الزام اور بہتان لگائیں گے، لہٰذا میرے اسلام کا علم ہونے سے پہلے آپ ﷺ ان سے میرے بارے میں کچھ سوال کریں۔ رسول اکرم ﷺ نے یہود کو بلا بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اندر چھپ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا ''عبداللہ بن سلام کو تم لوگ کیسا آدمی سمجھتے ہو؟'' یہود کہنے لگے ''ہم میں سے سب سے بڑے عالم ہیں، سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں، سب سے اچھے آدمی ہیں، سب سے اچھے آدمی کے بیٹے ہیں، سب سے افضل آدمی ہیں اور افضل آدمی کے بیٹے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو؟'' یہود نے جواب میں تین بار کہا ''اللہ انہیں محفوظ رکھے۔'' اس کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور بآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھا۔ سنتے ہی یہودی بیک آواز بول اٹھے ((شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا)) ''یہ تو ہم میں سے سب سے برا آدمی اور سب سے برے آدمی کا بیٹا ہے۔''

③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس میں اوس وخزرج کے افراد باہم شیر وشکر گفتگو کر رہے تھے۔ ایک بوڑھا یہودی شاش بن قیس پاس سے گزرا تو دونوں قبیلوں کے افراد کو یوں باہم شیر وشکر دیکھ کر جل بھن گیا۔ واپس جا کر اپنے ایک شاگرد کو حکم دیا کہ ان کی مجلس میں جا کر پرانی جنگوں کا قصہ چھیڑ دو۔ شاش کی اس شرارت کے نتیجے میں اوس وخزرج میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ دونوں قبیلے پھر جنگ کی باتیں کرنے لگے، قریب تھا کہ خوں ریز جنگ شروع ہو جاتی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً تشریف لے آئے اور دونوں گروہوں کو وعظ ونصیحت فرمائی جس کے نتیجے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احساس ہو گیا کہ وہ دشمن کی چال کا شکار ہو گئے تھے۔

④ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو آدمیوں کی دیت ادا کرنا تھی۔ معاہدہ مدینہ کی رُو سے دیت کی رقم ادا کرنے میں یہود بھی شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے رقم لینے گئے تو یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مکان میں بٹھایا خود رقم اکٹھی کرنے کے بہانے گھر سے نکل گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش تیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیا اور آپ فوراً وہاں سے اٹھ کر واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

⑤ فتح خیبر کے بعد یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی ایک اور سازش تیار کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا اہتمام کیا گیا اور بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا لقمہ لیتے ہی کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا، لیکن آپ کے ساتھی حضرت بشیر بن براء رضی اللہ عنہ نے چند لقمے نگل لئے جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔

⑥ سہ بارہ یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کے ذریعہ قتل کرنے کی کوشش کی۔ اپنے حلیف اور ماہر جادوگر لبید بن اعصم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کروایا گیا۔ جادو اس قدر سخت اور تیز تھا کہ جس کنویں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال پھینکے گئے اس کنویں کے پانی کا رنگ سرخ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر معوذتین پڑھنے کی ہدایت فرمائی جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جادو کا اثر ختم ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحت یاب ہو گئے۔

کیا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ واقعات اور قرآن مجید کی بے شمار آیات مبارکہ یہ سمجھنے کے لئے کافی نہیں کہ یہودی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں؟

سید الانبیاء، رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے امن وسلامتی کا پیغام لے کر تشریف

لائے جس خطۂ زمین پر اسلام کی عمل داری تھی، اسے عملاً امن وسلامتی کا گہوارہ بنا دیا، ایک بار نہیں کئی بار یہودیوں کے جرائم معاف فرمائے۔ حتی کہ واجب القتل افراد کو جان کی امان تک دی، لیکن یہودیوں کی اسلام دشمنی میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد کون ہے جو آپ ﷺ سے بڑھ کر امن وامان کا دعویدار ہو سکتا ہے؟

عہد نبوی ﷺ میں یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے، عیسائیوں کا دعویٰ تھا کہ عیسائی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس باطل دعویٰ کی تردید ان الفاظ میں فرمائی ﴿ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ﴾ ''کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟'' (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 140) یہی سوال روشن خیال اور اعتدال پسند صدر صاحب سے پوچھا جا سکتا ہے کہ یہودیوں کی فطرت کے بارے میں آپ زیادہ جانتے ہیں یا اللہ تعالیٰ؟

پرویز مشرف صاحب نے اگر قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات کا مطالعہ کیا ہوتا، سیرت نبوی ﷺ کے واقعات ان کی نظر سے گزرے ہوتے تو وہ امریکی جیوش کانگریس کے سامنے کبھی یہ الفاظ نہ کہتے ''ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسرائیل، پاکستان کی قومی سلامتی کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔''[1] نیز یہودیوں کے بارے میں ان کا اندازِ فکر یہ ہرگز نہ ہوتا کہ پاکستان کا اسرائیل سے براہ راست کوئی تنازع یا تصادم نہیں۔[2]

اگر براہ راست تنازع کا یہ اندازِ فکر درست ہے تو پھر بتائیے ابوجہل اور ابولہب کے ساتھ آپ کا براہ راست کیا تنازع ہے؟

ہم روشن خیال اور اعتدال پسندی کے سراب میں بھٹکنے والے حکمرانوں سے گزارش کریں گے کہ وہ اللہ سے ڈر جائیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کا سلسلہ ترک کر دیں، اس کی دنیا میں بھی سزا شدید ہے اور آخرت کی سزا کا کوئی تصور نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ پہلے سے سنا رکھا ہے ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 13)

⑥ **عذاب نہیں، سائنسی عمل:** 8 اکتوبر 2005ء (5 رمضان المبارک 1426ھ) بروز ہفتہ، بوقت صبح 8 بج کر 52 منٹ پر پاکستان کے شمالی علاقہ جات مانسہرہ، بالاکوٹ وغیرہ کے علاوہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں صرف چھ منٹ کے لئے زلزلہ آیا جس نے قیامت صغریٰ برپا کر دی۔ سات سات آٹھ آٹھ منزلہ بلند و بالا عمارتیں زمین کے اندر دھنس گئیں۔ رستے بستے محلات اور عمارتیں

---

[1] ماہنامہ ضرب طیبہ، لاہور، اکتوبر 2005ء، ص 20
[2] ماہنامہ ضرب طیبہ، اکتوبر 2005ء، ص 20

کھنڈروں میں بدل گئیں۔ مضبوط پتھروں کے سر بفلک پہاڑ گردو غبار بن کر اڑنے لگے، بعض جگہ سے زمین کئی کئی میٹر آگے سرک گئی۔

نشیب فراز میں اور فراز نشیب میں بدل گئے۔ بعض جگہوں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور بعض جگہوں سے بہتے ہوئے چشمے بند ہوگئے۔ کم و بیش ایک لاکھ افراد زخمی یا معذور ہو کر گھروں سے بے گھر ہوگئے۔ قیامت خیز زلزلہ، یخ سردی، اوپر سے بارش اور اس کے بعد زلزلوں کا نہ رکنے والا سلسلہ، یقیناً یہ سب کچھ واضح طور پر ہمارے گناہوں، بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی سزا تھی۔ شریعت اسلامیہ کا استہزاء اور مذاق اڑانے پر اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا، لیکن افسوس کہ اتنی تباہی اور ہلاکت دیکھنے کے بعد بجائے اس کے کہ پوری قوم اور حکمران اللہ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے نادم ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے، یہ بحث شروع کردی گئی کہ یہ زلزلہ عذاب ہے بھی یا نہیں؟

سب سے پہلے ہمارے روشن خیال اور دانشور صدر صاحب نے یہ فتویٰ صادر فرمایا ''یہ اللہ کا عذاب نہیں سائنسی عمل ہے۔'' اس کے بعد دیگر عمال حکومت نے بھی ((اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ)) کے مصداق زلزلے کو امتحان چیلنج ٹیسٹ وغیرہ کہہ کر قوم کو مطمئن کردیا کہ فکر کی کوئی بات نہیں، ہماری تیز رفتار ترقی کا قبلہ بالکل درست ہے۔ یہ زلزلے، بارشیں، سردی اور قحط سالی تو روزمرہ کے معمولات کا حصہ ہیں، ان کا عذاب سے کیا تعلق؟

آیئے لمحہ بھر کے لئے کتاب و سنت کی طرف رجوع کریں شاید اللہ تعالیٰ ہماری حالت زار پر رحم فرماتے ہوئے ہمارے لئے ہدایت کے دروازے کھول دیں۔ پہلے چند قرآنی آیات ملاحظہ ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① ﴿ وَ مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ ﴾(30:42)

''تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی (یعنی گناہوں) کی وجہ سے آتی ہے۔'' (سورہ الشوریٰ، آیت نمبر 30)

② ﴿ وَ مَا کُنَّا مُھْلِکِی الْقُرٰٓی اِلَّا وَ اَھْلُھَا ظٰلِمُوْنَ ○ ﴾(59:28)

''ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے، مگر جب بستیوں والے ظلم کرنے لگیں (تو ہم ہلاک کرتے ہیں)۔'' (سورہ القصص، آیت نمبر 59)

③ ﴿ وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴾

''اور ہم انہیں (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے اس دنیا میں (کسی نہ کسی چھوٹے) عذاب کا مزا چکھاتے رہیں گے تا کہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔'' (سورہ السجدہ، آیت نمبر 21)

''چھوٹے عذاب'' کے بارے میں مختلف مفسرین کے اقوال درج ذیل ہیں:

(الف) چھوٹے عذاب سے مراد قید و بند، قحط اور دوسرے مصائب و آلام بھی ہو سکتے ہیں۔ (اشرف الحواشی)

(ب) اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں اور بیماریاں مراد ہیں۔ (احسن البیان)

(ج) چھوٹے عذاب سے مراد انفرادی زندگی میں بیماریاں، اموات، المناک حادثات، نقصانات، ناکامیاں وغیرہ اور اجتماعی زندگی میں طوفان، زلزلے، سیلاب، وبائیں، قحط، فسادات، لڑائیاں وغیرہ ہیں۔ (تفہیم القرآن)

④ سورہ القلم میں اللہ تعالیٰ نے باغ والوں کا ایک قصہ بیان کیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ باغ والوں کی سرکشی اور بدنیتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا باغ ہلاک کر دیا اور باغ کی ہلاکت کو ''عذاب'' کہا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ﴾ ''یوں ہوتا ہے عذاب۔'' (سورہ القلم، آیت نمبر 33)

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات سے یہ بات واضح ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے، زمین گناہوں سے بھر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں پر زلزلہ، قحط سالی، سیلاب یا دیگر مصائب و آلام کی شکل میں عذاب نازل فرماتے ہیں تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

اب سنت مطہرہ کی چند مثالیں بھی ملاحظہ فرمائیں:

① حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب آسمان پر بادل آتا تو آپ ﷺ (بے چین ہو کر) کبھی اندر آتے کبھی باہر جاتے۔ بارش ہو جاتی تو خوف جاتا رہتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''قوم عاد نے بادلوں کو دیکھ کر ہی یہ کہا تھا ''یہ بادل بارش برسانے آئے ہیں۔'' (حالانکہ وہ عذاب لے کر آئے تھے) (بخاری و مسلم)

② حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب بھی (تیز) ہوا چلتی تو رسول اللہ ﷺ دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے ''یا اللہ! اسے رحمت بنانا عذاب نہ بنانا۔'' (شافعی)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب کبھی آپ آسمانوں پر بادل دیکھتے تو اپنا کام کاج چھوڑ کر یہ دعا

مانگتے ''یا اللہ! میں اس کے شر (یعنی عذاب) سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

④ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بجلی کی گرج اور چمک دیکھتے تو فرماتے ((اَللّٰھُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَ لاَ تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ)) ''یا اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ فرمانا، نہ اپنے عذاب سے ہلاک فرمانا، اپنے غضب اور عذاب سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرما دینا۔'' (احمد، ترمذی)

⑤ جب چاند گرہن یا سورج گرہن لگتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً مسجد تشریف لے جاتے اور نماز شروع کر دیتے۔ جنت اور جہنم کا تذکرہ فرماتے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے اور فرماتے ''جب گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اس کے حضور مناجات کرو، نماز پڑھو اور صدقہ خیرات کرو۔'' (مسلم)

⑥ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک آندھی اور شدید بارش نے ہمیں آ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً معوذتین پڑھ کر اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے پناہ مانگنی شروع کر دی اور مجھے بھی حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرو۔'' (ابوداؤد)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ماحول میں کوئی معمولی سی تبدیلی دیکھتے حتی کہ تیز ہوا چلنے لگتی یا بادل آسمان پر چھا جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرماتے اور توبہ استغفار کرتے کہ کہیں یہ ہوا یا بادل اللہ تعالیٰ کا عذاب لے کر نہ آئے ہوں، لیکن افسوس ہمارے حال پر کہ اس قدر ہلاکت خیز زلزلہ آنے کے بعد بھی ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ ہم اسے عذاب تسلیم کرنے کے لئے تیار ہی نہیں [1]، بدمستی اور خرمستی

---

[1] زلزلہ کو عذاب کہنے کے بارے میں بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر یہ واقعی عذاب ہے تو پھر نیک لوگ کیوں ہلاک ہوئے ہیں؟ اس سوال کا جواب درج ذیل حدیث میں موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں جب نافرمانی عام ہو جائے گی، تو اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نازل فرمائے گا۔'' ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس میں نیک لوگ نہیں ہوں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیوں نہیں؟'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نیک بندوں کو عذاب کیوں دے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نیک لوگوں پر بھی دنیا میں ویسا ہی عذاب آئے گا جیسا کہ گنہگاروں پر، لیکن (قیامت کے روز) نیک لوگوں کو اس عذاب کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور خوشنودی حاصل ہوگی۔'' (احمد) اس غلط فہمی کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے اور اسلام کا استہزاء کرنے والے تو آج بھی دندناتے پھر رہے ہیں پھر ان پر عذاب کیوں نہیں آیا؟ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کا احاطہ کرنا تو کسی انسان کے بس کی بات نہیں، لیکن آج اگر کوئی ظالم تھا اللہ تعالیٰ ...... باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

کے وہی شب و روز اب بھی ہیں جو پہلے تھے۔ ٹی وی پر رقص و سرود اور ناچ گانے کے پروگرام اسی طرح چل رہے ہیں جس طرح پہلے چل رہے تھے۔ زلزلہ زدگان کی امداد کے بہانے حکمران مخلوط میراتھن ریس کے نام پر ملک میں فحاشی اور بے حیائی کا کلچر مسلط کرنے کے لئے پوری قوت صرف کر رہے ہیں۔ ملک کا انتہائی عیاش اور بدمعاش طبقہ عدالت کی پابندی کے باوجود جشن بہاراں کے نام پر بسنت منانے پر مصر ہے جس میں اربوں روپے ہی نہیں لٹتے ساتھ شراب و شباب کی محفلیں بھی جمتی ہیں۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ زلزلہ زدہ علاقہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے تباہی اور ہلاکت کے مناظر دیکھنے کے باوجود اس عذاب کی سرزمین سے گداگری اور قحبہ گری کے لئے عورتوں کے اغوا اور خرید و فروخت کی گھناؤنی اور شرمناک خبریں آرہی ہیں۔ امدادی سامان کو لوٹنے کی خبریں بھی آرہی ہیں۔ ان ساری باتوں پر مستزاد یہ کہ ''زمینی حقائق'' کے نام پر ملک کو سیکولر بنانے کے لئے اسلامی احکام اور شعائر کی مخالفت اور استہزاء کا عمل بھی مسلسل جاری ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم واقعی اس قدر اندھے اور بہرے ہو چکے ہیں کہ اتنے بڑے عذاب سے کوئی سبق حاصل کرنے کے لئے تیار نہیں؟ یا ہم اس اللہ سے بالکل بے خوف ہو گئے ہیں جو آسمانوں میں ہے کہ کہیں اس سے بڑا عذاب ہم پر نازل نہ فرما دے۔ ﴿اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا﴾(17:68) ''کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خشکی پر ہی زمین میں نہ دھنسا دے یا تم پر پتھراؤ کرنے والی آندھی نہ بھیج دے اور پھر تم کوئی بچانے والا بھی نہ پاؤ۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 68)

کیا اللہ تعالیٰ وحشی اور ظالم ہیں؟

اسلام جس طرح فرد کے لئے امن و سلامتی کا دین ہے اسی طرح پورے معاشرے کے لئے بھی امن و سلامتی کا دین ہے۔ جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرد کی اصلاح کے لئے قرآن مجید میں بعض احکام

......باقی حاشیہ گزشتہ صفحہ سے...... کے عذاب سے بچ گیا ہے تو اس کا یہ مطلب کہاں ہے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ اسے کبھی نہیں پکڑے گا ﴿اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ ''بے شک تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔'' (سورہ الفجر، آیت نمبر 14) کسی آدمی کو مہلت دینے کے دو ہی سبب ہو سکتے ہیں۔ اولاً اللہ تعالیٰ مہلت اس لئے دیتے ہیں کہ انسان دوسروں سے نصیحت حاصل کر کے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے اور یہ انسان کی خوش بختی کی علامت ہے۔ ثانیاً اللہ تعالیٰ مہلت اس لئے بھی دیتے ہیں کہ انسان اور زیادہ گناہ کر لے تاکہ پہلے سے بھی زیادہ سخت عذاب کا مستحق بن جائے اور یہ انسان کی بدبختی کی علامت ہے، لہٰذا ہمیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ جو آج بچ گئے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ہمیشہ کے لئے بچ گئے۔ ﴿فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ ''اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 99)

نازل فرمائے ہیں اسی طرح معاشرے کی اصلاح کے لئے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بعض جرائم کی سزائیں از خود طے فرمادی ہیں جو قیامت تک اسی طرح غیر متبدل ہیں جس طرح نماز، روزے، زکاۃ اور حج کے احکام غیر متبدل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طے کردہ سزائیں جنہیں شرعی اصطلاح میں ''حدود'' کہا جاتا ہے۔ درج ذیل ہیں:

① **چوری کی سزا:** چور کی سزا اس کے ہاتھ کاٹنا ہے۔ (38:5)

② **ڈاکہ زنی کی سزا:** مسلح ڈاکہ زنی کا مجرم دوران ڈاکہ کسی کو قتل کردے، لیکن مال نہ لوٹ سکے تو اس کی سزا قتل ہے، اگر دوران ڈاکہ قتل بھی کرے اور مال بھی چھین لے تو اس کی سزا سولی پر لٹکانا ہے، اگر دوران ڈاکہ صرف مال لوٹے لیکن قتل نہ کرسکے تو اس کی سزا مخالف سمت سے ہاتھ پاؤں (یعنی اگر ہاتھ بایاں ہے تو پاؤں دایاں) کاٹنا ہے۔ (33:5)

③ **بے گناہ عورت پر تہمت کی سزا:** بے گناہ عورت پر بدکاری کی تہمت لگانے والے کی سزا 80 کوڑے ہے۔ (4:24)

④ **غیر شادی شدہ زانی (یا زانیہ) کی سزا:** غیر شادی شدہ مرد یا عورت کی سزا سو کوڑے ہے۔ (2:24) اگر مرد اور عورت دونوں نے برضا ورغبت زنا کیا ہے تو دونوں کو یہ سزا ملے گی اگر دونوں میں سے کسی ایک نے جبر کیا ہے تو پھر سزا صرف جبر کرنے والے کو ملے گی۔

⑤ **شادی شدہ زانی (یا زانیہ) کی سزا:** شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا اسے سنگسار کرنا ہے۔ (بخاری ومسلم)

یاد رہے کہ شادہ شدہ زانی یا زانیہ کو سنگسار کرنے کا حکم پہلے قرآن مجید کی سورہ احزاب میں نازل ہوا تھا، لیکن بعد میں ان آیات کی تلاوت منسوخ کردی گئی اور حکم باقی رہا جس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں عمل فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین نے بھی عمل فرمایا۔ (اشرف الحواشی، سورہ النور، حاشیہ صفحہ 9، صفحہ 418)

⑥ **شرابی کی سزا:** عہد نبوی اور عہد صدیقی میں شرابی کو چالیس کوڑے سزا دی جاتی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے شرابی کی سزا اسی کوڑے مقرر فرمادی جس کی بنیاد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ مشورہ تھا کہ حدود میں سے سب سے کم درجہ کی سزا قذف کی ہے، لہٰذا شرابی کی سزا بھی کم سے کم اس کے برابر ہونی چاہئے، چنانچہ شرابی کے لئے 80 کوڑے سزا مقرر

کر دی گئی جس پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا اور اس پر عمل بھی ہوتا رہا۔

ہمارا غیر متزلزل ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طے کردہ سزائیں عین اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر ہیں۔ ان سزاؤں کو نافذ کرنے میں ہی بنی نوع انسان کی خیر اور بھلائی ہے، انہیں نافذ کئے بغیر کسی بھی معاشرے میں لوگوں کی جان، مال اور عزت کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔

عہد نبوی اور عہد صحابہ میں اسلامی فتوحات کے بعد اسلامی سلطنت میں شامل ہونے والے علاقوں میں جب اسلامی قوانین نافذ کئے گئے تو وہ تمام علاقے امن وسلامتی کا بے مثال گہوارہ بن گئے۔

نجد کے حاکم عدی بن حاتم دربار نبوت میں حاضر ہوئے تو اسلام قبول کرنے میں کچھ تامل کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عدی! شاید تجھے مسلمانوں کی قلت اور دشمنوں کی کثرت اسلام قبول کرنے سے روک رہی ہے، اللہ کی قسم! تم عنقریب پورے عرب میں اسلامی پرچم لہراتا دیکھو گے اور ہر سو امن وسلامتی کا ایسا ماحول ہوگا کہ ایک عورت تنہا سواری پر قادسیہ (ایران کا شہر) سے روانہ ہوگی اور بے خطر سفر کرتی ہوئی مدینہ منورہ پہنچے گی۔ دوران سفر اللہ کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔'' حضرت عدی رضی اللہ عنہ یہ سن کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور اپنی وفات سے پہلے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت تنہا اپنی سواری پر قادسیہ سے چلی اور بلا خوف وخطر سفر کرتی ہوئی مدینہ منورہ پہنچی۔ وسیع وعریض اسلامی سلطنت میں جان، مال اور عزت کا یہ تحفظ قوانین حدود ہی کا مرہون منت تھا۔

آج اس گئے گزرے دور میں بھی ساری دنیا کے ''مہذب'' اور ترقی یافتہ'' ممالک پر ایک نظر ڈال کر دیکھ لیجئے، اگر دنیا میں کوئی ایک ملک ایسا ہے جہاں دن رات کے ہر حصہ میں لوگ بے خوف وخطر سفر کر سکتے ہیں تو وہ سعودی عرب ہے جہاں نہ لٹنے کا خطرہ ہے نہ جان کا ڈر ہے نہ عزت کا خوف، امن وسلامتی کا یہ ماحول قوانین حدود کے نفاذ کا نتیجہ نہیں تو اور کس بات کا ہے؟

مراکش میں متعین جرمن سفیر ولفرڈ ہوف مین نے اسلام قبول کرنے کے بعد قوانین حدود کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس میں اس نے چور کے ہاتھ کاٹنے، قاتل کو قتل کرنے اور زانی کو سنگسار کرنے پر بطور خاص روشنی ڈالی اور یہ ثابت کیا کہ انسانیت کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنانے کے لئے ان سزاؤں کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔[1]

---

[1] روزنامہ جنگ، لاہور، 2 اپریل 1992ء

وطن عزیز میں جب سے ماڈریٹ اسلام کی علمبردار روشن خیال حکومت آئی ہے تب سے ہی اسلامی شعائر اور اسلامی احکام کے استہزاء کا سلسلہ تو بڑی باقاعدگی سے جاری تھا، لیکن اب قوانین حدود پر کچھ زیادہ ہی نظر کرم فرمائی جا رہی ہے۔ کھلے عام اور واضح الفاظ میں حدود کو وحشیانہ اور ظالمانہ سزائیں قرار دیا جا رہا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان سزاؤں کا حکم دینے والی ذات (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) وحشی اور ظالم ہے۔ غور فرمائیے:

❖ کیا وہ ذات جس نے اپنے لئے رحمٰن، رحیم، کریم، غفور اور رؤف جیسی صفات منتخب فرمائی ہیں، وحشی اور ظالم ہو سکتی ہے؟

❖ کیا وہ ذات جو ہر آن اپنے بندوں کے گناہ معاف فرما کر انہیں مسلسل اپنی نعمتوں سے نوازتی رہتی ہے، وہ وحشی اور ظالم ہو سکتی ہے؟

❖ کیا وہ ذات جس نے اپنے عرش عظیم پر یہ کلمہ ثبت فرما رکھا ہے ''میرے غصہ پر میری رحمت غالب ہے'' (بخاری و مسلم) وہ وحشی اور ظالم ہے؟

❖ کیا وہ ذات جس نے اپنی رحمت کے ننانوے حصے قیامت کے روز اپنے بندوں کی مغفرت کے لئے محفوظ فرما رکھے ہیں (بخاری و مسلم) وہ وحشی اور ظالم ہو سکتی ہے؟

❖ کیا وہ ذات جس کے سارے فیصلے حکمت سے لبریز ہیں (حَكِيمٌ) جس کے سارے فیصلے ہر عیب اور خامی سے پاک ہیں (سُبْحَانٌ) اور جس کے سارے فیصلے قابل تعریف ہیں (حَمِيدٌ) وہ ذات اپنے بندوں کے لئے وحشیانہ اور ظالمانہ فیصلے صادر فرما سکتی ہے؟

❖ کیا وہ ذات جس نے اپنے بندوں پر ظلم نہ کرنے کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ (29:50) اپنے بندوں کو وحشیانہ اور ظالمانہ احکام دے سکتی ہے؟

پس اے قوم کے سردارو! حکومت کے بلند و بالا ایوانوں میں بیٹھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو گالیاں نہ دو، رحیم و کریم اور حلیم و علیم ذات پاک کی اعلیٰ و اجل شان میں بے ادبی اور گستاخی سے باز آ جاؤ اس کی پکڑ، اس کے عذاب سے ڈر جاؤ اور اپنے گناہوں پر اس کے حضور توبہ استغفار کرو۔

✹ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بلند و بالا ایوان اور سر بفلک محلات پیوند خاک ہو جائیں؟

✹ کہیں ایسا نہ ہو کہ آسمان سے پتھروں کی بارش برسنے لگے؟

✹ کہیں ایسا نہ ہو کہ آسمان سے فرشتوں کو نازل ہونے کا حکم دے دیا جائے؟

- کہیں ایسا نہ ہو کہ نیچے کی زمین اوپر اور اوپر کی زمین نیچے کر دی جائے؟
- کہیں ایسا نہ ہو کہ زمین و آسمان کے دہانے کھول دیئے جائیں اور دونوں کا پانی مل کر کام تمام کر دے؟
- کہیں ایسا نہ ہو کہ بدترین بھوک افلاس، ذلت اور مسکنت ہم پر مسلط کر دیئے جائیں؟
- کہیں ایسا نہ ہو کہ خسف، قذف اور مسخ کے عذاب ہمیں آ لیں؟

اور پھر ہم جائے اماں تلاش کریں تو جائے اماں نہ ملے، توبہ کرنا چاہیں تو توبہ کی مہلت نہ ملے۔

پس اے قوم کے سردارو! قرآن مجید کی تنبیہہ کان کھول کر سنو:

﴿ءَ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ○ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ○ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ○﴾ ''کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں نہ دھنسا دے اور زمین اچانک ہچکولے کھانے لگے؟ کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہیں تم پر پتھر برسانے والی ہوا نہ بھیج دے اور تمہیں پتہ چل جائے کہ میرا ڈرانا کیسا ہوتا ہے؟ ان سے پہلے بھی لوگ جھٹلا چکے ہیں، پھر دیکھو میری سزا کیسی سخت تھی۔'' (سورہ الملک، آیت نمبر 16-18)

حقوق انسانی:

امریکہ اور مغرب نے اپنے بارے میں حقوق انسانی کا سب سے بڑا علمبردار اور محافظ ہونے کا ڈھنڈورا اس قدر پیٹ رکھا ہے کہ ہمارے ہاں کا روشن خیال اور ماڈریٹ طبقہ واقعۃً یہ سمجھتا ہے کہ امریکہ اور مغرب حقوق انسانی کے بہت بڑے محافظ ہیں۔ آیئے تاریخ کے آئینے میں اس کا تجزیہ کریں کہ کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ سب سے پہلے امریکہ بہادر کے ماضی پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈالتے ہیں۔

① اٹھارہویں صدی عیسوی میں امریکی سفید فام نو آباد کاروں نے اپنی ''نئی دنیا'' آباد کرنے کے لئے ستر لاکھ ریڈ انڈینز کا قتل عام کیا۔ براعظم افریقہ کے سیاہ فام باشندوں کو جانوروں کی طرح پکڑ پکڑ کر اپنا غلام بنایا، جہازوں میں جانوروں کی طرح لاد لاد کر امریکہ لائے اور ان کی باقاعدہ خرید و فروخت کی۔ ان سیاہ فام باشندوں کی نسل آج تک امریکہ میں سفید فاموں کے برابر حقوق حاصل نہیں کر سکی۔ جب بھی سیاہ فام انسانوں نے امریکی دستور میں لکھے گئے ''انسانی حقوق'' کا مطالبہ کیا، اسے

نہایت بے رحمی سے کچل دیا گیا۔[1]

② 1890ء میں جنوبی ڈکوٹا اور ارجنٹائن پر امریکہ نے حملہ کیا۔ 1891ء میں چلی پر حملہ کیا، 1892ء میں اواہو پر، 1893ء میں ہوائی پر حملہ کر کے آزاد ریاست کا خاتمہ کیا، 1894ء میں کوریا پر، 1895 میں پانامہ پر، 1896ء نکارا گوا پر حملہ کیا، 1898ء میں فلپائن پر حملہ کیا، یہ جنگ 1910ء تک (یعنی بارہ سال تک) جاری رہی جس میں چھ لاکھ فلپائنی مارے گئے۔

③ 1912ء میں کیوبا پر حملہ کیا، 1913ء میں میکسیکو پر، 1914ء میں ہیٹی پر، 18-1917ء میں جنگ عظیم اول میں شرکت کی، 1919ء میں ہونڈریس پر حملہ کیا، 1920ء میں گوئٹے مالا پر حملہ کیا، 1921ء میں مغربی ورجینیا پر حملہ کیا۔

④ 45-1941ء کی جنگ عظیم دوم، جس میں چار کروڑ انسان لقمہ اجل بنے، صرف امریکہ بہادر نے اس جنگ میں تین کھرب 60 ارب ڈالر خرچ کئے۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ امریکی فوجیوں نے اس میں حصہ لیا، ہیروشیما اور ناگا ساکی پر ایٹم بم گرانے کا فیصلہ کرنے والوں میں حقوق انسانی کے علمبردار امریکہ کا صدر ٹرومین اور مہذب برطانیہ کا وزیراعظم ''سر'' ونسٹن چرچل بھی شامل تھے۔

⑤ 1943ء میں ڈیٹوریٹ میں سیاہ فاموں کی بغاوت کچلنے کے لئے امریکہ نے فوجی ایکشن کیا۔ یونان کی خانہ جنگی (49-1947) میں کمانڈو آپریشن کیا، 1950ء میں پورٹوا یکو پر حملہ کیا، 1953ء میں فوجی آپریشن کے ذریعہ ایران کی حکومت بدلی، 1954ء میں گوئٹے مالا پر بمباری کی۔

⑥ 1960ء تا 1975ء امریکہ نے مسلسل پندرہ سال تک ویت نام پر جنگ مسلط کئے رکھی جس میں دس لاکھ انسان ہلاک ہوئے۔

⑦ 1965ء میں امریکہ نے انڈونیشیا کے آمر صدر سہارتو کو بائیں بازو کے دس لاکھ افراد کو قتل کرنے کے لئے مدد فراہم کی۔

⑧ 1969ء سے 1975ء تک (چھ سال) کمبوڈیا سے جنگ کی، جس میں 20 لاکھ انسانوں کا قتل عام

---

[1] امریکی سیاہ فام محمد علی کلے، اسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں 1960ء میں اٹلی کے شہر روم سے ایک مقابلہ جیت کر امریکہ واپس آیا تو ایک ہیرو کی طرح میرا استقبال کیا گیا۔ ایک روز میں ایسے ہوٹل میں چلا گیا جو گوروں کے لئے مختص تھا، جونہی میں ایک میز پر بیٹھا، ہوٹل کی خاتون منیجر نے مجھے بڑی درشتی سے حکم دیا ''ہوٹل سے باہر چلے جاؤ، یہاں کسی سیاہ فام کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔'' میں نے بتایا ''میں روم میں اولمپک مقابلوں میں جیت کر آیا ہوں اور سونے کا تمغہ حاصل کیا ہے، لیکن اس خاتون نے ایک نہ سنی اور حقارت کے ساتھ زبردستی مجھے ہوٹل سے نکال دیا۔'' (ہم مسلمان کیوں ہوئے، از عبدالغنی فاروق، ص 456)

کیا۔

⑨ 73-1971ء میں لاؤس پر بمباری کی، 1973ء میں جنوبی ڈیکوٹا میں فوجی آپریشن کیا، 1973ء میں چلی میں فوجی آپریشن کے ذریعہ حکومت تبدیل کی، 92-1976ء میں انگولا میں جنوبی افریقہ کی حمایت سے ہونے والی بغاوت میں باغیوں کو مدد فراہم کی۔ 90-1981ء میں نکاراگوا میں فوجی آپریشن کیا، 84-1982ء میں لبنان کے مسلم علاقوں پر بمباری کی، 1984ء میں خلیج فارس میں دو ایرانی طیارے تباہ کئے۔ 1986ء میں حکومت تبدیل کرنے کے لئے لیبیا پر حملہ کیا۔

⑩ 1979ء میں عراق نے امریکہ کے فوجی تعاون سے ایران پر حملہ کیا، یہ جنگ مسلسل آٹھ سال تک جاری رہی جس میں دونوں طرف سے لاکھوں انسان لقمہ اجل بنے۔

⑪ 1989ء میں فلپائن میں فوجی بغاوت ہوئی۔ امریکہ نے بغاوت کچلنے کے لئے فلپائن کو فضائی مدد مہیا کی۔ 1989ء میں ہی فوجی آپریشن کے ذریعہ پانامہ میں حکومت تبدیل کی جس میں 2 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

⑫ 1989ء میں الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ الیکشن میں بھاری اکثریت سے جیتی، جو ملک میں اسلامی انقلاب لانا چاہتی تھی، اسلامی انقلاب کو روکنے کے لئے امریکہ کی مدد سے فوجی آپریشن کیا گیا جس میں 80 ہزار افراد قتل ہوئے۔

⑬ 1990ء میں عراق کو کویت پر حملہ کرنے کی ترغیب دلائی اور 1991ء میں ''ڈیزرٹ سٹارم آپریشن'' کی صورت میں خود عراق پر حملہ کر دیا جس میں ہزاروں عراقی ہلاک ہوئے۔

⑭ 1994ء میں ہیٹی کی حکومت بدلنے کے لئے فوجی آپریشن کیا۔ 1996ء میں عراق پر حملہ کیا اور فوجی اہمیت کے 27 ٹھکانوں پر میزائل پھینکے۔ 1998ء میں سوڈان کی دواساز کمپنی پر میزائل حملہ کیا، 1998ء میں ہی سی آئی اے کے قائم کردہ افغانستان میں جہادی تربیتی کیمپوں پر میزائل سے حملہ کیا، 1998ء میں عراق پر پھر مسلسل چار دنوں تک میزائل بمباری کی۔

⑮ 1990ء میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت انڈونیشیا میں بغاوت کروائی، عیسائیوں کو مدد فراہم کی، لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کیا، بالآخر مشرقی تیمور کی صورت میں ایک عیسائی ریاست قائم کی۔ [1]

[1] مذکورہ بالا اعداد و شمار خالد محمود قادری کی کتاب ''افغانستان میں مسلمانوں کا قتل عام'' سے لئے گئے ہیں۔

⑯ سوویت یونین کے جابرانہ تسلط سے نجات حاصل کرنے کے لئے دس لاکھ شہداء کی قربانیاں دینے والے زخموں سے نڈھال، نہتے افغانستان پر 2001ء میں طیاروں اور میزائلوں سے شدید بمباری کی جس کے نتیجہ میں 25 ہزار بے گناہ شہری شہید ہوئے، 7 ہزار افراد کو گرفتار کیا گیا اور طالبان کی جگہ شمالی اتحاد کی کٹھ پتلی حکومت قائم کی۔

⑰ عراق میں تباہ کن ہتھیاروں کا بہانہ بنا کر 20 مارچ 2003ء کو امریکہ نے عراق پر حملہ کر دیا جس میں ہزاروں بے گناہ شہری مارے گئے۔ امریکی قبضہ کے بعد فلوجہ شہر کے عوام کی مزاحمت پر امریکی فوج نے فلوجہ پر زہریلی گیس چھوڑی اور کیمیاوی ہتھیار بھی استعمال کئے جن کے استعمال پر بین الاقوامی طور پر پابندی عائد ہے۔ ❶

⑱ جنوری 2006ء میں فلسطینی اتھارٹی کے عام انتخاب ہوئے جن میں جہادی تنظیم حماس کامیاب ہوئی۔ ساری دنیا میں جمہوریت کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے امریکہ نے نہ صرف حماس کی حکومت کو ماننے سے انکار کر دیا بلکہ اسے ختم کرنے کے لئے مسلسل سازشیں بھی شروع کر دیں۔

⑲ ایران میں قائم احمدی نژاد کی جمہوری حکومت چونکہ امریکہ کو اپنا آقا تسلیم نہیں کرتی اس لئے اب امریکہ دن رات ایران پر حملہ کرنے کے بہانے تلاش کر رہا ہے۔

⑳ نام نہاد دہشت گردی ختم کرنے میں پاکستان اگرچہ امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی تھا، لیکن اس کے باوجود امریکہ درجن سے زائد مرتبہ پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر کے پاکستان کی خودمختاری کو چیلنج کر چکا ہے۔

㉑ اپریل 2006ء میں امریکہ نے پاکستان میں خالص دینی، فلاحی اور سماجی خدمات کا قابل رشک ریکارڈ رکھنے والی جماعت ''جماعۃ الدعوہ'' اور اس کے ذیلی ادارہ ''خدمت خلق'' کو دہشت گرد قرار دے کر امریکہ اور اپنے مقبوضہ جات میں پابندی لگا دی ہے۔ حقوق انسانی کے حوالہ سے ''جماعۃ الدعوہ'' کے ادارے خدمت خلق کی قابل قدر خدمات (خصوصاً حالیہ زلزلہ کے دوران) کی تحسین غیر مسلم ممالک بھی کر چکے ہیں، لیکن اسلام دشمن امریکہ کو یہی بات گوارا نہیں کہ کتاب وسنت کا عقیدہ رکھنے والی کوئی جماعت ''حقوق انسانی'' کے حوالے سے دنیا میں معروف ہو۔

مذکورہ بالا حقائق بیان کرنے سے ہمارا مقصد محض حقوق انسانی کا دعویٰ کرنے والی مہذب امریکی

❶ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 4 جنوری 2006ء

حکومت کا اصل چہرہ دکھانا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حقوق انسانی کی پامالی میں دہشت گرد امریکہ کے جرائم کی فہرست اس قدر طویل ہے کہ اس کے لیے ایک ضخیم کتاب مرتب کی جاسکتی ہے جو حقائق ہم نے مذکورہ بالا سطور میں تحریر کیے ہیں وہ اصل حقائق کے عشر عشیر بھی نہیں ہیں۔

افغانستان اور عراق پر قبضہ کرنے کے بعد قیدیوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے وہ حقوق انسانی کے ''پاسبانوں'' کے ظلم اور سفاکی کی ایک الگ داستان ہے۔ القاعدہ اور طالبان کے ساتھ غیر انسانی سلوک کا قانونی جواز پیدا کرنے کے لیے امریکی حکام نے ''دشمن جنگجو'' کی نئی اصطلاح وضع کی تاکہ ان قیدیوں کو نہ صرف انسانی حقوق سے محروم رکھا جاسکے بلکہ کسی عدالت کے سامنے جواب دہ بھی نہ ہونا پڑے۔ ان جنگی قیدیوں کے ساتھ جو غیر انسانی اور سفاکانہ سلوک ہو رہا ہے اور جس طرح حقوق انسانی کی مٹی پلید کی جارہی ہے اس کی جھلک درج ذیل خبروں میں دیکھی جاسکتی ہے:

① افغانستان پر قبضہ کے بعد امریکی فوجیوں نے طالبان کی لاشوں کا نہ صرف مثلہ کیا بلکہ انہیں نذر آتش بھی کیا۔ [1]

② گوانتانا موبے میں لائے جانے والے قیدیوں کو کئی کئی دن سونے نہ دینا، طویل عرصے تک جلا دینے والی گرمی میں رکھنا، پھر منجمد کر دینے والی سردی میں رکھنا، ہر وقت تیز روشنی آنکھوں پر ڈالنا، قیدیوں پر خونخوار کتے چھوڑنا، بجلی کا کرنٹ لگانا، قیدیوں کو زخمی کرنا، قیدیوں کو بھوکا پیاسا رکھنا، ان پر جنسی تشدد کرنا، قیدیوں کو برہنہ کرکے ان کے دینی شعائر کا مذاق اڑانا، قیدیوں کو ایک دوسرے پر مادر زاد ننگے لیٹنے پر مجبور کرنا، روزمرہ کا معمول ہے۔ [2] یاد رہے یہ ساری سزائیں انسانی حقوق اور جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی ہے۔

③ حقوق انسانی کے اسلامی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق قیدیوں کو زنجیروں، ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے پوری طرح جکڑ دیا جاتا ہے، ان کی داڑھیاں جبراً مونڈ دی جاتی ہیں، مسکن ادویات استعمال کروائی جاتی ہیں، ان کے سروں اور گردنوں پر کنٹوپ اور آنکھوں پر سیاہ چشمے لگا دیئے جاتے ہیں جن سے ان کی سماعت اور بینائی ختم ہو جاتی ہے۔ انہیں 8x6 فٹ کے پنجروں میں بند رکھا جاتا ہے، جہاں انہیں نہ بارش سے تحفظ ہے نہ سرد ترین یخ بستہ ہواؤں سے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ یہ ساری سزائیں بین الاقوامی طور پر طے شدہ انسانی حقوق کے اصولوں کے قطعی خلاف ہیں۔ [3]

---

[1] ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 2 نومبر 2005ء [2] ایضاً، 20 مئی 2004ء [3] ایضاً، 13 فروری 2002ء

④ گوانٹانا موبے سے رہائی پانے والے ایک پاکستانی نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ افغانستان میں امریکی فوج نے 20 ہزار سے زائد مسلمانوں کو گرفتار کیا، جنہیں بند کنٹینروں میں رکھا گیا جن میں سے ہزاروں افراد دم گھٹنے سے ہلاک ہوگئے۔ شمالی اتحاد والوں نے زخمیوں کو زندہ دفن کردیا۔ گوانٹا ناموبے میں قیدیوں کا زبردستی خون نکالا جاتا، جسم ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوتا، منہ پر ٹیپ لگا دی جاتی، اسی حالت میں فوجی اہل کار قیدیوں کو لاتیں اور بندوقوں کے بٹ مارتے، کھانے پینے میں سؤر کا گوشت اور شراب دی جاتی، علاج کی سہولت نہیں تھی، تفتیش میں لاعلمی کے اظہار پر نقطہ انجماد سے بھی نیچے 6x6 فٹ کے یخ کمروں میں ڈال دیا جاتا، جسم فریز ہوجاتا تو پھر نکال دیتے پھر یخ کمرے میں ڈالا جاتا، پھر نکالا جاتا۔ ❶

⑤ برطانوی مسلمان جمال الحارث نے گوانٹا ناموبے سے رہائی کے بعد بتایا کہ میں نے ایک روز محافظ سے کہا کہ مجھے اس کتے کو حاصل حقوق کے برابر ہی حقوق دے دو، تو اس نے جواب دیا ''یہ کتا امریکی فوج کا رکن ہے۔'' ایک روز میں نے پراسرار انجکشن لگوانے سے انکار کیا تو مجھے مکوں، لاتوں اور لاٹھیوں سے اس قدر پیٹا گیا کہ میری کھال ادھڑ گئی۔ ❷ ایک عورت نے ماہواری کے دوران آنے والا خون میرے منہ پر پھینک دیا۔ ❸

⑥ عراق پر قبضہ کے بعد عراق کی ابوغریب جیل میں حقوق انسانی کے علمبردار امریکیوں کے مظالم کی تفصیلات تصویروں سمیت پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ میں آچکی ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ عراقی قیدیوں کے چہروں پر بوریاں چڑھا کر اور ہاتھ باندھ کر جیل لایا گیا، عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے کے سامنے برہنہ کیا گیا، عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم جنسی پر مجبور کیا گیا، مردوں کے چہروں پر عورتوں کے انڈرویئر پہنائے گئے، مردوں کو لکڑی کے صندوق پر کھڑا کرکے بجلی کے جھٹکے دیئے گئے اور سروں پر ریت کی بوریاں رکھی گئیں ان کے ہاتھوں اور نازک اعضاء پر تاریں باندھ کر ان میں کرنٹ چھوڑا گیا۔ 800 بریگیڈ کے فوجیوں نے سب کے سامنے عورتوں سے بدکاری کی اور پھر عراقی مردوں کو ان سے زنا کرنے پر مجبور کیا گیا جو انکار کرتا اس پر تشدد کیا جاتا، نوعمر عراقی بچوں سے بھی امریکی فوجی بدکاری کرتے اور اس قبیح جرم کی ویڈیو بناتے، قیدیوں کو سؤر کا گوشت

---

❶ نوائے وقت، لاہور، 21 جولائی 2003ء

❷ اردو نیوز، جدہ، 3 مارچ 2004ء

❸ 11 ستمبر سے ابوغریب جیل تک اصل حقائق، ص 140، از علی آصف

کھانے اور شراب پینے پر مجبور کیا جاتا۔ ❶

''مہذب'' دنیا کی سفاکی اور ظلم کی داستان یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ مہذب امریکہ اور مہذب یورپ کے بہت سے مظالم ایسے ہیں جن سے دنیا ابھی تک قطعی لاعلم ہے۔ حال ہی میں انکشاف ہوا ہے کہ نام نہاد دہشت گردی کے حوالہ سے دنیا بھر میں گرفتار کئے جانے والے مشکوک افراد کو کسی قانونی یا عدالتی کارروائی کے بغیر سزائیں دینے اور ان پر جبر وتشدد کرنے کے لئے امریکہ نے یورپ میں بہت سے خفیہ عقوبت خانے قائم کر رکھے ہیں۔ یہ عقوبت خانے قائم کرنے والے ممالک میں سرفہرست ناروے، جرمنی، پولینڈ، رومانیہ، میڈ وینا، اور کسوو کے نام شامل ہیں۔ ❷ امریکہ نے ایک نیا تفتیشی مرکز ازبکستان میں قائم کیا ہے جس میں غیر انسانی تشدد، بجلی کے جھٹکے اور ناخن کھینچنے کی سزائیں معمول کی سزائیں ہیں۔ ❸

امریکہ میں حقوق انسانی کی پامالی کے لئے حکومت نے ''پیٹریاٹ ایکٹ'' کے نام سے ایک نیا قانون بنایا ہے جس کے تحت مقامی حکومت کو شہریوں کی تلاشی لینے، ان کے فون ٹیپ کرنے، ہسپتالوں، نجی اداروں اور گھروں سے دستاویزات ضبط کرنے اور شہریوں کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کے حقوق حاصل ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ قانون بھی دراصل مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے خبروں کے مطابق مذکورہ قانون کا اب تک اطلاق صرف مسلمان شہریوں، ان کی عمارتوں، ان کی مساجد، ان کے گھروں اور ان کی نقل وحمل تک محدود ہے۔ ❹

حقوق انسانی کے حوالے سے امریکہ کا یہ ''حق'' بھی تاریخ انسانی میں سنہری الفاظ سے لکھنے کے لائق ہے کہ 1990ء کے عشرہ میں جب موجودہ صدر بش کے والد نے عراق پر جنگ مسلط کی تھی تب اس نے انسانی حقوق کے عالمی منشور سے اپنی جنگی مشینری کو مستثنیٰ قرار دے لیا تھا اور اب جونیئر بش نے اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو اپنے وزیر خارجہ کولن پاول کو پینٹاگون کے اعلیٰ افسروں اور جرنیلوں سمیت سب کو جنگی جرائم کے الزام میں مقدمہ چلانے سے بری الذمہ قرار دے لیا ہے۔ ❺

یہ ہے حقوق انسانی کا وہ تحفظ جس کا غلغلہ امریکہ اور یورپ نے پوری دنیا میں اس قدر برپا کر رکھا ہے جیسے دنیا اس سے پہلے حقوق انسانی کے نام سے ہی ناآشنا تھی۔

---

❶ 11 ستمبر سے ابوغریب جیل تک اصل حقائق، ص 180-178
❷ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 21 دسمبر 2005ء
❸ مجلہ الدعوہ، لاہور، 30 اپریل تا 6 مئی 2005ء
❹ ہفت روزہ تکبیر، 4 جنوری 2006ء
❺ 11 ستمبر سے ابوغریب جیل تک اصل حقائق، ص 177

آیئے اب ایک نظر چودہ صدی قبل حقوق انسانی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیں اور پھر فیصلہ کریں کہ حقوق انسانی کے تحفظ کا دعویٰ کرنے میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟

① حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بنی نوع انسان کو حقوق انسانی کا ایک ایسا عظیم الشان، جامع منشور عطا فرمادیا جس کا قیامت تک کوئی متبادل نہیں ہوسکتا۔ حقوق انسانی کے علمبرداروں نے جب کبھی خلوص دل سے اس کا مطالعہ کیا اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا تو بلاشبہ اسی روز سے دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، سنو! کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ ہی سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر اور نہ ہی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت ہے، سوائے تقویٰ کے۔'' (مسند احمد) دوسری جگہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا ''لوگو! تمہارے خون، مال اور عزتیں ایک دوسرے پر ہمیشہ کے لئے حرام کردی گئی ہیں ان چیزوں کی حرمت ایسی ہی ہے جیسی آج تمہارے اس دن (یعنی 10 ذی الحجہ) کی جیسی اس ماہ (یعنی ذی الحجہ) کی اور جیسی اس شہر (مکہ) کی۔'' (بخاری، ابوداؤد، نسائی)

② انسانی جان کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے یہاں تک احتیاط کرنے کا حکم دیا کہ ''جو شخص لوہے (کے ہتھیار) سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے، فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس سے باز نہ آجائے، خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔'' (مسلم)

③ غیر مسلموں کی جان کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے فرمایا ''جس نے کسی ذمی کو (بلا وجہ) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔'' (بخاری)

④ غزوات کے لئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درج ذیل ہدایات دے رکھی تھیں:
مقتولوں کا مثلہ نہ کرنا، دشمن کی املاک میں لوٹ مار نہ کرنا، دشمن کو اذیت دے کر قتل نہ کرنا، دشمن کو دھوکے سے قتل نہ کرنا، دشمن کو آگ میں نہ جلانا، دشمن کو امان دینے کے بعد قتل نہ کرنا، عورتوں، بچوں اور مزدوروں، درویشوں اور عابدوں کو قتل نہ کرنا، پھلدار درخت نہ کاٹنا، جانوروں کو ہلاک نہ کرنا، بدعہدی نہ کرنا، جو لوگ اطاعت اختیار کرلیں ان کی جان و مال کی اسی طرح حفاظت کرنا جس طرح مسلمان کے جان و مال کی حفاظت کی جاتی ہے۔ (بخاری، موطا، ابوداؤد، ابن ماجہ)

شریعت اسلامیہ کی تعلیمات محض زبانی نہیں تھیں بلکہ ان تعلیمات پر مسلمانوں نے ہر عہد میں پوری پابندی سے عمل بھی کیا، ہم یہاں مثال کے طور پر چند واقعات کا ذکر کر رہے ہیں:

① شعبان 8ھ میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک قبیلہ کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجا، غلط فہمی کی بناء پر بستی کے چند افراد کو کافر سمجھ کر قتل کر دیا گیا۔ رسول اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا ”یا اللہ! خالد نے جو کچھ کیا میں اس سے بری الذمہ ہوں۔“ بعد میں آپ ﷺ نے تمام مقتولین کی دیت ادا فرمائی اور ان کے دیگر نقصان کا معاوضہ ادا فرمایا۔

② صفر 4 ہجری میں بیئر معونہ کا المناک حادثہ پیش آیا۔ جس میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ زندہ بچ گئے۔ مدینہ منورہ واپس آتے ہوئے راستے میں بنو کلاب کے دو آدمیوں کو دشمن کے آدمی سمجھ کر قتل کر دیا۔ آپ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی دیت ادا فرمائی۔

③ رجب 2 ہجری میں آپ ﷺ نے ایک دستہ، خبر رسانی کے لئے بھیجا جس کا ٹکراؤ قریش کے ایک قافلہ سے ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشاورت کے بعد رجب کے مہینے میں قریشی قافلہ پر حملہ کر دیا، قافلہ کا ایک آدمی قتل ہوا، دو گرفتار ہوئے اور ایک فرار ہو گیا۔ رسول اکرم ﷺ کو خبر ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نے تمہیں حرام مہینے میں جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ دونوں قیدیوں کو آزاد کر دیا اور مقتولوں کا خون بہا ادا کیا۔

④ غزوہ بدر میں مشرکین مکہ کے ستر افراد قید ہوئے۔ یہ وہ لوگ تھے جو مسلمانوں کے جانی دشمن تھے۔ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے ارادے سے نکلے تھے، لیکن جب قیدی بن کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود کھجوریں کھاتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے جن قیدیوں کے پاس کپڑے نہیں تھے، انہیں کپڑے فراہم کئے۔ قیدیوں میں ایک شخص سہیل بن عمرو بھی تھا جو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اشتعال انگیز تقریریں کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز پیش کی ”یا رسول اللہ ﷺ! اس کے اگلے دو دانت تڑوا دیجئے تاکہ آئندہ یہ آپ کے خلاف گستاخانہ زبان استعمال نہ کر سکے۔“ سزا دینے کا معقول جواز تھا اور کوئی رکاوٹ بھی نہ تھی، لیکن رحمت عالم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز مسترد فرما کر قیدیوں

سے حسن سلوک کی ایسی مثال پیش فرمادی جو رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ رہے گی۔

⑤ جنگ بدر کے قیدیوں میں آپ ﷺ کے داماد ابوالعاص بھی شامل تھے۔ آپ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ابوالعاص کے فدیے میں کچھ مال بھیجا جس میں ایک ہار بھی شامل تھا، جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو رقت طاری ہوگئی آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا کہ اگر آپ لوگ اجازت دیں تو ابوالعاص کو بلا فدیہ چھوڑ دیا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے برضا و رغبت اجازت دی تب آپ ﷺ نے ابوالعاص کو رہا فرمایا۔

⑥ جنگ حنین میں چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ رسول اکرم ﷺ نے تمام قیدی بغیر فدیہ لئے نہ صرف آزاد کردیئے بلکہ تمام قیدیوں کو ایک ایک قبطی چادر ہدیۂ عنایت فرما کر رخصت کیا۔

آج پوری دنیا میں اپنی عظمت اور تہذیب کا پھریرا بلند کرنے والے حقوق انسانی کے علمبردار اور محافظ صدیوں پرانی تاریخ میں سے کوئی ایک ہی ایسی مثال پیش کر سکتے ہوں تو پیش کر کے دکھائیں۔

⑦ غامدی قبیلے کی ایک خاتون رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے پاک کردیں'' اور ساتھ اس بات کا اقرار کیا کہ میں حاملہ ہوچکی ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا واپس چلی جا، حتی کہ وضع حمل ہوجائے۔'' آپ ﷺ نے اس کی سزا اس لئے مؤخر فرمائی تاکہ بے گناہ اور معصوم جان ضائع نہ ہو۔ وضع حمل کے بعد خاتون دوبارہ حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا جاؤ، جا کر اسے دودھ پلاؤ، حتی کہ یہ دودھ چھوڑ دے۔'' خاتون پھر واپس چلی گئی۔ آپ ﷺ نے دوسری بار سزا اس لئے مؤخر فرمائی کہ ایک معصوم اور بے گناہ بچہ ماں کے دودھ اور اس کی فطری محبت اور شفقت سے محروم نہ رہے۔ عدت رضاعت ختم ہونے کے بعد عورت سہ بارہ حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے حد نافذ فرمادی۔

⑧ عہد فاروقی میں اسلامی لشکر نے ایک ذمی کی زراعت پامال کردی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بیت المال سے دس ہزار درہم کا معاوضہ ادا فرمایا۔ [1]

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل جس انداز میں حقوق انسانی کا تحفظ کیا ہے مغرب اپنی تمام تر ترقی اور حریت فکر کے باوجود ان حقوق کا تصور تک نہیں کرسکتا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو انسانی حقوق سے متعلق 30 دفعات پر مشتمل جس عالمی منشور کا اعلان کیا تھا، اسے

---

[1] تاریخ اسلام، از معین الدین ندوی، ص 223

شروع سے لے کر آخر تک پڑھ ڈالیئے اس میں دیئے گئے تمام حقوق ''انسان'' کے حوالے سے ہی ملتے ہیں، لیکن اسلام نے جس طرح ہر انسان کی الگ الگ حیثیت کا تعین کر کے حقوق مقرر فرمائے ہیں ۔ مثلاً والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، شوہر کے حقوق، بیوی کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، یتیموں کے حقوق، مسکینوں اور محتاجوں کے حقوق، سوالیوں کے حقوق، مسافروں کے حقوق، قیدیوں کے حقوق، غلاموں کے حقوق، غیر مسلموں کے حقوق، حتی کہ چند لمحوں کے لئے کسی جگہ ساتھ کھڑے ہونے والے ساتھی (صاحب الجنب) کے حقوق بھی مقرر فرما دیئے۔ مغرب میں اس انداز سے حقوق کا تعین کرنے کی سوچ قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔

اہل مغرب کے ہاں عورت کے حقوق کا بڑا شور و غوغا ہے، لیکن سچی بات یہ ہے کہ مغرب نے حقوق نسواں کے نام پر عورت کو سر بازار عریاں کرنے کے علاوہ اگر کوئی اور حق دیا ہے تو ثنا خوان تقدیس مغرب کو اس کی وضاحت کرنی چاہئے جبکہ اسلام نے نہ صرف عورت کی عصمت اور عفت کا تحفظ کیا ہے بلکہ اسے معاشرے میں ایک باعزت اور باوقار مقام بھی عطا فرمایا ہے۔ ماں کی حیثیت سے اسے باپ سے بھی زیادہ حسن سلوک کا مستحق قرار دیا ہے۔ بیوی کی حیثیت سے اس کے الگ حقوق مقرر فرمائے، بیٹی اور بہن کی حیثیت سے بھی اس کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ اگر بیوہ ہے تب بھی اس کے حقوق مقرر فرمائے ہیں، اگر مطلقہ ہے تب بھی اس کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ کیا ترقی یافتہ اور حریت فکر کا علمبردار مغرب، عورت کو آج بھی یہ حقوق دینے کے لئے تیار ہے؟ لیکن اہل مغرب کی مکاری اور عیاری کے کیا کہنے، کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی جان کا تحفظ کرنے والا پیغمبر اسلام ﷺ...... دہشت گرد، قاتل اور خونی پیغمبر (معاذ اللہ) اور صرف ایک ملک عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد کر کے پانچ لاکھ معصوم بچوں کو ہلاک کرنے والا سفاک اور ظالم امریکہ اور مغرب حقوق انسانی کے سب سے بڑے علمبردار اور محافظ......؟ حقیقت یہ ہے کہ آج ساری دنیا میں اگر کوئی ملک بدی کا محور اور دہشت گرد ہے تو وہ صرف اور صرف امریکہ ہے اور دنیا کی بدترین ظالم سفاک اور بے رحم قوم اگر کوئی ہے تو وہ امریکی قوم ہے جب تک ''ریاست ہائے متحدہ امریکہ'' کا اتحاد پارہ پارہ نہیں ہوتا اور یہ ظالم اور سفاک قوم اپنے انجام کو نہیں پہنچتی، دنیا میں امن اور سکون قائم نہیں ہو سکتا۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْ جَمْعَهُمْ وَ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَ اَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ !

اسلام کفر تصادم:

اسلام کفر تصادم کا سلسلہ اسی روز شروع ہو گیا تھا جس روز ابلیس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور راندۂ درگاہ ہوا، راندۂ درگارہ ہونے کے بعد اس نے کھل کر یہ اعلان کیا ﴿قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِي لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ○﴾ (7:16-17) ''اس نے کہا یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے، میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا، آگے پیچھے، دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان کی اکثریت کو شکر گزار نہ پائے گا۔'' (سورہ الاعراف، آیت 16-17)

ابلیس کے ان عزائم کے بعد تاریخ انسانی کے لیل و نہار اسلام کفر تصادم سے کبھی خالی نہیں گزرے کبھی یہ تصادم حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے سرداروں کے درمیان ہوا، کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے درمیان ہوا، کبھی حضرت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کے سرداروں کے درمیان ہوا، کبھی حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوم کے سرداروں کے درمیان ہوا حتی کہ آخر میں یہی تصادم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سرداران قریش کے درمیان بھی ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جلیل القدر انبیاء کرام کی ائمہ کفر کے ساتھ کشمکش اور تصادم کا بڑی تفصیل سے جابجا ذکر فرمایا ہے جس کے مطالعہ سے کفار کی اسلام دشمنی، حق سے عناد، اہل ایمان کے خلاف مکر و فریب اور سازشیں، اہل ایمان پر مظالم کرنے، انہیں اذیتیں پہنچانے اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے عزائم، اہل ایمان کا صبر و ثبات، اہل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت و حمایت اور آخر میں کفار کا عبرت ناک انجام جیسے حقائق کو سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ ان حقائق میں سے دو باتیں خاص طور پر نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہیں۔

اولاً یہ کہ اسلام کفر تصادم روز اول سے چلا آرہا ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

ثانیاً: اسلام کفر تصادم کا اصل سبب اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا ہے۔

ہمارے عہد نامبارک کے سامری نے اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑی عیاری اور پرکاری سے ''دہشت گردی'' کا ایک ایسا حسین وجمیل بت تراشا ہے جس کے سامنے سارے مسلمان حکمران بلا چون و چرا سجدہ ریز ہوگئے ہیں۔ اس بت زنار کی زبان سے جو بھی آواز نکلتی ہے اس پر وہ فوراً ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں خواہ اس کے لئے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے گلے کاٹنے پڑیں۔ اپنے شہروں اور بستیوں کو اجاڑنا پڑے، اپنے وسائل ثروت کو تباہ کرنا پڑے۔

مکروفریب اور سازشوں سے پرنائن الیون کے خودساختہ ڈرامے کو گزرے پانچ سال کا طویل عرصہ گزر رہا ہے، لیکن ہمارے دور اندیش حکمران ''دہشت گردی'' کے سحر سے ابھی تک نکلنے کو تیار نہیں۔ ہم نے کتاب ہذا میں قرآنی آیات کے حوالے سے ایک باب ''اسلام، کفر تصادم'' صرف اس لئے شامل کیا ہے کہ جو لوگ موجودہ تصادم اور کشمکش کو محض دہشت گردی کی جنگ قرار دے رہے ہیں، شاید ان کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ اصل حقیقت سے آگاہ ہوسکیں کہ موجودہ جنگیں دراصل اسی تصادم کا تسلسل ہے جو حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک کبھی دنیا کے اس خطے میں اور کبھی اُس خطے میں برپا ہوتا چلا آرہا ہے۔

ہمیں یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ اس دنیا میں سب سے بڑی سچائی صرف اور صرف قرآن مجید ہے اس سچائی کے آجانے کے بعد بھی اگر کوئی شخص سامری کی جادوگری سے مسحور رہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے دل ودماغ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر لگ چکی ہے اور اس کے لئے ہدایت کے دروازے بند ہوچکے ہیں۔

اسلام، کفر تصادم کے حوالہ سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ غلبہ اسلام اور مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے کفار سے برسرپیکار ہونے کا نام ہی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی مدنی زندگی میں شاید ہی کوئی ماہ ایسا گزرا ہو جس میں کفار ومشرکین کے ساتھ کوئی نہ کوئی کارروائی یا معرکہ برپا نہ ہوا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام، کفر تصادم میں ایک طرف اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے تو دوسری طرف اپنے ہی ہاتھوں قریبی اعزہ کو تہ تیغ کیا۔ اہل ایمان کے اس جذبہ جہاد سے کفار پر ہمیشہ لرزہ طاری رہا ہے۔ خواہ وہ مادی قوت اور ٹیکنالوجی میں مسلمانوں سے کتنے ہی آگے کیوں نہ ہوں، ان کی ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے اندر منافقوں کا گروہ پیدا کر کے کسی نہ کسی طرح اہل ایمان کے جذبہ جہاد کو ختم کیا جائے۔

دہشت گردی کا پروپیگنڈہ کفار کی انہی سازشوں میں سے ایک سازش ہے جس میں وہ ان شاء اللہ! اسی طرح خائب وخاسر ہوں گے جس طرح اس سے پہلے ماضی میں خائب وخاسر ہوتے آئے ہیں جبکہ غلبہ اسلام کے لئے مجاہدین کی تگ وتاز اس وقت تک جاری رہے گی جب تک رسول اللہ ﷺ کی یہ پیش گوئی پوری نہیں ہو جاتی ((لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)) "یہ دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک گردش لیل و نہار پہنچتی ہے۔" (احمد، طبرانی)

آخر میں ہم اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اسلام، امن وسلامتی اور عدل وانصاف کا دین ہے۔ کوئی مسلمان بلاوجہ کسی بے گناہ انسان کی جان لینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ آج دہشت گردی کے جتنے واقعات مشرق ومغرب میں ہو رہے ہیں ان سب کے پیچھے یہود وہنود کی سازشیں کارفرما ہیں۔ ان سازشوں کی تہ تک پہنچنے کے لئے ہمارے حکمرانوں کو قرآن مجید میں اسلام، کفر تصادم سے تعلق رکھنے والے واقعات کا مطالعہ کرنا چاہئے جب تک ہمارے حکمران قرآن مجید سے رہنمائی حاصل نہیں کرتے، شعوری یا لاشعوری طور پر کفار کے مفادات کا تحفظ کر کے خود بھی ذلیل اور رسوا ہوتے رہیں گے اور مسلم امہ کو بھی ذلیل اور رسوا کرتے رہیں گے۔

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ:

افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے مسلمان حکمرانوں نے جس بزدلانہ اور غلامانہ ذہنیت کے ساتھ یہودیوں کو اپنے کندھے فراہم کئے تھے اس کے فطری نتائج تو طالبان حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ہی برآمد ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اسلامی شعائر کی توہین، داڑھی والوں کا قتل عام، پردہ نشین عفت مآب خواتین کی آبروریزی، رقص وسرود اور شراب وشباب کی محافل، مغربی فلموں کی بھرمار، تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیمات پر پابندی، سیکولر نظام تعلیم کی ترویج، عیسائی مشنریوں کو کام کرنے کی کھلی آزادی، قرآن مجید کی سرعام بے حرمتی......افسوس! مسلمان حکمرانوں میں سے کوئی ایک بھی ان غیر انسانی اور اسلام دشمن اقدام پر حرف مذمت زبان پر نہ لا سکا بلکہ الٹا اسی فدویانہ اور غلامانہ ذہنیت کے ساتھ دوبارہ صلیبیوں کو عراق پر حملہ کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں، جہاں انہوں نے دل کھول کر مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ مسلم خواتین کی آبروریزی کی، جیلوں میں مردوں، عورتوں پر نہ صرف انسانیت سوز مظالم کئے بلکہ اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا۔ مسلمان حکمرانوں کی بے غیرتی اور بے حسی نے صلیبیوں کے حوصلے اس قدر بڑھا دیئے کہ

گوانٹانا موبے کے عقوبت خانے میں امریکی حکام کی نگرانی میں قرآن مجید کے متبرک اوراق بیت الخلا میں رکھ کر استعمال کیے گئے جس نے ساری امت مسلمہ کے سینے چھلنی کر دیئے۔ پوری دنیا میں اضطراب اور احتجاج کا لاوا پھوٹ پڑا، لیکن صد حیف مسلمان حکمرانوں کی بزدلی اور بے حسی پر کہ ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ کسی ایک مسلم حکمران نے بھی کوئی جاندار احتجاج کرنے کی ہمت نہ کی، چنانچہ صلیبیوں کے حوصلے بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھے کہ انہوں نے مسلمانوں کے جسم و جان اور مال منال سے کیا، سارے جہاں سے زیادہ متاع عزیز...... پیغمبر اسلام سید الانبیاء، رحمۃ للعالمین، ہادیٔ اعظم محسن انسانیت، حضرت محمد مصطفی ﷺ فداہ امی وابی کی توہین اور گستاخی کرنے کے لئے کارٹون شائع کر دیئے۔ ایک طرف صلیبیوں کی جرأت ملاحظہ ہو کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے توہین آمیز خاکے باری باری یورپ کے مختلف ممالک کے کم وبیش 75 اخبارات نے شائع کئے اور 200 ٹی وی چینلوں نے نشر کئے اور دوسری طرف ایمان کی جانکنی کا یہ عالم کہ پورے عالم اسلام سے صرف گنتی کے چار ممالک نے اس مجرمانہ فعل کے مرکزی کردار...... ڈنمارک...... سے محض اپنے سفیروں کو واپس بلانا ہی کافی سمجھا۔ صد حیف کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بدنصیب حکمرانوں کو اتنا بھی نصیب نہ ہوا۔ وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانوں نے حسب سابق اپنے آپ کو اپنے آقاؤں کی بارگاہ میں ماڈریٹ اور لبرل ثابت کرنے کے لئے ناموس رسالت کی خاطر ہونے والے مظاہروں پر نہ صرف لاٹھی چارج کیا بلکہ علماء کرام کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈالا جبکہ پوری قوم یورپ کی اس اجتماعی قلمی دہشت گردی پر آگ کے انگاروں پر لوٹ رہی ہے۔ کاش! آج کوئی صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ یا معتصم باللہ رحمہ اللہ زندہ ہوتا جو دہشت گرد یورپ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتا اور انہیں پیغمبر اسلام کی توہین کا مزا چکھاتا۔

اس دلدوز سانحہ کے بعد بلاشبہ قلمی میدان میں مسلمانوں کی طرف سے الحمد للہ حیرت انگیز پیش رفت ہوئی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کو عام کرنے کے لئے اخبارات، جرائد اور رسائل میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں سیرت طیبہ کے موضوع پر چھوٹی بڑی کتب آناً فاناً مارکیٹ میں آ گئی ہیں، جن میں یورپی ممالک، خاص طور پر ڈنمارک اور ناروے کی زبانیں بھی شامل ہیں، سیرت طیبہ کی ان کتب کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔

''تعلیمات قرآن'' کی تکمیل کے بعد اسلامی معاشرے میں مساجد اور دینی مدارس کے کردار پر روشنی ڈالنے کے لئے ''کتاب الم ! بہ'' لکھنے کا ارادہ تھا، لیکن موجودہ صورت حال میں اپنی تمام تر کم علمی اور

بے عملی کے باوجود "فضائل سید المرسلین صلوات اللّٰہ و سلامہٗ علیہ" پر کچھ لکھے بغیر آگے بڑھنے اور کچھ لکھنے پر طبیعت آمادہ نہیں ہو رہی، لہٰذا اب اگلی کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سید الانبیاء، رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کے فضائل پر مشتمل ہوگی۔ ان شاء اللہ!

"تعلیمات قرآن" کا موضوع اس قدر وسیع ہے کہ چند سو صفحات کی کتاب میں اسے سمیٹنا ممکن نہ تھا۔ ہم نے موجودہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے صرف انہیں تعلیمات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے جنہیں دشمنان اسلام اکثر و بیشتر تضحیک کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ مذکورہ تعلیمات کے علاوہ اسلام کے بنیادی عقائد، ارکان اسلام، ارکان ایمان اور اوامر و نواہی کے ابواب بھی شامل کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ اس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ!

کتاب میں خوبی اور خیر کا پہلو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم کے باعث ہے اور اس میں غلطی اور خطا کا پہلو میرے نفس کے شر اور گناہوں کے باعث ہے۔ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور دست بستہ دعا گو ہوں کہ وہ میرے نفس کے شر اور گناہوں کو اپنے فضل و کرم اور رحمت کے پردے میں ڈھانپ لے۔ بے شک وہ بڑا فضل فرمانے والا، معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

کتاب کی تیاری میں حصہ لینے والے علمائے کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں انہیں اپنی بے پایاں رحمتوں سے نوازے۔ آمین!

اہل علم خصوصاً تبصرہ نگار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ کتاب میں جہاں کہیں غلطی پائیں، اس کی بلا تکلف نشاندہی فرمائیں۔ میں ان کے لئے دعا گو رہوں گا اور آئندہ ایڈیشن میں اپنی غلطی کی اصلاح کر کے خوشی محسوس کروں گا۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاء

ہمارے محترم اور بزرگ دوست جناب سکندر عباسی صاحب (حیدر آباد سندھ) خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ سلسلہ تفہیم السنہ کی تمام کتب کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے نہ صرف سندھی زبان میں منتقل کر رہے ہیں بلکہ اس کی طباعت اور تقسیم کی ذمہ داریاں بھی نبھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور زندگی میں برکت عطا فرمائیں اور انہیں مزید استقامت اور خلوص سے اشاعت حدیث کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

برادر عزیز خالد محمود کیلانی، منیجر حدیث پبلی کیشنز اور برادر عزیز ہارون الرشید کیلانی خطاط و ڈیزائنر کا

اپنی ذمہ داریوں سے کہیں بڑھ کر پر خلوص تعاون بھی میرے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ دونوں بھائیوں کی مسلسل شبانہ روز محنت سے ہی کتاب حسب پروگرام طبع ہو پاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے نوازے، ان کے مال ومنال اور اہل وعیال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

سعودی عرب میں تفہیم السنہ کی نشرواشاعت کا فریضہ مکتبہ بیت السلام، الریاض کے مدیر حافظ عابد الٰہی صاحب بڑی محنت اور جانفشانی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!

میں اپنے ان احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو سلسلہ تفہیم السنہ کی اشاعت کے لئے گزشتہ بیس سال سے بڑے خلوص اور استقامت کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں نیز ان قارئین کرام کا بھی شکر گزار ہوں جو کتب حدیث سے استفادہ کے بعد میرے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت میں بلندی درجات سے نوازے۔ آمین!

اے اللہ العالمین! اشاعت حدیث کی اس حقیر اور معمولی سی کوشش کو اپنی بارہ گاہ صمدیت میں شرفِ قولیت عطا فرما، اسے میرے لئے، میرے والدین کے لئے، مترجمین، ناشرین، معاونین اور قارئین کے لئے صدقہ جاریہ بنا اور اس روز اپنی رحمت کے حصول کا ذریعہ بنا جس روز تیری رحمت کے علاوہ بخشش اور مغفرت کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہوگا۔

﴿ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ﴾

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
الریاض، سعودی عرب
16 ربیع الثانی، 1427ھ، مطابق 14 مئی 2006ء

ضمیمہ

حفاظت قرآن کی مختصر تاریخ

قرآن مجید کے نزول کی ابتداء لیلۃ القدر، 21 رمضان المبارک، مطابق 10 اگست 610ء، بروز سوموار ہوئی۔ ❶ اس وقت رسول اکرم ﷺ کی عمر مبارک قمری حساب سے چالیس سال، چھ ماہ، بارہ دن تھی اور شمسی حساب سے 39 سال، تین ماہ، بائیس دن تھی۔ ❷

وحی کے ابتدائی زمانے میں رسول اکرم ﷺ اس خدشہ سے کہ کہیں وحی کے الفاظ بھول نہ جائیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ وحی کے الفاظ جلدی جلدی دہرانے لگے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت نازل فرمائی ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ○﴾ (16:75) ''اے نبی! وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔'' (سورہ القیامۃ، آیت نمبر 16) اور ساتھ یہ بھی اطمینان دلایا کہ اس وحی کو یاد کرانا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ قُرْآنَهُ ○ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ○﴾ (18-17:75) ''بے شک اس قرآن کو پڑھوانا اور یاد کرانا ہمارے ذمہ ہے، لہٰذا جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں تو تم اس کی قرأت کو غور سے سنتے رہو۔'' (سورہ القیامۃ، آیت نمبر 18-17)

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ قرآن مجید کی ایک ایک آیت اور ایک ایک لفظ کو مطلوبہ ترتیب کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کے قلب مبارک میں محفوظ فرمادیا

❶ پہلی وحی سورہ العلق کی درج ذیل پانچ آیات پر مشتمل تھی ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○﴾ (5-1:96) ترجمہ ''اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے پڑھ اور تیرا رب بڑا اکرم فرمانے والا ہے، اس نے قلم کے ذریعہ (لکھنا) سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جنہیں وہ نہیں جانتا تھا۔''

❷ الرحیق المختوم، از مولانا صفی الرحمن مبارک پوری، ص 96-97

تھا۔ مزید احتیاط کے طور پر آپ ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اتنا قرآن مجید سناتے جتنا نازل ہو چکا ہوتا، سال وفات آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا، گویا آپ ﷺ کا سینہ مبارک قرآن مجید کا ایسا محفوظ ترین مخزن تھا جس میں کسی ادنیٰ سی غلطی یا معمولی سے ردوبدل کا دُور دور تک کوئی شائبہ تک نہ تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں پڑھے لکھے اور ان پڑھ دونوں طرح کے لوگ موجود تھے۔ پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد نسبتاً کم تھی تاہم رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی حفاظت کے لئے حفظ قرآن اور کتابت قرآن کے دونوں طریقے استعمال فرمائے۔ دونوں کی مختصر تاریخ درج ذیل ہے:

(الف) حفظ قرآن:

قرآن مجید کا نزول چونکہ صوتی انداز میں ہوا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام الفاظ اور آیات کی ترتیب کے ساتھ ساتھ رسول اکرم ﷺ کو ان کا صحیح تلفظ اور اعراب بھی سکھاتے تھے اور وہی صوتی انداز امت تک پہنچانا ضروری تھا، لہٰذا آپ ﷺ نے سب سے پہلے اپنی پوری توجہ حفظ قرآن پر مبذول فرمائی۔

مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد آپ ﷺ نے سب سے پہلے مسجد تعمیر فرمائی اور مسجد کے ایک حصہ میں معمولی اونچائی کا چبوترہ ''صفہ'' بنا کر اسے مدرسہ کی شکل دے دی گئی، جہاں اساتذہ کرام اپنے شاگردوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جب کوئی شخص ہجرت کر کے مدینہ منورہ آتا تو آپ ﷺ اسے ہم انصاریوں میں سے کسی کے حوالے فرمادیتے تاکہ وہ اسے قرآن سکھائے۔'' مسجد نبوی میں قرآن مجید پڑھنے، پڑھانے والوں کا اتنا شور ہوتا کہ رسول اکرم ﷺ کو یہ تاکید فرمانی پڑی ''لوگو! اپنی آواز پست رکھو۔''

حفظ قرآن پر فوری اور زیادہ توجہ مرکوز فرمانے کی دوسری وجہ عربوں کی بے پناہ قوت حافظہ تھی جنہیں اپنے خاندانی نسب نامے تو کیا اپنے اپنے گھوڑوں کے نسب نامے بھی ازبر ہوتے تھے۔

حفظ قرآن پر توجہ فرمانے کی تیسری وجہ یہ تھی کہ ہر مسلمان کے لئے نماز میں کچھ نہ کچھ قرآن مجید پڑھنا ضروری تھا۔

فرض نمازوں سے ہٹ کر نفل نمازوں، خاص طور پر قیام اللیل کے فضائل اور اجر وثواب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن مجید کو یاد کرنے کے ذوق وشوق میں اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔ رمضان المبارک کا پورا

مہینہ گویا قرآن مجید کی تلاوت، سماعت تحفیظ، تعلیم اور تدریس کا موسم بہار ہوتا۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کے ان گنت فضائل اور فوائد کے پیش نظر حفظ قرآن کے معاملہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی بھرپور کوشش فرماتے۔

4 ہجری میں پیش آنے والے واقعہ بیرٔ معونہ میں شہید ہونے والے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ سب کے سب فضلاء، قراء، اور اخیار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ دن میں لکڑیاں کاٹ کر اہل صفہ کے لئے غلہ خریدتے اور قرآن پڑھتے پڑھاتے، رات کے وقت اللہ کے حضور مناجات و نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ [1] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسی ذوق و شوق کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی حفاظ کرام کی ایک بڑی جماعت تیار ہو گئی تھی۔ اس جماعت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت سالم رضی اللہ عنہ (مولی حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ)، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ [2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک کے فوراً بعد 11 ہجری میں پیش آنے والی جنگ یمامہ میں 700 حفاظ کی شہادت اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ اس وقت تک بلا مبالغہ سینکڑوں کی تعداد میں حفاظ کرام موجود تھے۔ حفظ کے ذریعہ قرآن مجید کی حفاظت کا یہ سلسلہ عہد نبوی سے لے کر آج تک بلا انقطاع جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

کتابت قرآن:

حفظ قرآن پر بھرپور توجہ دینے کے باوجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت قرآن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقصد کے لئے پڑھے لکھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ فرض سونپا کہ وہ وحی نازل ہوتے ہی اس کی کتابت کیا کریں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ کے مستقل کاتب وحی بھی تھے اور بعض دوسری سرکاری دستاویزات کی تیاری بھی ان کے فرائض میں شامل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انہیں غیر

---

[1] الرحیق المختوم، ص 460 [2] مقدمہ معارف القرآن، ص 81

ملکی زبان اور تحریر سیکھنے کی ہدایت فرما رکھی تھی۔ بعض دوسرے مشہور کاتبان وحی کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
2. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
3. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
4. حضرت علی رضی اللہ عنہ
5. حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
6. حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
7. حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ
8. حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
9. حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
10. حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
11. حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ [1]

حضرت عبداللہ بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی کاتب کی حیثیت سے مشہور تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دے رکھا تھا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لکھنا سکھائیں۔ کہا جاتا ہے کہ عہد نبوی میں مجموعی طور پر کاتبان وحی کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی تھی۔ [2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب قرآن کریم کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاتب وحی کو مکمل ہدایات ارشاد فرماتے کہ اسے فلاں فلاں سورت میں فلاں فلاں آیت کے بعد لکھا جائے۔ کاتبان وحی اُسے پتھر کی سلیٹ یا دباغت شدہ چمڑہ یا کھجور کی شاخ کا موٹا حصہ، درخت کے پتوں، جانوروں کی ہڈیوں یا کسی ٹکڑے پر تحریر فرما لیتے۔ اس طرح عہد رسالت میں قرآن کریم کا ایک مکمل ایسا نسخہ تیار ہو گیا جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا۔ اُس کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے تھے جنہوں نے از خود اپنے اپنے ذوق وشوق کے مطابق بعض سورتیں یا آیات اپنے پاس لکھ رکھی تھیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے ان کی بہن اور بہنوئی نے ایک صحیفہ میں سورۃ طٰہٰ کی آیات لکھ رکھی تھیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت (غیر مرتب شکل میں) زیادہ سے زیادہ سترہ (17) مصاحف کا پتہ چلتا ہے۔ [3]

کتابت کے ذریعے حفاظت قرآن کا سلسلہ آج بھی حفظ قرآن کی نسبت کہیں زیادہ اور وسیع پیمانے پر نہ صرف جاری ہے بلکہ روز افزوں ہے۔ کم وبیش سو سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم طبع ہو چکے ہیں۔ صرف مدینہ منورہ میں قائم شدہ ''شاہ فہد قرآن اکیڈمی'' سالانہ 2 کروڑ 80 لاکھ قرآن مجید

---

1. فتح الباری، جلد 9، ص 18
2. علوم حدیث، از ڈاکٹر صبحی صالح، بیروت
3. آئینہ پرویزیت، از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ، حصہ پنجم، ص 718

کے نسخے چھاپ کر دنیا بھر میں بلا قیمت تقسیم کرتی ہے۔ جَزَاهُ اللّٰهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

یاد رہے کہ پریس کی ایجاد کے بعد پہلی مرتبہ قرآن مجید 1113 ہجری میں جرمنی کے شہر ہمبرگ کے پریس میں طبع ہوا جس کا ایک نسخہ اب تک دارالکتب المصریہ میں موجود ہے۔ [1]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بلا ترتیب قرآن مجید یکجا کرنا:

جنگ یمامہ میں جب حفاظ کرام کی ایک بڑی تعداد شہید ہوگئی تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید تحریری شکل میں جمع کرنے کا احساس ہوا، چنانچہ آپ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''جنگِ یمامہ میں قرآن مجید کے حفاظ کی ایک بڑی تعداد شہید ہو چکی ہے اگر جنگوں میں اسی طرح حفاظ شہید ہوتے رہے تو خطرہ ہے کہیں قرآن مجید کا ایک بڑا حصہ ناپید نہ ہو جائے، لہٰذا آپ قرآن مجید جمع کرنے کا اہتمام کریں۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جو کام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام میں کیسے کر سکتا ہوں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''اللہ کی قسم! یہ کام بہتر ہی بہتر ہے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا اور آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا ''تم نوجوان اور سمجھدار آدمی ہو، تمہارے بارے میں کسی کو بدگمانی نہیں تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کتابت کرتے رہے ہو، لہٰذا قرآن مجید کی آیات تلاش کر کے انہیں جمع کرو۔''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اگر یہ حضرات (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) مجھے کوئی پہاڑ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو میرے لئے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کو جمع کرنے کا کام مجھے مشکل لگا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بار بار حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کام کی طرف توجہ دلاتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا سینہ اس کام کے لئے کھول دیا اور انہوں نے اس کام کا آغاز فرما دیا۔ [2]

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کس قدر محنت اور عرق ریزی سے قرآن مجید جمع کیا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو آدمی کوئی آیت لے کر حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس آتا، آپ اس کی درج

[1] علوم القرآن، از ڈاکٹر صبحی صالح

[2] بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن

ذیل چار طریقوں سے تصدیق فرماتے:

① حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ خود حافظ تھے، لہٰذا سب سے پہلے اپنی یادداشت سے اس کی تصدیق کرتے۔

② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ قرآن مجید جمع کرنے کی خدمت میں شریک تھے اور حافظ قرآن بھی تھے، لہٰذا وہ بھی آیت کی تصدیق کرتے۔

③ حضرت زید رضی اللہ عنہ اس وقت تک کوئی آیت قبول نہ کرتے جب تک دو قابل اعتماد گواہ اس بات کی گواہی نہ دیتے کہ ہاں واقعی یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسے ہی تحریر کی گئی تھی۔

④ آخر میں پیش کردہ آیت کا مقابلہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی لکھی ہوئی آیات سے کیا جاتا۔

جو آیت ان چار شرائط پر پوری اترتی، اسے قبول کرلیا جاتا۔ اس زبردست احتیاط کے ساتھ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کا یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اس جمع شدہ نسخہ کو ''اُمّ'' کہا جاتا ہے۔ اس ''اُمّ'' کے تین واضح اوصاف یہ تھے۔

① تمام سورتوں کی آیات کی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی ترتیب کے مطابق طے کردی گئی۔

② اس نسخہ میں قرأت (Reading) کے سات حروف یا لہجے موجود تھے تاکہ جو شخص جس حرف (یا لہجہ) میں بآسانی قرآن پڑھ سکے، پڑھ لے۔

③ سورتوں کی ترتیب طے نہیں کی گئی تھی بلکہ تمام سورتیں الگ الگ صحیفوں کی شکل میں جمع کی گئیں تھیں۔

عہد صدیقی میں یہ نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عہد فاروقی میں یہ نسخہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یہ نسخہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (بنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے پاس محفوظ کردیا گیا۔

قرآن مجید کی سات مختلف قراءتیں:

قرآن مجید بنیادی طور پر قریش کی قرأت کے مطابق نازل ہوا تھا، لیکن مختلف قبائل کے مختلف لب و لہجہ، تلفظ یا لحن کی وجہ سے امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید سات مختلف قرأتوں میں پڑھنے کی سہولت عطا فرمائی گئی تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا کہ آپ اپنی امت کو قرآن مجید ایک حرف پر پڑھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں اس سے اللہ تعالیٰ کی معافی اور

مغفرت چاہتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام دوبارہ آئے اور کہا ''اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن مجید پر پڑھائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت اور معافی طلب کرتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام تیسری بار آئے اور کہا ''اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی امت کو تین حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں اس سے اللہ تعالیٰ کی معافی اور مغفرت طلب کرتا ہوں میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔'' پھر چوتھی مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو کہا ''اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی امت کو سات حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں۔'' ان سات حرفوں میں سے لوگ جس حرف پر قرآن مجید پڑھیں گے، وہ صحیح ہوگا۔ [1]

یاد رہے کہ سات حروف سے مراد کہیں تو لہجے کا اختلاف ہے۔ مثلاً ایک قرأت میں مُوْسٰی پڑھا جاتا ہے تو دوسری قرأت میں مُوْسَیٰ پڑھا جاتا ہے، کہیں اس سے مراد اعراب کا اختلاف ہے۔ مثلاً ایک قرأت میں ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ (د پر پیش) پڑھا جاتا ہے، اور دوسری قرأت میں ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ (د کے نیچے زیر) پڑھی جاتی ہے۔ کہیں اس اختلاف سے مراد اس کے واحد، تثنیہ، جمع یا مذکر مونث کا اختلاف ہے۔ مثلاً ایک قرأت میں تَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ پڑھا جاتا ہے اور دوسری قرأت میں تَمَّتْ کَلِمَاتُ رَبِّکَ پڑھا جاتا ہے۔ کہیں اس اختلاف سے افعال میں اختلاف مراد ہے۔ مثلاً ایک قرأت میں وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ہے اور دوسری قرأت میں مَنْ یَطَّوَّعَ خَیْرًا ہے، لیکن یہ بات طے ہے کہ ان تمام مختلف سات قرأتوں میں معانی اور مطالب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ فرق بالکل ایسا ہی ہے جیسے اہل مصر ''ج'' کو ''گ'' پڑھتے ہیں۔ مثلاً ''جنازہ'' کو ''گنازہ'' کہتے ہیں۔ اہل ایران ''ک'' کو ''چ'' پڑھتے ہیں۔ مثلاً ''اَللّٰهُ اَکْبَرُ'' کو ''اَللّٰهُ اَچْبَرُ'' کہتے ہیں۔ اہل ہند (حیدر آبادی) ''ق'' کو ''خ'' پڑھتے ہیں۔ مثلاً ''صندوق'' کو ''صندوخ'' کہتے ہیں، لیکن اس اختلاف سے کہیں بھی معانی و مطالب میں فرق نہیں پڑتا۔ ایسا ہی معاملہ قرآن مجید میں سبعہ قرأت کے اختلاف کا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید کو ایک قرأت پر لانا اور سورتوں کو ترتیب دینا:

عہد عثمانی (25 تا 35ھ) میں جہاد کی غرض سے مختلف ممالک میں جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[1] مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف

مفتوحہ علاقوں میں اپنی اپنی سیکھی ہوئی قراءتوں کے مطابق قرآن مجید پڑھتے تھے۔ جب تک لوگ سات قراءتوں کے اختلاف سے واقف تھے، کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہوئی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دور دراز کے علاقوں میں پہنچنے کے بعد قراءتوں کے اختلاف کا علم کم ہوتا گیا تو لوگوں کے درمیان قراءت کے صحیح اور غلط ہونے پر جھگڑے ہونے لگے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آرمینیا اور آذربائی جان کے جہاد سے واپس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت کتاب اللہ کے بارے میں یہود ونصاریٰ کی طرح اختلافات کا شکار ہو جائے، اس کا علاج کیجئے۔'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''کیا بات ہوئی؟'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ''دوران جہاد میں نے دیکھا کہ شام کے لوگ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھتے، جو اہل عراق نے نہیں سنی اور اہل عراق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھتے جو اہل شام نے نہیں سنی تو دونوں ایک دوسرے کو کافر قرار دے ڈالتے۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس سے پہلے بھی بعض ایسی ہی شکایات پہنچ چکی تھیں، چنانچہ آپ نے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے مشورہ فرمایا کہ اس بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ''آپ نے اس کا کیا حل سوچا ہے؟'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میری رائے یہ ہے کہ ہم تمام لوگوں کو ایک قراءت پر جمع کر دیں تاکہ کوئی اختلاف باقی نہ رہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس تجویز کو پسند کیا اور اس کی تائید فرمائی۔ اس اجتماعی فیصلہ پر عمل درآمد کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جس میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ اس کمیٹی کی معاونت کے لئے بعد میں بعض دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ کمیٹی کو ہدایت یہ کی گئی کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جمع کرائے ہوئے مصحف سے ایک ایسا مصحف تیار کرے جو صرف ایک ہی قراءت (Reading) پر ہو اور اگر کسی لفظ یا آیت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو کہ اسے کیسے لکھا جائے تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھا جائے۔ اس لئے کہ قرآن کریم انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس کمیٹی نے ''اُمّ'' کو سامنے رکھ کر جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا وہ یہ تھا۔

① رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جتنے صحیفے موجود تھے، انہیں دوبارہ

طلب کیا اور ان کا از سر نو "اُم" سے مقابلہ کیا اور اس وقت تک کوئی آیت نئے مصحف میں شامل نہ کی جب تک اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے انفرادی صحیفوں میں دیکھ نہیں لیا۔

② آیات کو نقاط اور حرکات کے بغیر اس طرح لکھا گیا کہ تمام قرأتیں اس ایک تحریر میں سما جائیں۔ مثلاً "مَـالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" (روز جزا کا مالک) اور مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" (روز جزا کا بادشاہ) کو نئے مصحف میں "ملک یوم الدین" لکھ دیا گیا۔ اس سے دونوں قرأتیں (Reading) ایک ہی طرز تحریر (Writing) میں آ گئیں، لیکن ان کے مفہوم اور معانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

③ "اُم" میں تمام سورتیں الگ الگ صحیفوں میں بلا ترتیب موجود تھیں۔ کمیٹی نے غور و خوض کے بعد تمام سورتوں کو ترتیب دے کر ایک ہی مصحف میں یکجا کر دیا۔

④ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے اس متفق علیہ نسخہ کی نقول تیار کروائیں جن میں سے ایک مکہ مکرمہ، ایک شام، ایک یمن، ایک بصرہ، ایک کوفہ بھیجی جبکہ ساتویں نقل مدینہ منورہ میں محفوظ کر لی گئی۔

⑤ قرآن مجید کے اس نسخہ کو اسلامی مراکز میں بھیجنے کے ساتھ ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ایک ماہر قرأت بھی ان اسلامی مراکز میں بھیجا جو اس متفق علیہ مصحف کی قرأت کے مطابق لوگوں کو ٹھیک ٹھیک پڑھنا بھی سکھاتا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی تقرری مدینہ منورہ میں اور حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی تقرری مکہ میں ہوئی۔

⑥ یہ ساری کارروائی مکمل کرنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تمام انفرادی نسخے نذر آتش کر دیئے اور "اُم" حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس بھجوا دیا جسے مروان بن حکیم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نذر آتش کروا دیا۔

سات قرأت کے جمع شدہ مصحف کو ایک قرأت والے مصحف میں منتقل کرنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وہ عظیم الشان خدمت قرآن ہے جس کی بدولت آج ساری دنیا میں امت مسلمہ قرآن مجید کا متن ٹھیک اسی تلفظ اور انہی اعراب کے ساتھ تلاوت کر رہی ہے جس تلفظ اور اعراب کے ساتھ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا تھا۔ حفاظت قرآن مجید کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس محنت شاقہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن مجید کا ایک ایک حرف، ایک ایک لفظ اور ایک ایک آیت کس طرح قیامت تک محفوظ ہو گئی ہے اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① قرآن مجید میں ابراہیم کا لفظ 69 مرتبہ آیا ہے۔ سورہ بقرہ میں یہ لفظ ہر جگہ "ی" کے بغیر اِبْـرَاهم لکھا

گیا ہے۔ مثلاً 46:19،41:19،35:14،104:37،83:37 جبکہ قرآن مجید کی باقی تمام سورتوں میں یہ لفظ ''ی'' کے ساتھ ''اِبْـرَاهِيم'' لکھا گیا ہے۔ مثلاً 41:19،35:14،104:37،83:37، 46:19 کتابت میں یہ معمولی فرق چودہ سوسال سے قرآن مجید کے ہر نسخے میں من وعن چلا آرہا ہے۔ آج تک کوئی ناشر اسے بدل نہیں سکا نہ قیامت تک بدل سکے گا۔

② ثمود کا لفظ قرآن مجید میں دو طرح سے آیا ہے۔ پہلا ثَمُوْدَ (یعنی دال پر زبر کے ساتھ مثلاً 61:11، 9:14،59:17،45:27) جبکہ چار جگہ پر یہی لفظ الف کے اضافہ کے ساتھ یوں کتابت کیا گیا ہے۔ ثَمُوْدَا (مثلاً 68:11،38:25،38:29،51:53) درست کتابت الف کے بغیر ہے، لیکن چودہ سوسال سے چار جگہ پر الف کے اضافہ کے ساتھ ثمود کا لفظ جس طرح عہد نبوی میں لکھا گیا تھا آج تک اسی طرح دنیا کے ہر مصحف میں لکھا گیا موجود ہے۔ کوئی ناشر ثمود کے ساتھ زائد کتابت شدہ الف ختم نہیں کر سکا نہ ہی قیامت تک کر سکے گا۔

③ قواریر کا لفظ بھی قرآن مجید میں دو طرح سے لکھا گیا ہے۔ ایک جگہ قَوَارِيْرَ (د پر زبر کے ساتھ مثلاً 44:27) دوسری جگہ قَوَارِيْرَا (ر کے آگے الف کے اضافہ کے ساتھ مثلاً 16:76،15:76) درست کتابت الف کے اضافہ کے بغیر ہے۔ لیکن جہاں عہد نبوی میں قَوَارِيْرَ کا لفظ الف کے اضافہ کے ساتھ کتابت کیا گیا تھا آج بھی اسی طرح الف کے اضافہ کے ساتھ کتابت کیا جاتا ہے، البتہ قارئین کی سہولت کے لئے اضافی الف پر گول سا نشان (٥) بنا دیا جاتا ہے اور قرأ حضرات اپنے شاگردوں کو بتا دیتے ہیں کہ یہ الف زائد ہے، پڑھنے میں نہیں آئے گا۔

④ قرآن مجید میں شَیْءٌ کا لفظ اسی طرز تحریر میں دو سو سے زائد مرتبہ آیا ہے۔ صرف ایک مرتبہ یہ لفظ الف کے اضافہ کے ساتھ سورہ کہف کی آیت نمبر 23 میں اس طرح کتابت کیا گیا ہے۔ شَـائْءٌ جو کہ قواعدِ کتابت کی رو سے درست نہیں، لیکن تمام مصاحف میں آج بھی اسی طرح موجود ہے جس طرح عہدِ نبوی میں موجود تھا۔

⑤ سورہ النمل کی آیت نمبر 21 میں اَوْ لَاَ اذْ بَحَنَّهٗ کے الفاظ آئے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے ''یا میں اسے ذبح کر دوں گا'' ان الفاظ میں ذال سے پہلے کا الف زائد ہے جو نہ صرف قواعدِ کتابت کی رو سے درست نہیں بلکہ ترجمہ کرنے میں بھی سخت غلطی کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر اس الف کو قرأت میں شامل

کرلیا جائے تو اس کا ترجمہ بالکل الٹ جائے گا اور یوں ہو گا ''یا میں اسے ذبح نہیں کروں گا'' تعجب کی بات یہ ہے کہ جب قرآن مجید پر اعراب اور نقطے نہیں تھے تب آیت کا یہ حصہ زائد الف کے ساتھ درست معنوں کے عین مطابق دشمنوں کے ہاتھوں سے کیسے محفوظ رہا جبکہ ہر زمانے میں کفار قرآن مجید میں تحریف کی ناپاک سازشیں کرتے آئے ہیں؟

⑥ ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے الفاظ قرآن مجید میں دو مرتبہ آئے ہیں۔ پہلی مرتبہ سورۃ العنکبوت اور دوسری مرتبہ سورۃ الزمر میں۔ سورۃ العنکبوت میں ((عِبَادِیْ)) کا لفظ ''ی'' کے ساتھ ﴿عِبَادِيَ الَّذِينَ﴾ لکھا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو آیت 56) جبکہ سورۃ الزمر میں یہ لفظ ''ی'' کے بغیر ﴿عِبَادِ الَّذِينَ﴾ لکھا گیا ہے۔ (10:39) دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ کتابت میں یہ فرق چودہ سو سال سے قرآن مجید کے ہر نسخہ میں من وعن ایسے ہی چلا آ رہا ہے۔ ''ی'' کے اس معمولی فرق کو آج تک کوئی نہیں بدل سکا نہ قیامت تک بدل سکے گا۔

⑦ قرآن مجید میں ''لیل'' کا لفظ 74 مقام پر آیا ہے۔ (مثلاً 164:2، 13:6، 6:10، 114:11، 10:13، 65:15، 78:17 وغیرہ) قواعد کے مطابق ''لیل'' کو ما قبل سے ملانے کے لئے ایک لام کا اضافہ ہونا چاہئے۔ مثلاً مِنَ اللَّيْلِ جیسا کہ قرآن مجید میں بعض دوسرے الفاظ میں 'ل' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مثلاً أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ (55:21) یا وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ (31:77) لیکن ''لیل'' کا لفظ سارے قرآن مجید میں ایک ہی ''لام'' کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ آج تک کوئی شخص قرآن مجید میں لیل کے لفظ میں دوسرے لام کا اضافہ نہیں کر سکا۔

⑧ قرآن مجید کی تمام سورتوں کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتا ہے، لیکن سورہ توبہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ سورہ لکھاتے ہوئے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھوائی، لہٰذا چودہ سو سال سے دنیا کے تمام مصاحف میں یہ سورہ بسم اللہ کے بغیر ہی لکھی جا رہی ہے کسی دوست یا دشمن میں یہ جرأت نہیں کہ وہ سورہ توبہ کو بسم اللہ کے ساتھ لکھ سکے۔

⑨ سورہ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دونوں حضرات ایک بستی میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔

قرآن مجید کے الفاظ مبارک یہ ہیں "فَـابَـوْا" (ترجمہ: پس انہوں نے انکار کیا) خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں جب قرآن مجید پر نقطے لگائے گئے تو بعض لوگوں نے "فَابَوْا" کو "فَـاتَوْا" (ترجمہ: پس انہوں نے کھانا دیا) لکھنا چاہا تاکہ ضیافت سے انکار، اقرار میں بدل جائے اور بستی والے برا بننے سے بچ جائیں تو ولید بن عبدالملک نے کہا "قرآن مجید تو دل سے دل میں اترتا ہے" (یعنی حفاظ کے دلوں میں محفوظ ہے جو آگے اپنے شاگردوں کے دلوں میں منتقل کرتے ہیں) لہٰذا کاغذوں میں اسے بدلنے کا کوئی فائدہ نہیں [1]، لہٰذا اسے جوں کا توں رہنے دیا گیا۔

گزشتہ چودہ سو سال سے تمام تر دشمنی اور ہزاروں سازشوں کے باوجود کوئی کٹے سے کٹا کافر بھی قرآن مجید کے کسی ایک لفظ یا حرف یا زیر، زبر حتی کہ نقطہ میں بھی ردوبدل نہیں کر سکا اور نہ ہی قیامت تک کر سکے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝﴾(9:15) ترجمہ "بے شک اس قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" (سورہ الحجر، آیت نمبر 9) اور یہ وعدہ گزشتہ چودہ سو سال سے مسلسل پورا ہوتا چلا آ رہا ہے۔

عباسی خلیفہ مامون الرشید کے زمانہ میں حفاظت قرآن سے متعلق درج ذیل واقعہ یقیناً قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ مامون الرشید اپنے دور میں علمی مذاکرت کا اہتمام فرمایا کرتے جس میں ہر کسی کو آنے کی اجازت ہوتی۔ ایک مذاکرے میں ایک یہودی بھی شامل ہوا۔ اس کی عاقلانہ اور فصیح وبلیغ گفتگو سے متاثر ہو کر مامون الرشید نے اسے مسلمان ہونے کی دعوت دی، لیکن یہودی نے انکار کر دیا۔ ایک سال بعد وہی یہودی پھر مذاکرہ میں شریک ہوا، لیکن اس مرتبہ وہ اسلام قبول کر چکا تھا۔ مامون الرشید کے استفسار پر اس نے بتایا کہ میں خوشنویس ہوں، کتابیں لکھ کر فروخت کرتا ہوں، میں نے امتحان کے لئے تورات کے تین نسخے کتابت کئے جن میں بہت سی جگہ پر اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور یہ نسخے لے کر یہودیوں کے کنیسہ (عبادت خانہ) میں پہنچا۔ یہودیوں نے بڑی رغبت سے انہیں خرید لیا، پھر انجیل کے تحریف شدہ تین نسخے کتابت کئے اور چرچ میں لے گیا جہاں انہیں عیسائیوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ پھر قرآن مجید کے تین نسخے لئے اور اسی طرح کمی بیشی کے ساتھ کتابت کئے اور مسجد میں جا کر مسلمانوں کے ہاتھوں فروخت کر دیئے، لیکن قرآن مجید کے وہ تینوں نسخے جلد ہی مجھے قرأت کے بعد واپس کر دیئے گئے کہ یہ تحریف شدہ نسخے ہیں جبکہ تورات اور انجیل کے سارے نسخے من وعن قبول کر لئے گئے اور کوئی نسخہ واپس نہیں آیا۔ اس واقعہ کے

[1] قصص القرآن، از دکتور شوقی ابوخلیل، اردو ترجمہ مکتبہ دارالسلام، ص 474

بعد مجھے یقین ہوگیا کہ واقعی قرآن مجید کی اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی ہے اور میں مسلمان ہوگیا۔ ❶

عہد عثمانی کے بعد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کا جو نسخہ تیار کروایا تھا وہ اعراب کے بغیر تھا، اہل عرب کے لئے ایسے قرآن مجید کی تلاوت کرنا چنداں مشکل نہ تھا، لیکن اہل عجم کے لئے اس میں بڑی دشواری تھی۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے بصرہ کے گورنر زیاد بن ابی سفیان نے ایک عالم ابوالاسود دولی کو اس کا حل تلاش کرنے کا حکم دیا جس نے الفاظ پر نقطے ڈالنے کی تجویز پیش کی اور اس پر عمل کیا گیا۔ عبد الملک بن مروان (65تا86ھ) کے عہد حکومت میں والی عراق حجاج بن یوسف نے قراءت کو مزید آسان بنانے کے لئے یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ اور نصر بن عاصم لیثی رحمہ اللہ اور حسن بصری رحمہ اللہ کی تجویز پر اعراب لگوائے اور کہا جاتا ہے کہ ہمزہ اور تشدید کی علامتیں خلیل بن احمد رحمہ اللہ نے وضع کیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

صحابہ کرام اور تابعین عظام کا معمول یہ تھا کہ ہفتہ بھر میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرتے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے پورے قرآن مجید کو سات حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا جسے "حزب" یا "منزل" کہا جاتا ہے، گویا حزب یا منزل کی تقسیم عہد صحابہ کی ہے، البتہ قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، ہر پارے کو چار حصوں یعنی "ربع"، "نصف"، "ثلاثہ" میں تقسیم کرنا، نیز رکوع کی علامتیں، آیات نمبر اور رموزِ اوقاف لگانا یہ سب چیزیں مصحف عثمانی کے بعد کی ہیں جن کا اضافہ محض قرآن مجید کی تلاوت اور تحفیظ کو آسان بنانے کے لئے کیا گیا ہے۔ نزول قرآن سے ان چیزوں کا تعلق نہیں، نہ ہی شرعاً ان کی کوئی حیثیت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

تحدیث نعمت

کتابتِ قرآن، عہد نبوی ﷺ سے ہی حفاظت قرآن کا ایک اہم ذریعہ رہا ہے۔ گزشتہ چودہ صدیوں کے دوران میں کتابت قرآن کے ارتقائی مراحل پر ایک نظر ڈالی جائے تو یہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ہر دور کے لوگوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کو خوب سے خوب تر انداز میں کتابت کرنے کا کتنا زبردست ذوق پیدا فرما دیا تھا۔ صدیوں کے ارتقائی مراحل طے کرنے کے بعد آج ہمارے سامنے مکمل اعراب اور رموز اوقاف کے ساتھ انتہائی خوبصورت اور آسان طرز کتابت میں ایک ایسا مصحف موجود ہے جسے ساری دنیا

❶ معارف القرآن، از مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، جلد 5، ص 270

میں بڑی آسانی سے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ دراصل یہ ساری منصوبہ بندی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ کی جس کے تحت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کو محفوظ رکھنے کا وعدہ فرما رکھا ہے۔

تحدیث نعمت کے طور پر اس حقیقت کا اظہار میرے لئے باعث مسرت ہے کہ کیلانی خاندان کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کتابت قرآن کی سعادت سے فراواں حصہ عطا فرمایا ہے جس کی ابتداء مرحوم والد حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ کے پردادا مولوی محمد بخش رحمہ اللہ (وفات 1861ء) سے ہوئی۔ [1] مولوی محمد بخش رحمہ اللہ کے بیٹے مولوی امام الدین کیلانی رحمہ اللہ (وفات 1919ء)، ان کے پوتے مولوی نور الٰہی کیلانی رحمہ اللہ (وفات 1943ء) پھر ان کے پڑپوتے حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ (وفات 1992ء) کے علاوہ کیلانی خاندان کے بعض دوسرے خوش نصیب کاتبان کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سعادت سے بہرہ مند فرمایا جن کے اسماء گرامی اور کتابت شدہ قرآن پاک کی تفصیل درج ذیل ہے:

① مولوی محمد بخش کیلانی رحمہ اللہ — سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔

② مولوی امام الدین کیلانی رحمہ اللہ — تفسیر وحیدی (از نواب وحید الزمان حیدر آبادی رحمہ اللہ) کے علاوہ سادہ قرآن مجید بھی کتابت کیے۔

③ مولوی محمد دین کیلانی رحمہ اللہ — تفسیر وحیدی (از نواب وحید الزمان حیدر آبادی رحمہ اللہ) کے علاوہ سادہ قرآن مجید بھی کتابت کیے۔

④ مولوی نور الٰہی کیلانی رحمہ اللہ — سادہ قرآن مجید کتابت کیے جن کی تعداد 15 ہے۔ [2]

⑤ محمد سلیمان کیلانی رحمہ اللہ — تفسیر ابو الحسنات کے 26 پارے کتابت کیے۔ (باقی چار پارے بیماری کی وجہ سے کتابت نہ کر سکے)

⑥ حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ — تفسیر ثنائی (از مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ) اور احسن التفاسیر (از سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ) کتابت کیں۔ [3]

---

[1] مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ کی تحریر کے مطابق کیلانی خاندان میں خوشنویسی کا سلسلہ تو ہمارے جد امجد حاجی محمد عارف سے شروع ہوا جو اورنگ زیب عالمگیر (1655ء تا 1705ء) کے عہد میں ہمارے آبائی گاؤں حضرت کیلیانوالہ (ضلع گوجرانوالہ) میں بطور قاضی متعین ہوئے۔ ان کے بیٹے امان اللہ، ان کے بیٹے ہدایت اللہ پھر ان کے بیٹے فیض اللہ بھی خوشنویس تھے، لیکن قرآن مجید کی کتابت کا سلسلہ فیض اللہ کے بیٹے مولوی محمد بخش کیلانی رحمہ اللہ سے شروع ہوا۔

[2] مولوی نور الٰہی کیلانی رحمہ اللہ کے خط نستعلیق کے چند نمونے عجائب گھر لاہور میں 199 اور 200 نمبر کے تحت محفوظ ہیں۔

[3] مرحوم والد حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کے علاوہ مکمل صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نیز مشکوۃ شریف اور بلوغ المرام بھی کتابت کی۔

⑦ عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ	اشرف الحواشی (از مولانا محمد عبدہ رحمہ اللہ) کے علاوہ فیروز سنز اور تاج کمپنی کے متعدد سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔ [1]
⑧ عبدالغفور کیلانی	تدبر قرآن (از مولانا امین احسن اصلاحی رحمہ اللہ) کے علاوہ الگ الگ مترجم پارے کتابت کی۔
⑨ عبدالغفار کیلانی رحمہ اللہ	تفہیم القرآن کی پہلی جلد اور متعدد سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑩ محمد یوسف کیلانی رحمہ اللہ	تفہیم القرآن (از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ) کے علاوہ متعدد سادہ قرآن مجید بھی کتابت کیے۔
⑪ خورشید احمد کیلانی رحمہ اللہ	قرآن مجید کے الگ الگ مترجم پارے کتابت کیے۔
⑫ ریاض احمد کیلانی	عربی تفسیر جامع البیان کتابت کی۔
⑬ محمد یعقوب کیلانی	تفسیر مظہری کے علاوہ سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑭ عنایت اللہ کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑮ عبدالروف کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑯ خلیل الرحمن کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑰ محمد سعید کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑱ عبدالوحید کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑲ عبدالوکیل کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
⑳ عبدالمعید کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔
㉑ عبدالمغیث کیلانی	سادہ قرآن مجید کتابت کیے۔

کتابت قرآن بلا مبالغہ ایک بہت بڑی سعادت تھی۔ کیلانی خاندان میں اس کی خیر و برکات کے اثرات الحمدللہ آج بھی موجود ہیں، لیکن افسوس کہ کمپیوٹر کی ایجاد نے کیلانی خاندان سمیت تمام کاتبان قرآن کو اس سعادت سے محروم کر دیا ہے اگرچہ بعض قدیم ناشرین فنی محاسن کی وجہ سے آج بھی ہاتھ کی کتابت کو کمپیوٹر پر ترجیح دیتے ہیں، لیکن ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے تاہم قرآن مجید کی طباعت اور اشاعت الحمدللہ روز افزوں ہے اور تا قیامت جاری و ساری رہے گی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا

[1] فہد اکیڈمی مدینہ منورہ کا ہندو پاک کے لئے مطبوعہ قرآن مجید مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ (وفات 1995ء) کا کتابت شدہ ہے۔

کتابت قرآن کے چند ارتقائی مراحل

پہلی صدی ہجری......شہادت سے قبل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جس قرآن مجید سے تلاوت فرما رہے تھے، اس کا عکس
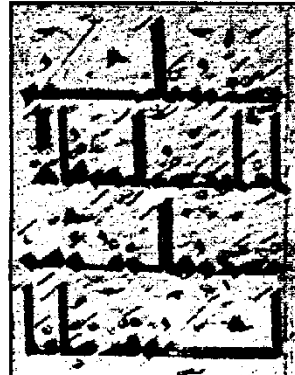
تیسری صدی ہجری میں قرآن مجید کا ایک ورق

چھٹی صدی ہجری میں قرآن مجید کی کتابت کا ایک نمونہ

دسویں صدی ہجری میں قرآن مجید کی کتابت کا ایک نمونہ

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ
أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ
فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ○
وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ○ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا

مولف کے پردادا مولوی امام الدین کیلانی رحمہ اللہ (تیرھویں صدی ہجری) کے ہاتھ سے کتابت شدہ قرآن مجید کا ایک ورق

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

مولف کے دادا
مولوی نور الٰہی رحمہ اللہ
کے ہاتھ کا لکھا ہوا
قرآن مجید
(چودھویں صدی ہجری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔
اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝

مولف کے والد
حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
کے ہاتھ سے کتابت شدہ
تفسیر ثنائی کا ایک ورق

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

عثمان طٰہٰ کے ہاتھ کا
کتابت شدہ انتہائی خوبصورت مصحف شریف،
جسے فہد اکیڈمی مدینہ منورہ
نے طبع کیا ہے

قرآن مجید کا چیلنج کیا ہے؟

قرآن مجید کے بارے میں کفار کا کہنا یہ تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب نہیں بلکہ محمد ﷺ کی اپنی تصنیف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا جواب یہ دیا کہ اگر یہ قرآن محمد ﷺ کی تصنیف ہے تو اس جیسی ایک سورۃ یا اس جیسا کلام تم بھی تصنیف کر کے دکھا دو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ ﴾ (13:11)

''کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن خود گھڑ لیا ہے، کہو اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو اس جیسی تم دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس جس کو (مدد کے لئے) بلا سکتے ہو بلا لو۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 13)

دس سورتوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے صرف ایک سورۃ تصنیف کرنے کا چیلنج بھی دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ ﴾(23:2)

''اگر تم اس کلام کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے سارے مددگاروں کو بھی بلا لو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔''
(سورہ بقرہ، آیت نمبر 23)

ایک سورت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک آیت کا چیلنج بھی دیا کہ ایک سورۃ تو بڑی دور کی بات ہے تم اس جیسی ایک آیت بھی نہیں بنا سکتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ○ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ○ ﴾

''کیا یہ کہتے ہیں کہ محمد نے اسے خود ہی بنا لیا ہے؟ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لانا چاہتے اگر سچے ہیں تو یہ اس جیسی ایک آیت ہی بنا لائیں۔'' (سورۃ الطور، آیت نمبر 33-34)

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے یہ چیلنج ایسے زوردار انداز میں دیا ہے جو کسی دوسری جگہ موجود نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اے محمد! کہہ دیجئے اگر تم سارے کے سارے جن وانس مل کر بھی اس جیسی سورت بنانا چاہو تب بھی اس طرح کی سورت نہیں بنا سکتے خواہ سارے ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔''
(سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 88)

سوال یہ ہے کہ گزشتہ چودہ سو سال سے عرب وعجم میں موجود قرآن مجید کے بدترین دشمنوں میں سے کسی نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا؟

حقیقت یہ ہے کہ چند مثالیں تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں کہ بعض دشمنان اسلام نے قرآن مجید سے ملتی جلتی سورتیں بنانے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً:

① مسیلمہ کذاب نے رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ ثبوت کے طور پر درج ذیل سورت پیش کی:

﴿ یَا ضِفْدَعُ نَقِّیْ مَا تُنَقِّیْنَ ○ لَا الشَّرَابَ تَمْنَعِیْنَ وَ لَا الْمَاءَ تُكَدِّرِیْنَ ○ ﴾

''اے ٹرانے والے مینڈک! تو کس قدر ٹراتا ہے نہ تو کسی کو پینے سے روکتا ہے اور نہ ہی پانی کو گدلا کرتا ہے۔''

② مسیلمہ کذاب پر ''نازل شدہ'' ایک اور سورت ملاحظہ ہو:

﴿ اَلْفِیْلُ ○ وَ مَا الْفِیْلُ ○ وَ مَا اَدْرٰکَ مَا الْفِیْلُ ○ لَهٗ ذَنْبٌ قَلِیْلٌ وَ خُرْطُوْمٌ طَوِیْلٌ ﴾

''ہاتھی، اور کیا ہے ہاتھی اور تو کیا جانے ہاتھی کیا ہے، اس کی دم چھوٹی اور سونڈ لمبی ہے۔''

③ اہل تشیع کے ایک فرقہ کا دعویٰ ہے کہ درج ذیل سورت ''الولایت'' کے نام سے قرآن مجید کا حصہ ہے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اٰمِنُوْا بِالنَّبِیِّ وَ بِالْوَلِیِّ بَعَثْنٰهُمَا یَهْدِیٰنِكُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ نَبِیٌّ وَ وَلِیٌّ بَعْضُهُمَا مِنْۢ بَعْضٍ وَّ اَنَا الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ وَالَّذِیْنَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا مُكَذِّبِیْنَ ○ اِنَّ لَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ مَقَامًا عَظِیْمًا اِذَا نُوْدِیَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الظّٰلِمُوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ مَا خَلَقَهُمُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُظْهِرَهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ○ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ عَلِیٌّ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ○ ﴾[1]

ترجمہ: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ایمان لاؤ نبی پر اور ولی پر، جن کو ہم نے بھیجا ہے، وہ دونوں تمہاری رہنمائی کرتے ہیں صراط مستقیم کی طرف۔ نبی اور ولی دونوں ایک دوسرے سے ہیں اور میں جاننے والا ہوں خبردار ہوں۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ کا وعدہ پورا کرتے ہیں ان کے لئے نعمتوں والی جنت ہے، وہ لوگ جو جھٹلانے والے ہیں ہماری آیات کو جب ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں بے شک ان کے لئے جہنم میں بڑا مقام ہے جب انہیں قیامت کے روز پکارا جائے گا، کہاں ہیں ظالم، جھٹلانے والے رسولوں کو۔ نہیں پیدا کیا اس نے رسولوں کو مگر حق کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ البتہ غالب کرے گا ان کو ایک مقررہ وقت تک اور تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور علی گواہی دینے والوں میں سے ہے۔''

④ 1999ء میں ایک فلسطینی یہودی ڈاکٹر انیس سورس نے درج ذیل چار سورتیں تصنیف کیں۔ ① سورۃ المسلمون (گیارہ آیات) ② سورۃ التجسید (پندرہ آیات) ③ سورۃ الایمان (دس آیات) ④ سورۃ الوصایا (سولہ آیات) اور یہ دعویٰ کیا کہ میں نے قرآن مجید کا چیلنج قبول کرتے ہوئے یہ سورتیں

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت، از مولانا محمد منظور نعمانی، ناشر الفرقان بک ڈپو، لکھنؤ، صفحہ 278

تصنیف کی ہیں۔[1] ان میں سے ایک سورۃ المسلمون کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

﴿ آلصّم ○ قُلْ يَاَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّكُمْ لَفِيْ ضَلَالٍ بَعِيْدٍ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ مَسِيْحِهٖ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ نَارُ جَهَنَّمَ وَ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ○ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ صَاغِرَةٌ مُكْفَهِرَّةٌ تَلْتَمِسُ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○ ﴾

''الف-لام-صاد-میم-کہہ اے مسلمانو! تم دور کی گمراہی میں مبتلا ہو، بے شک وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے مسیح کا انکار کیا ان کے لئے آخرت میں جہنم کی آگ ہے اور شدید عذاب ہے۔ اس روز کئی چہرے ذلیل اور سیاہ ہوں گے۔ اللہ سے معافی چاہیں گے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

⑤ 2005ء کے آغاز میں یہودیوں اور عیسائیوں نے مل کر امریکہ میں ''فرقان الحق'' نامی ایک کتاب طبع کی ہے جس میں قرآن مجید کی طرز پر 77 سورتیں تصنیف کی ہیں۔ ان سورتوں کی بعض آیات آپ کو کتاب ہذا کے انہی صفحات میں مل جائیں گی۔

قرآن مجید کی طرز پر آیات اور سورتیں تصنیف کرنے کی ان مثالوں سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کا دعویٰ (معاذ اللہ) باطل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں جس بات کو چیلنج کیا گیا ہے وہ یہ ہے ہی نہیں کہ کوئی شخص عربی زبان کے حروف یا الفاظ جوڑ کر ایسے فقرات کبھی مرتب نہیں کر سکے گا جیسے قرآن مجید میں ہیں۔ غور فرمایئے! جس معاشرے میں فصیح و بلیغ عربی زبان کے نامور ادیب اور امراء والقیس جیسے قادر الکلام شاعر موجود تھے، آخر ان کے لئے عربی زبان میں چند عبارتیں یا فقرات مرتب کرنا کون سا مشکل کام تھا؟ دراصل قرآن مجید نے جس بات کا چیلنج دیا ہے وہ یہ ہے کہ قیامت تک کوئی آدمی ایک سورت تو کیا ایک آیت بھی ایسی تصنیف نہ کر سکے گا جو فصاحت و بلاغت، روانی و سلاست، اثر پذیری اور قبولیت عامہ کے اعتبار سے قرآن مجید کی آیات جیسی شان رکھنے والی ہو۔ اس چیلنج کے سامنے پورا عالم عرب عاجز اور بے بس تھا اور دل سے اعتراف کرتا تھا کہ یہ قرآن انسانی کلام نہیں ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ نے جب پہلی بار قرآن مجید سنا تو فوراً پکار اٹھے ''میں نے ایسا کلام پہلے کبھی نہیں سنا، میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے، شاعروں اور ساحروں کا کلام بھی سنا ہے، مگر یہ کلام تو سمندر کی تہ تک پہنچنے والا ہے۔''

[1] http://dialspace.dial.pipex.com/town/park/geq96/original/muslimoon.htm

② حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ طٰہٰ کی آیات پڑھیں تو سارا غصہ کافور ہوگیا، کہنے لگے "کیا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے۔"

③ قبیلہ بنو عبدالاشہل کے سردار حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی زبانی قرآن مجید سنا تو کہنے لگے "واہ! کیسا اچھا دین اور کیسا اعلیٰ کلام ہے۔"

④ ایام حج میں سرداران قریش کی ایک مجلس مشاورت دارالندوہ میں منعقد ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کاہن یا دیوانہ یا شاعر یا ساحر کہہ کر حجاج کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدگمان کرنے کا منصوبہ طے پانا تھا، لوگوں کی مختلف تجاویز پر اسلام کے بدترین دشمن ولید بن مغیرہ نے یہ فیصلہ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاہن ہے نہ دیوانہ، شاعر ہے نہ ساحر، واللہ اس کی بات بڑی شیریں ہے جس کی جڑ بڑی مضبوط اور شاخ پھلدار ہے۔ اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ جادوگر ہے، اس کا کلام سن کر باپ بیٹے، بھائی بھائی اور شوہر بیوی میں پھوٹ پڑ جاتی ہے اور اسی بات پر سب کو اتفاق کرنا پڑا۔

⑤ قریشی سردار عتبہ بن ربیعہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سورہ حم السجدہ کی آیات سنیں تو سرداران قریش کو آکر بتایا "واللہ! میں نے ایسا کلام سنا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا۔ وہ کلام نہ شاعری ہے، نہ کہانت۔ میری مانو تو اس آدمی کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ واللہ! اس کلام کے ذریعہ زبردست معرکہ برپا ہوگا۔ اگر یہ عرب پر غالب آگیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی اور اگر عربوں نے اسے مار ڈالا تو تمہارا مقصد بدنامی مول لئے بغیر حاصل ہو جائے گا۔"

⑥ اللہ کے دشمن ابوجہل اور اس کے دیگر دو ساتھیوں، ابوسفیان اور اخنس بن شریق تینوں نے رات کی تاریکی میں الگ الگ حرم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن مجید سنا دوسرے روز بھی سنا اور پھر تیسرے روز بھی سنا، تیسرے روز اخنس بن شریق ابوسفیان کے گھر گیا اور پوچھا "بتاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟" ابوسفیان نے بلا تامل جواب دیا "یہ کلام انسانی کلام نہیں ہوسکتا۔" اخنس نے کہا "میری بھی یہی رائے ہے۔" پھر اخنس ابوجہل کے پاس گیا اور پوچھا "محمد کا کلام کیسا ہے؟" ابوجہل نے جواب دیا "ہمارے خاندان اور بنو عبد مناف میں ہمیشہ سے مسابقت چلی آرہی ہے، سیادت اور سخاوت میں ہم دونوں برابر رہے ہیں۔ اب ان کا یہ دعویٰ

ہے کہ ہمارے ہاں نبی پیدا ہوا ہے اس کا ہم مقابلہ کیسے کریں، لہٰذا ہم نے طے کرلیا ہے کہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔"

⑦ ہجرت حبشہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کے ارادے سے نکلے، لیکن ابن دغنہ آپ کو واپس مکہ لے آیا اور حرم شریف میں آ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امان دینے کا اعلان کیا۔ قریشی سرداروں نے کہا "ابن دغنہ! ہم تمہاری امان رد نہیں کرتے، لیکن ابوبکر سے کہنا کہ گھر کے اندر رہ کر نماز اور قرآن پڑھے۔ اگر اس نے اونچی آواز میں قرآن پڑھا تو ہمارے بچے اور عورتیں فتنہ میں پڑ جائیں گے۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ تو قرآن مجید آہستہ پڑھتے رہے پھر بلند آواز سے پڑھنے لگے۔ جب آپ اونچی آواز سے قرآن پڑھتے تو مشرکین کے بچے، بوڑھے، عورتیں سننے کے لئے اکٹھی ہو جاتیں۔ مشرکین مکہ اس سے پریشان ہو گئے۔ ابن دغنہ کو بلا کر شکایت کی۔ ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے سے روکا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابن دغنہ کی امان واپس کر دی۔ فرمایا "میں تیری امان واپس کرتا ہوں اور اللہ کی امان پر راضی ہوں۔" (بخاری)

قرآن مجید کی معجزانہ تاثیر کا یہ پہلو بہت حیران کن ہے کہ قرآن مجید جس طرح اہل عرب کے دل و دماغ کو مسخر کرنے کی بے پناہ قوت رکھتا ہے، اسی طرح اہل عجم کے دل و دماغ کو بھی مسخر کرنے کی بھرپور قوت رکھتا ہے۔

قرآن مجید کی تاثیر کے حوالہ سے روس کے صدر خروشیف کا یہ واقعہ قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا "مصر کے صدر جمال عبدالناصر، روسی صدر خروشیف سے ملنے گئے تو اپنے ساتھ مصر کے ممتاز قاری عبدالباسط کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ ملاقات پر جمال عبدالناصر نے قاری عبدالباسط کا تعارف کروایا اور ان کی زبان سے کلام اللہ سننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ خروشیف نے کہا "میں تو اللہ کو مانتا ہی نہیں، اس کا کلام کیوں سنوں؟" ناصر کے اصرار پر خروشیف آمادہ ہو گیا۔ قاری عبدالباسط نے سورۃ طٰہٰ کی وہی آیات تلاوت کرنی شروع کیں جنہیں سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے۔ سورۃ طٰہٰ کی تلاوت سن کر خروشیف کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ تلاوت کے اختتام پر ناصر نے خروشیف سے پوچھا "آپ تو اللہ کو مانتے نہیں پھر آپ کی آنکھوں میں آنسو کیوں آ گئے؟" خروشیف نے جواب دیا "میں واقعی اللہ کو نہیں مانتا، لیکن یہ

کلام سن کر ضبط کے باوجود آنسو نہیں روک سکا، اس کا سبب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ ❶

خروشیف واقعی بہت ہی بدنصیب انسان تھا۔ اس کے دل و دماغ پر مہر لگ چکی تھی، لہٰذا اس نے سوچنا گوارا نہ کیا کہ ان آنسوؤں کا سبب کیا ہے، لیکن ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں نے حالت کفر میں قرآن مجید کے مطالب و معانی سمجھے بغیر قرآن مجید کی قرأت سنی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، جذبات میں تلاطم برپا ہو گیا، دل و دماغ مسخر ہو گئے اور پھر دل مضطر کو قرار تبھی آیا جب وہ ایمان لے آئے۔

اہل ایمان کا تو معاملہ ہی دوسرا ہے۔ حرمین شریفین میں رمضان المبارک کے دوران قیام اللیل میں بلا مبالغہ ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ایسے مسلمان موجود ہوتے ہیں جو قرآن مجید کی آیات کا مطلب کم ہی سمجھتے ہیں، لیکن ائمہ حرم کی پرسوز آواز میں جب قرأت سنتے ہیں تو آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے، دل کی دنیا یوں زیر وزبر ہوتی ہے کہ ہچکیاں رکنے کا نام نہیں لیتیں۔ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والوں کا تو کیا ہی کہنا؟ تلاوت کرتے وقت ان پر اس قدر رقت طاری ہوتی ہے کہ الفاظ ادا کرنے کے لئے زبان ساتھ نہیں دے پاتی، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل نرم پڑ جاتے ہیں، ذوق تلاوت میں مسلسل اضافہ ہوتا جاتا ہے، بے خودی اور جذب کی ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ آدمی گردوپیش کی دنیا سے بالکل بے نیاز ہو جاتا ہے۔ امام حرم شیخ سعود الشریم ﷾ کی قرأت سننے والے جانتے ہیں کہ نماز میں قرأت کے دوران اکثر ان پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات رقت کی وجہ سے سورہ فاتحہ مکمل نہیں کر پاتے فوراً آواز ٹوٹنے اور ڈوبنے لگتی ہے اور بے اختیار آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

یہ ہے وہ چیلنج جو قرآن مجید نے قیامت تک آنے والے تمام جن و انس کو دیا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو قرآن محمد ﷺ کا تصنیف کردہ ہے تو پھر تم بھی ایک سورۃ یا کم از کم ایک آیت ہی ایسی تصنیف کر کے دکھاؤ جسے پڑھ کر مردہ دلوں کی کھیتی ہری ہو جائے جسے سن کر آنکھوں میں آنسو بہنے لگیں، رونگٹے کھڑے ہو جائیں، دلوں پر رقت طاری ہو جائے جو انسان کے اندر کی دنیا میں تلاطم بپا کر دے، جذبات میں آگ لگا کر کچھ کر گزرنے کا عزم پیدا کر دے، جسے بار بار پڑھنے سے ذوق تلاوت یا سماعت میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جائے۔ انسان کی تشنہ روح بے اختیار پکار اٹھے کہ یہ کلام تو بس میرے ہی لئے نازل ہوا ہے، میں اسی کی محتاج تھی اس کے بغیر میری زندگی بے مقصد اور لاحاصل تھی۔ اس پر ایمان لا کر میں نے اپنا مقصدِ حیات پا لیا ہے۔

---

❶ اردو ڈائجسٹ، مارچ 2006ء

قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کے علاوہ بھی قرآن مجید کے اعجازی پہلو بہت سے ہیں [1] اور ان میں سے ہر ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ان اعجازی پہلوؤں میں سے ایک اہم اعجازی پہلو کم سن بچوں کا مکمل قرآن مجید اس طرح حفظ کر لینا ہے کہ کہیں زیر، زبر تک کا فرق نہیں آتا حالانکہ یہ بچے قرآن مجید کی عربی مبین تو کیا عام عربی زبان کے الفاظ تک کے معانی اور مطالب سے واقف نہیں ہوتے ، انہی بچوں کو اگر ان کی اپنی زبان کی کسی کتاب کے چند صفحات یاد کرنے کے لئے دیئے جائیں تو وہ انہیں یاد نہیں کر پائیں گے، اگر یاد کر لیں گے تو چند دن سے زیادہ محفوظ نہیں رکھ پائیں گے جبکہ قرآن مجید یاد کرنے والے حفاظ کرام زندگی کے آخری سانس تک اسے پڑھتے پڑھاتے اور سنتے سناتے رہتے ہیں۔ [2] کم سنی میں دس گیارہ سال کی عمر تک قرآن مجید حفظ کر لینا تو عام سے بات ہے لیکن اس سے بھی کم عمر میں قرآن مجید یاد کرنے کی مثالیں موجود ہیں۔ [3] کم سنی کے علاوہ کبر سنی میں بھی قرآن مجید حفظ کرنے کی مثالیں موجود ہیں حالانکہ اس عمر میں قوت حافظہ کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ [4] آخر کیا وجہ ہے کہ آج دنیا میں تورات اور انجیل کے ماننے والے اربوں کی تعداد میں موجود ہیں، لیکن ان میں ایک بھی تورات یا انجیل کا حافظ نہیں جبکہ قرآن مجید کے حفاظ بلا مبالغہ کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔دل ودماغ میں اتنی آسانی سے اترنی والی اور یاد ہونے والی آیات اگر کوئی بنا کر دکھا سکتا ہے تو بنا کے دکھائے۔

یہودی سکالر ڈاکٹر انیس نے جو ''فرقان الحق'' تصنیف کیا ہے اس کا پہلا کلمہ ہی اس قدر بے ربط ، بے ڈھبا اور مبہم ہے کہ نہ تو آسانی سے زبان پر آتا ہے نہ ہی انسانی فطرت اسے قبول کرنے پر آمادہ

---

[1] قرآن مجید کے دیگر اعجازی پہلوؤں میں درج ذیل اعجازات شامل ہیں:
① قرآن مجید میں بیان کی گئی وہ پیش گوئیاں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔ ② گزشتہ اقوام کے حالات ، جنہیں آج تک کوئی جھٹلا نہیں سکا۔ ③ سائنسی حقائق ، جنہیں آج تک کوئی غلط ثابت نہیں کر سکا نہ آئندہ کر سکے گا۔ ④ غیب کی خبریں مثلاً دابۃ الارض کا ظہور، یاجوج ماجوج کا ظہور۔

[2] الحمد للہ! مؤلف کی والدہ محترمہ نے بغیر کسی استاد کے بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا ساری عمر لڑکیوں کو قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے گزار دی۔ آج نوے سال کی عمر میں بھی روزانہ تین چار پارے پڑھنے کا معمول اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نبھا رہی ہیں۔

[3] مدرسہ فاروقیہ اسلام آباد میں ایک چینی بچے نے 5 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور سات سال کی عمر میں الحمد للہ مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا۔ (تکبیر 20 نومبر 2002ء)

[4] محترم والد حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ نے 59 برس کی عمر میں الحمد للہ دو سال کی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا۔ کبر سنی میں قرآن مجید حفظ کرنے کی اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

ہوتی ہے۔❶

حقیقت یہ ہے کہ کفار کی قرآن دشمنی کی اصل وجہ یہی چیلنج ہے جس نے چودہ سو سال سے انہیں عاجز اور بے بس کر رکھا ہے۔ حسد اور بغض کے مارے وہ ہمیشہ تلملاتے رہتے ہیں، لیکن کچھ کر نہیں پاتے جس کا اظہار گاہے گاہے ان کی زبانی ہرزہ سرائیوں سے ہوتا ہے اور کبھی قرآن مجید کی عملی توہین اور گستاخی سے بھی ہوتا ہے۔

پس کسی بھی مسلمان کو فرقان الحق یا اس جیسی کسی دوسری تصنیف کو دیکھ کر اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ قرآن مجید میں دیا گیا چیلنج قبول کر لیا گیا ہے یا اس کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔ وہ چیلنج الحمدللہ! آج بھی اسی طرح موجود ہے جس طرح عہد نبوی ﷺ میں موجود تھا اور قیامت تک اسی طرح موجود رہے گا۔

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝﴾(42:41)

''باطل نہ آگے سے قرآن مجید پر حملہ آور ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ نازل کردہ ہے اس ذات کی طرف سے جو حکمت والی اور تعریف کے لائق ہے۔'' (سورۃ حم السجدہ، آیت نمبر 42)

فرقان الحق کا فتنہ

کفار و مشرکین کی قرآن دشمنی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اور بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

ماضی قریب اور حال میں مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی قرآن دشمنی کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ولیم ای گلیڈ سٹون نے پارلیمنٹ میں یہ ہرزہ سرائی کی: ''جب تک یہ قرآن مسلمانوں کے ہاتھوں میں یا ان کے قلوب و اذہان میں موجود رہے گا اس وقت تک یورپ مسلم ممالک پر اپنا تسلط قائم نہیں کر سکتا اگر قائم کر لے تو اسے برقرار رکھنے میں زیادہ دیر کامیاب نہیں ہو سکتا حتی کہ یورپ کا اپنا وجود بھی اسلام کی جانب سے محفوظ یا مامون نہیں رہ سکتا۔❷

② 1908ء میں برطانیہ کے وزیر نو آبادیات نے یہ ہرزہ سرائی کی ''جب تک مسلمانوں کے پاس قرآن مجید موجود ہے وہ ہمارے راستے میں مزاحم رہیں گے ہمیں قرآن کو ان کی زندگیوں سے خارج

---

❶ یاد رہے ''فرقان الحق'' کی پہلی سورۃ ''الفاتحہ'' کا آغاز درج ذیل کلمہ سے ہوتا ہے ''بِسْمِ الْأَبِ الْكَلِمَةِ الرُّوحِ الْإِلٰهِ الْوَاحِدِ الْأَوْحَدِ'' یعنی میں شروع کرتا ہوں باپ کے نام سے، کلمہ کے نام سے اور روح القدس کے نام سے جو ایک اور صرف ایک الٰہ ہے۔''

❷ امت مسلمہ کے دلخراش حالات، از محمد انور بن اختر، ص 204

کر دینا چاہیے۔"❶

③ غیر منقسم ہندوستان میں یوپی کے گورنر سر ولیم میور نے قرآن مجید کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار ان الفاظ میں کیا "دو چیزیں انسانیت کی دشمن ہیں محمد (ﷺ) کی تلوار اور محمد (ﷺ) کا قرآن۔"❷

④ الجزائر پر فرانسیسی تسلط کے سو سال مکمل ہونے پر فرانسیسی صدر نے اپنی تقریر میں کہا "مسلمانوں کے روز وشب سے قرآن کا اخراج اور عربی زبان سے ان کا تعلق توڑنا ضروری ہے تاکہ ہم آسانی سے ان پر اپنا تسلط قائم کر سکیں۔"❸

⑤ 1984ء میں ہندوستان میں ہندوؤں نے باقاعدہ ایک تحریک شروع کی "ہندوستان چھوڑ دیا قرآن چھوڑو۔" 1989ء میں کلکتہ کی ایک عدالت میں ہندوؤں نے باقاعدہ مقدمہ درج کروایا کہ "قرآن مجید پر پابندی عائد کی جائے۔"❹

⑥ ہالینڈ میں ایک فلم ساز نے "اطاعت" کے نام سے فلم بنائی جس میں ایک فاحشہ عورت کی پیٹھ پر سورہ نور کی یہ آیت مبارکہ لکھی ﴿اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (2:24) ترجمہ: "زانی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ تم کو اللہ کے دین کے معاملے میں دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔" (سورہ النور، آیت نمبر 2) اور اس کے ساتھ اس کی پیٹھ کو کوڑوں سے زخمی دکھایا گیا۔❺ فلم کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اسلامی سزائیں ظالمانہ ہیں۔

⑦ حال ہی میں ایک امریکی دانشور نے واشنگٹن ٹائمز میں قرآن مجید کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے "مسلمانوں کی دہشت گردی کی جڑیں خود قرآن مجید کی تعلیمات ہیں، یہ کہنا صحیح نہیں کہ (مسلمانوں میں سے) ایک دہشت گرد اور انتہا پسند اقلیت نے مسلمانوں (کی اکثریت کو) یرغمال بنا رکھا ہے بلکہ اصل مسئلہ خود قرآنی تعلیمات کا پیدا کردہ ہے۔ اس مسئلہ کا حل یہ

❶ اسلام ایک نظریہ، ایک تحریک، از مریم جمیلہ، ص 220
❷ موج کوثر، از شیخ محمد اکرام، ص 163
❸
❹ ماہنامہ محکمات، جون 1989ء، لکھنؤ، ص 31
❺ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، یکم دسمبر 2004ء

ہے کہ اعتدال پسند مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیمات بدلنے پر آمادہ کیا جائے۔❶

⑧ 7 جولائی 2005ء کو لندن میں ہونے والے بم دھماکوں پر گفتگو کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم نے یہ ہرزہ سرائی کی ''اسلامی دہشت گردوں کو عراق پر قبضہ جمانے کے لئے مغربی پالیسیوں کے بجائے شیطانی نظریات نے حملوں پر اکسایا ہے۔''❷ (اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا)

⑨ اٹلی کی مشہور صحافی خاتون اوریانہ فلاسی نے ہرزہ سرائی کی ہے کہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ یہ کہنا غلط ہوگا کہ دہشت گردی معدودے چند مسلمانوں کا کام ہے بلکہ سارے مسلمان یہی فکر رکھتے ہیں۔❸

قرآن دشمنی کے یہ کلمات تو وہ ہیں جو ائمہ کفر کی زبانوں سے نکلے ہوئے ہیں، لیکن جو دشمنی ان کے سینوں میں چھپی ہے وہ اس زبانی دشمنی سے کہیں بڑھ کر ہے۔﴿قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَ مَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ﴾ (118:3) ترجمہ: ''ان کا بغض ان کی زبانوں پر نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت 118)

عہد نبوی میں قرآن مجید کے خلاف حسد اور بغض پر مبنی کفار کے پروپیگنڈے کا سارا زور اس بات پر تھا کہ یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ نہیں محمد (ﷺ) نے اسے خود تصنیف کیا ہے۔ آج بھی کفار کا سارا زور اسی بات پر ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن مجید کو محمد (ﷺ) کی تصنیف ثابت کر دیا جائے تا کہ اسلام کی ساری کی ساری عمارت آپ سے آپ منہدم ہو جائے۔

اس غرض کی لئے قرآن مجید میں بار بار تحریف کی کوششیں کی گئیں۔ پہلے عربی زبان میں تحریف شدہ قرآن مجید شائع کیا گیا پھر عبرانی زبان میں تحریف شدہ قرآن شائع کیا گیا۔ یہود و نصاریٰ کے ان ناپاک عزائم کو بھانپتے ہوئے حکومت سعودی عرب نے آج سے اکیس سال قبل 1405 ہجری میں ''شاہ فہد قرآن اکیڈمی'' کا عظیم الشان منصوبہ شروع کیا جو ہر سال کم و بیش 3 کروڑ قرآن مجید طبع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔❹ یوں شاہ فہد قرآن اکیڈمی کے قیام نے یہود و نصاریٰ کے ناپاک

---

❶ ماہنامہ محدث، لاہور، مارچ 2005ء، صفحہ 22 ❷ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 21 جولائی 2005ء

❸ ماہنامہ طیبات، لاہور، اگست 2005ء

❹ یاد رہے ''شاہ فہد قرآن اکیڈمی'' عربی کے علاوہ اردو، بنگالی، انگریزی، فرانسیسی، البانی، کوری، تھائی، جرمن، رشین، جاپانی، ترکی، پرتگالی اور انڈونیشی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بھی شائع کر رہی ہے۔ حال ہی میں ''شاہ فہد اکیڈمی'' نے نابینا افراد کی تلاوت کے لئے بھی قرآن مجید تیار کر لیا ہے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

یہود ونصاریٰ نے اپنی سازشوں کو پروان چڑھانے کے لئے اب ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے آج سے کم وبیش دس سال قبل (نائن الیون کے حادثہ سے پانچ، چھ سال پہلے) دو فلسطینی یہودیوں......المہدی اور صفی کو عربی زبان میں قرآن مجید کی طرز پر ایک کتاب تصنیف کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی جنہوں نے قرآنی سورتوں کی طرز پر ستتر (77) سورتیں تصنیف کی ہیں اوران کے نام قرآن مجید کی سورتوں جیسے ہی رکھے گئے ہیں مثلاً سورة الفاتحه، سورة السلام، سورة النور، سورة الايمان، سورة التوحيد، سورة المسيح، سورة النساء، سورة النكاح، سورة الطلاق، سورة الصيام، سورة الصلاة وغیرہ۔ان سورتوں میں قرآنی آیات کی طرز پر چھوٹی چھوٹی آیات تصنیف کی گئی ہیں۔نوے فیصد الفاظ اور کلمات قرآن مجید سے لئے گئے ہیں۔

کتاب کا نام ''فرقان الحق'' رکھا گیا ہے پہلی اشاعت میں ہی عربی اور انگریزی دونوں زبانوں کا اہتمام کیا گیا ہے ہر صفحے کے آدھے حصہ پر عربی عبارت اور آدھے حصہ پر انگریزی ترجمہ ہے۔20×15 سم سائز کے 366 صفحات پر مشتمل یہ کتاب امریکی یہودی کمپنی "Project Omega 2001" اور "Wise Press" نے طبع کی ہے جس کی قیمت 19.99 ڈالر رکھی گئی ہے۔ناشر کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یہ فرقان الحق کا پہلا پارہ ہے اس کے بعد مزید گیارہ پارے اور طبع ہوں گے فرقان الحق کے اس مختصر تعارف کے بعد اب ہم اس کی تعلیمات پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

فرقان الحق کی تعلیمات: فرقان الحق کی تعلیمات تحریر کرنے سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ فرقان الحق کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کردہ کتاب کے طور پر پیش کیا گیا ہے مثال کے طور پر ایک جگہ لکھا ہے ﴿ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْفُرْقَانَ الْحَقَّ وَحْيًا ﴾ ترجمہ: ''ہم نے اس فرقان الحق کو وحی کے طور پر نازل کیا ہے۔'' (سورہ التنزیل، آیت نمبر 4) دوسری جگہ لکھا ہے ﴿ فُرْقَانٌ حَقٌّ اَنْزَلْنَاهُ لِنُخْرِجَ الضَّالِّيْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ﴾ ترجمہ: ''فرقان حق کو ہم نے اس لئے نازل کیا ہے تاکہ گمراہ لوگوں کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔'' (سورہ مسیح، آیت نمبر 6) مذکورہ آیات کے مطابق فرقان الحق لکھنے والے کے درج ذیل دعاوی ثابت ہوتے ہیں خواہ وہ بظاہر دعویٰ کرے یا نہ کرے۔

1. بات کہنے والا شخص اللہ کا نبی ہے۔
2. جبریل علیہ السلام وحی لے کر اس کے پاس آتے ہیں۔

③ جو کچھ فرقان الحق میں لکھا گیا ہے وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

قرآن مجید کی رُو سے یہ تینوں دعاوی اس حکم میں آتے ہیں ﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ﴾ (93:6) ترجمہ: ''اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی تہمت لگائے یا یوں کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی وحی نہیں آئی۔'' (سورہ الانعام، آیت 93) پس فرقان الحق میں جو کچھ تصنیف کیا گیا ہے وہ سراسر کذب، افتراء اور باطل ہے۔ ان ابلیسی اقوال کو یہاں درج کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ شاید یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست اور اتحادی سمجھنے والوں کی آنکھیں کھل جائیں اور انہیں احساس ہو جائے کہ جو لوگ اللہ اور رسول کے دشمن ہیں وہ مسلمانوں کے دوست ہرگز نہیں ہو سکتے ہیں؟

اب فرقان الحق کی ابلیسی تعلیمات میں سے بعض تعلیمات ملاحظہ فرمائیں: ●

① شرک کی تعلیم:

فرقان الحق کی ہر سورہ کا آغاز درج ذیل شرکیہ کلمات سے کیا گیا ہے ''بِسْمِ الْأَبِ الْکَلِمَۃِ الرُّوْحِ الْإِلٰہِ الْوَاحِدِ الْاَوْحَدِ'' ''شروع کرتا ہوں باپ کے نام سے، کلمہ کے نام سے اور روح قدس کے نام سے جو کہ ایک اور صرف ایک الہ ہے۔'' یہی عقیدہ تثلیث ہے جو اس قدر مبہم اور ناقابل فہم ہے کہ آج تک کوئی بڑے سے بڑا عیسائی عالم بھی اس کی تسلی بخش وضاحت نہیں کر سکا۔

② اللہ تعالیٰ کی توہین:

فرقان الحق میں جا بجا قرآن مجید کی آیات اور احکام کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی سخت توہین کی گئی ہے۔ صرف ایک مقام بطور مثال ملاحظہ ہو ﴿وَاِذْ قَالَ الشَّیْطَانُ : اِنِّیْ اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَاتِیْ وَوَحْیِیْ فَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَاذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَاقْنُتْ شُکْرًا﴾ ترجمہ: ''اور جب کہا شیطان (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) نے (اے محمد ﷺ!) میں نے تجھے اپنی رسالت اور وحی کیلئے سارے لوگوں میں سے چن لیا ہے پس جو میں تجھے دوں اس پر عمل پیرا ہو اور میری نعمت کو یاد رکھ اور شکر کرنے کے لئے عاجزی اختیار کر۔'' (سورہ الغرانیق، آیت نمبر 9) یاد رہے سورہ الاعراف کی آیت مبارکہ

● یاد رہے کہ فرقان الحق کی آیات من وعن اصل کتاب سے نقل کی گئیں ہیں، لہٰذا ان آیات میں گرامر یا اعراب کی اغلاط کو مصنفین کی طرف منسوب کیا جائے۔ اردو ترجمہ بھی عربی اور انگریزی متن، دونوں کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہیں کی گئی۔

144 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ اِنِّیْ اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ فَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ ﴾

③ رسول اکرم ﷺ کی توہین:

انبیاء کرام علیہم السلام کا استہزاء، توہین اور ان کا قتل یہود کا ایک ایسا جرم ہے جس کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے اس کی زندہ مثال فرقان الحق ہے جس کی ایک آیت یوں ہے: ﴿وَاِذَا خَلَا بِہٖ قَالَ : "اِنِّیْ مَعَکَ" فَقَدِ اتَّخَذَ الشَّیْطَانَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِنَا ﴾ ترجمہ: "اور جب محمد (ﷺ) شیطان کے ساتھ علیحدہ ہوا تو کہا "میں تیرے ساتھ ہوں۔" پس محمد ﷺ نے ہمیں چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنالیا۔" (سورہ الغرانیق، آیت نمبر 8) ایک اور جگہ لکھا ہے: ﴿وَعَلَّمَ الْاُمِّیِّیْنَ اُمِّیٌّ کَافِرٌ فَزَادَھُمْ جَھْلًا وَّکُفْرًا﴾ ترجمہ: "ایک امی اور کافر (نعوذ باللہ!) نے امیوں کو تعلیم دی اور ان کی جہالت اور کفر میں اضافہ کر دیا۔" (سورہ الشہادۃ، آیت نمبر 4)

④ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی توہین:

نزول قرآن کے وقت سے ہی اہل کتاب جناب جبرائیل علیہ السلام کے دشمن ہیں ان کا اعتراض یہ ہے کہ جبرائیل علیہ السلام بنو اسحاق کا گھرانہ چھوڑ کر بنو اسماعیل کے گھرانے میں کیوں آیا؟ چنانچہ انہوں نے فرقان الحق میں اپنے بغض اور حسد کا اظہار یوں کیا ہے۔ ﴿وَمَا اُوْحِیَ اِلَیْہِ اِلَّا مَا تَنَزَّلَتْ بِہِ الشَّیَاطِیْنُ اِفْتِرَاءً وَّمَکْرًا ﴾ ترجمہ: "اور نہیں وحی کی گئی ہے محمد ﷺ کی طرف مگر جو جھوٹ اور فریب شیطان لے کر نازل ہوتے ہیں۔ (سورہ الغرانیق، آیت نمبر 15) اس شیطانی آیت میں جناب جبرائیل علیہ السلام کو شیطان (معاذ اللہ!) اور قرآن عظیم کی آیات کو جھوٹ اور فریب کہا گیا ہے (معاذ اللہ!)

⑤ جہاد حرام ہے:

بلاشبہ جہاد کا لفظ آج پوری دنیا میں کفار کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے جہاد نے کفار کی نیندیں حرام کر دی ہیں ایسا لگتا ہے فرقان الحق لکھنے کا اصل مقصد ہی مسلمانوں کو جہاد سے برگشتہ کرنا ہے۔ چند ابلیسی ہفوات ملاحظہ ہوں:

(i) ﴿وَافْتَرُوْا عَلٰی لِسَانِنَا الْكَذِبَ بِاَنَّا اشْتَرَيْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِنَا وَعْدًا عَلَيْنَا حَقًّا فِي الْاِنْجِيْلِ اَلَا اِنَّ الْمُفْتَرِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ﴾ ترجمہ: ''انہوں نے ہماری طرف جھوٹی بات منسوب کی کہ ہم نے مومنوں سے جنت کے بدلے ان کی جانیں خریدی ہیں اور وہ ہماری راہ میں قتل کرتے ہیں انجیل کی رو سے یہ وعدہ پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے آگاہ رہو! اس قسم کی بات گھڑنے والے جھوٹے ہیں۔ آگے لکھا ہے ﴿فَاِنَّا لَا نَشْتَرِيْ نُفُوْسَ الْمُجْرِمِيْنَ اشْتَرَاهَا الشَّيْطٰنُ اللَّعِيْنَ﴾ ترجمہ: ''ہم مجرموں کی جانیں نہیں خریدتے مجرموں کی جانیں تو شیطان ملعون خریدتا ہے۔'' (سورہ الطاغوت، آیت نمبر 8)

ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

(ii) ﴿وَزَعَمْتُمْ بِاَنَّا قُلْنَا : '' قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ● وَمَا كَانَ الْقِتَالُ سَبِيْلَنَا وَمَا كَانَ لِنُحَرِّضَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ ذٰلِكَ اِلَّا تَحْرِيْضُ الشَّيْطَانِ رَجِيْمٍ لِقَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ﴾ ترجمہ: ''اور تم نے یہ گمان کیا ہے کہ ہم نے کہا ''اللہ کی راہ میں لڑو اور مومنوں کو قتل پر ابھارو'' حالانکہ قتال ہمارا راستہ نہیں ہے نہ ہی ہم نے مومنوں کو قتال پر ابھارا ہے بلکہ مجرموں کو شیطان مردود نے قتال پر ابھارا ہے۔'' (نعوذ باللہ!) (سورہ الموعظہ، آیت نمبر 2)

ایک اور جگہ لکھا ہے:

(iii) ﴿وَ بَرَّتْ جَنَّتُهُمْ جَنَّتَكُمُ الَّتِيْ اِسْتَشْهَلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِهَا فَرِحِيْنَ طَمَعًا وَعِلْتُمْ بِهِ مِنْ زِنًى وَفُجُوْرٍ﴾ ترجمہ: ''اور غالب آ گئی (اہل کتاب کی) جنت مسلمانوں کی اس جنت پر جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور جس کے لئے وہ خوشی اور لذت محسوس کرتے ہیں، اس کی راہ میں جانیں دیتے ہیں وہ دراصل زانیوں اور فاجروں کی جنت ہے۔'' (سورہ الروح، آیت نمبر 3)

(6) اموال غنیمت کی مذمت:

جہاد کے ذریعے حاصل ہونے والے اموال غنیمت کا تصور بھی کفار کے لئے بڑا تکلیف دہ ہے اسے کہیں ڈاکہ، کہیں چوری کہیں لوٹ مار کہیں ظلم کہا گیا ہے۔ فقط ایک مثال ملاحظہ ہو:

● وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ کے الفاظ سورہ الانفال کی آیت نمبر 65 سے لئے گئے ہیں۔

﴿ وَقِيْلَ لَكُمْ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَهٰذَا قَوْلُ الظَّالِمِيْنَ ﴾ ● ترجمہ: ''اور تمہیں کہا گیا جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے ان سے قتال کرو اور جو مال غنیمت ملے اسے کھاؤ وہ حلال اور پاک ہے۔'' یہ ظالموں کا قول ہے۔ (نعوذ باللہ!) (سورہ العطاء، آیت نمبر 7)

⑦ قرآن مجید کی بے حرمتی:

یہود و نصاریٰ نے قرآن مجید کی دشمنی میں قولاً فعلاً کوئی کسر نہیں چھوڑی فرقان الحق کے ابلیسی اقوال اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں ایک جگہ لکھا ہے ﴿ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ الشَّيْطَانِ مُضِلَّاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ النُّوْرِ إِلَى الظُّلُمَاتِ فَلَا تَتَّبِعُوْا وَحْيَ الشَّيْطَانِ وَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا لَدُوْدًا ﴾ ترجمہ: ''اے لوگو! تمہارے سامنے شیطان کی گمراہ کن آیات پڑھی جاتی ہیں تاکہ تمہیں روشنی سے نکال کر تاریکی کی طرف لے جائیں پس تم لوگ شیطان کی وحی کی پیروی نہ کرو اور اسے اپنا بدترین دشمن سمجھو۔'' (سورہ العطاء، آیت نمبر 15)

⑧ قرآن مجید میں تحریف:

اہل کتاب الہامی کتب میں تحریف کے عادی مجرم ہیں تورات اور انجیل کے بعد قرآن مجید میں بھی بدترین تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں لفظی تحریف کی مثالیں تو آپ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں احکام میں تحریف کی مثالوں میں سے ایک ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔ لکھا ہے: ﴿ لَقَدِ افْتَرَيْتُمْ عَلَيْنَا كَذِبًا بِأَنَّا حَرَّمْنَا الْقِتَالَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ثُمَّ نَسَخْنَا مَا حَرَّمْنَا فَحَلَّلْنَا فِيْهِ قِتَالًا كَبِيْرًا ﴾ ترجمہ: ''تم نے ہماری طرف جھوٹ منسوب کیا ہم نے حرمت والے مہینوں میں قتال حرام کیا ہے جس کو ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم نے منسوخ کر دیا ہے اور اب حرام مہینوں میں ہم نے بڑی جنگ حلال کر دی ہے۔'' (سورہ السلام، آیت نمبر 11)

⑨ مسلمانوں سے دشمنی:

فرقان الحق میں مسلمانوں کو کہیں تو يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ ضَلُّوْا ❷ (اے گمراہ لوگو!) کہیں يَا أَهْلَ

● یاد رہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ کے الفاظ سورۃ توبہ آیت 29 سے لئے گئے ہیں اور وَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا کے الفاظ سورۃ الانفال کی آیت نمبر 69 کا حصہ ہیں۔

❷ سورہ السلام، آیت نمبر 1

الْكُفْرَانِ ❶ (یعنی اے کافرو!) کہیں يَا اَهْلَ النِّفَاقِ ❷ (یعنی اے منافقو!) کہیں يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ❸ (یعنی اے مشرکو!) کہیں يَا اَهْلَ الْعِصْيَانِ ❹ (یعنی اے نافرمانو!) کہیں يَا اَهْلَ الْاِفْكِ ❺ (یعنی اے بہتان باندھنے والو!) کہیں يَا اَهْلَ الْجَهْلِ ❻ (اے جاہلو!) اور کہیں يَا اَهْلَ التَّحْرِيْفِ ❼ (اے تحریف کرنے والو!) کہہ کر خطاب کیا گیا ہے اور اہل کتاب کو ہر جگہ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں جس طرح بنی اسرائیل کے جرائم کی نشاندہی کی گئی ہے اسی طرز پر فرقان الحق میں مسلمانوں پر بہت سے الزامات لگائے گئے ہیں اور جس بات کو سب سے زیادہ نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان قاتل، ڈاکو، چور، دہشت گرد اور فساد پھیلانے والے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

(i) ﴿وَهَدَمْتُمْ بِيَعًا وَبُيُوْتًا يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُنَا وَهَدَمْتُمْ كَنَائِسَ عِبَادَنَا الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ اٰوَوْكُمْ وَاَحْسَنُوْا اِلَيْكُمْ وَعَلَّمُوْا كُمْ فَغَدَرْتُمْ بِهِمْ ظَالِمِيْنَ﴾ ترجمہ: ”اور تم نے گرجے اور عبادت خانے گرائے جن میں ہمارے نام کا ذکر کیا جاتا تھا اور تم نے ہمارے ان مومن بندوں کے معبد گرائے جنہوں نے تم کو پناہ دی، تمہارے ساتھ حسن سلوک کیا تمہیں علم سکھایا تم نے ان کے ساتھ جنگیں کیں پس تم ظلم کرنے والے ہو۔“ (سورہ الاساطیر، آیت نمبر 4)

(ii) ﴿وَقُلْتُمْ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ وَتُكْرِهُوْنَ عِبَادَنَا الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْكُفْرِ فَمَنْ اِسْتَسْلَمَ سَلِمَ وَمَنِ اسْتَمْسَكَ بِدِيْنِ الْحَقِّ قُتِلَ قَتْلَةَ الْمُجْرِمِيْنَ﴾ ترجمہ: ”اور تم کہتے ہو دین میں جبر نہیں لیکن ہمارے مومن بندوں پر کفر اختیار کرنے کے لئے جبر کرتے ہو جو اسلام لے آیا وہ بچ گیا اور جو دین حق پر قائم رہا وہ مجرموں کی طرح قتل کر دیا گیا۔“ (سورہ الملوک، آیت نمبر 1)

(iii) ﴿فَسِيْمَاؤُكُمْ كُفْرٌ وَشِرْكٌ وَزِنًى وَغَزْوٌ وَقَتْلٌ وَسَلْبٌ وَسَبْيٌ وَجَهْلٌ وَعِصْيَانٌ﴾ ترجمہ: ”تمہارا طرز عمل، کفر کرنا، شرک کرنا، زنا کرنا، جنگیں کرنا، قتل کرنا، لوٹ مار کرنا، عورتوں کو قیدی بنانا، جہالت سے کام لینا اور نافرمانی کرنا ہے۔“ (سورہ الکبائر، آیت نمبر 3، ص 249)

مذکورہ ابلیسی اقوال میں مسلمانوں کا جو گھناؤنا کردار پیش کیا گیا ہے فرقان الحق کا بیشتر حصہ ایسے ہی

---

❶ سورہ التوحید، آیت نمبر 1 ❷ سورہ مسیح، آیت نمبر 1 ❸ سورہ الثالوث، آیت نمبر 1
❹ سورہ الموعظہ، آیت نمبر 1 ❺ سورہ الافک، آیت نمبر 17 ❻ سورہ الخاتم، آیت نمبر 1
❼ سورہ الاساطیر، آیت نمبر 1

ابلیسی اقوال پر مشتمل ہے۔

⑩ **کتمان حق:**

اہل کتاب کے جرائم میں سے ایک جرم کتمانِ حق (حق کو چھپانا) بھی ہے۔ فرقان الحق میں اس کی بھی جا بجا مثالیں ملتی ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:

سورہ النساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (3:4) ترجمہ: ”جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چار سے نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم ان کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی رکھو یا ان عورتوں سے (تمتع کرو) جو تمہارے قبضے میں ہیں۔ (سورہ النساء، آیت نمبر 3)

فرقان الحق کے مصنف نے قرآن مجید کی اس آیت کو یوں لکھا ہے:

﴿تُشْرِكُوْنَ بِهَا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ ترجمہ: ”تم نکاح کرتے ہو دو دو، تین تین چار چار عورتوں سے یا لونڈیوں سے۔ درمیان سے ﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ کا حصہ حذف کر دیا ہے۔ (سورہ النساء، آیت نمبر 8 تا 9) جس میں ایک سے زائد شادیوں کے لئے لازمی شرط ”عدل“ کا ذکر کیا گیا ہے عدل کے بغیر دو دو، تین تین اور چار چار نکاحوں کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی شریعت کے قوانین سراسر ظالمانہ ہیں۔

⑪ **محبت اور سلامتی کا فریب:**

فرقان الحق میں یہود و نصاریٰ کو یَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ❶ کہہ کر خطاب کیا گیا ہے اور فرقان الحق کی تعلیمات کو ”دین حق“ ❷ بتایا گیا ہے اور جگہ جگہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ محبت، انصاف، امن اور سلامتی کے علمبردار ہیں۔ مثلاً ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا نَاْمُرُ بِالْمَحَبَّةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْاِحْسَانِ وَالْعَدْلِ وَالسَّلَامِ﴾ ”اے لوگو! ہم محبت، رحمت، احسان، عدل اور سلامتی کا حکم دیتے ہیں۔“ (سورہ القتل، آیت نمبر 3) دوسری جگہ لکھا ہے ﴿اِنَّمَا الدِّيْنُ الْحَقُّ هُوَ دِيْنُ الْمَحَبَّةِ وَالْاِخْوَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ﴾ ترجمہ: ”بے شک دین حق ہی محبت، اخوت رحمت اور سلامتی کا دین ہے۔“ (سورہ الاضحیٰ، آیت نمبر 5)

❶ سورہ الانجیل، آیت نمبر 6　❷ سورہ الاضحیٰ، آیت نمبر 5

محبت، اخوت، رحمت اور سلامتی کے علمبردار، افغانستان اور عراق کے عوام کے ساتھ جس "محبت"، "اخوت"، "رحمت" اور "سلامتی" کے ساتھ پیش آ رہے ہیں یا افغانستان اور عراق کی جیلوں یا کیوبا کے عقوبت خانے میں مسلمان قیدیوں سے جس محبت واخوت اور سلامتی کا سلوک کر رہے ہیں اس کا ساری دنیا مشاہدہ کر رہی ہے۔

⑫ مذہبی تعصب:

ساری دنیا کے سامنے روشن خیالی، اعتدال پسندی اور رواداری کی رٹ لگانے والی "مہذب دنیا" اندر سے کس قدر مذہبی تعصب، انتہا پسندی اور جنون میں مبتلا ہے اس کا اندازہ فرقان الحق کے ان دو فقروں سے لگائیے:

﴿ اِنَّمَا دِیْنُ الْحَقِّ هُوَ دِیْنُ الْاِنْجِیْلِ الْحَقِّ وَالْفُرْقَانِ الْحَقِّ مِنْ بَعْدِهٖ فَمَنِ ابْتَغٰی غَیْرَ ذٰلِکَ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾

ترجمہ: "سچی انجیل اور سچا فرقان ہی دین حق ہے اور جو شخص اس دین کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔" (سورہ الجزیہ، آیت نمبر 13)

﴿وَاَنْزَلْنَا الْفُرْقَانَ الْحَقَّ مُذَکِّرًا بِالدِّیْنِ الْحَقِّ وَمُصَدِّقًا لِّلْاِنْجِیْلِ الْحَقِّ لِنُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ ﴾

ترجمہ: "ہم نے دین حق کی یاددہانی کے لئے فرقان الحق نازل کیا ہے جو انجیل حق کی تصدیق کرنے والا ہے تاکہ اسے باقی تمام ادیان پر غالب کریں خواہ کافروں (یعنی مسلمانوں) کو کتنا ہی برا لگے؟" (سورہ الاضحیٰ، آیت نمبر 6)

دوسری آیت سے نہ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ عیسائی اور یہودی اپنے مذہب کے معاملے میں کس قدر متعصب اور جنونی ہیں بلکہ یہ پتہ بھی چلتا ہے کہ وہ ہر قیمت پر اسلام کو مغلوب کرنے اور عیسائیت و یہودیت کو غالب کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

اب ہم فرقان الحق سے روشن خیالی پر مشتمل بعض تعلیمات کا ذکر بھی کرنا چاہیں گے تاکہ قارئین کو علم ہو سکے کہ موجودہ روشن خیالی کا اصل منبع کہاں ہے؟

① **حجاب عورت کی توہین اور تذلیل ہے:**

''المہدی'' نے فرقان الحق میں لکھا ہے:

﴿ وَاقَعْتُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ النِّسَاءِ سَدًّا وَّحِجَابًا مَّسْتُوْرًا فَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ فَمِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَكَانَ ذٰلِكَ هَوْنًا لِخَلْقِنَا وَاحْتِقَارًا﴾

ترجمہ: ''تم نے اپنے اور عورتوں کے درمیان یہ کہہ کر رکاوٹ اور پردہ حائل کر دیا ہے کہ جب ان سے کوئی سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے کرو اور یہ ہماری مخلوق کی توہین اور تذلیل ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 10)

② **عورتوں کو گھر میں بٹھانا ظلم ہے:**

اسی سورت میں آگے لکھا ہے:

﴿اِحْتَبَسْتُمُوْهُنَّ بِقَوْلِكُمْ "قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ" اَلَا سَاءَ حُكْمُ الظَّالِمِيْنَ قَرَارًا﴾

ترجمہ: ''تم نے عورتوں کو اپنے اس قول کے مطابق قید کر رکھا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھیں، سنو! گھر میں بیٹھنے کا حکم بہت برا ہے جو ظالموں نے دے رکھا ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 11)

③ **مرد کو حاکم بنانا درندگی اور وحشیانہ پن ہے:**

﴿ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ الرِّجَالَ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ وَاللّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَمَا مُزْتُمْ بِشِرْعَةِ الْغَابِ بَيْنَ الْاِنْسَانِ وَبَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْاَنْعَامِ﴾

ترجمہ: ''تم کہتے ہو مرد عورتوں پر حاکم ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا ڈر ہو انہیں نصیحت کرو، بستر سے الگ کر دو اور انہیں مارو تو پھر انسانوں اور جنگلی درندوں، وحشیوں اور چوپایوں کے قانون میں کیا فرق ہوا؟'' (سورہ النساء، آیت نمبر 4)

④ **میراث میں عورت کا آدھا حصہ اور عورت کی آدھی گواہی ظلم ہے:**

﴿فَالْمَرْاَةُ بِشِرْعَتِكُمْ نِصْفُ وَارِثٍ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَهِيَ نِصْفُ شَاهِدٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ رَجُلَانِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ فَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَهٰذَا عَدْلُ الظّٰلِمِيْنَ﴾

ترجمہ: ''تمہاری شریعت میں عورت نصف حصہ کی وارث ہے کیونکہ مرد کے لئے عورت سے دگنا حصہ ہے اور تمہاری شریعت میں عورت کو گواہی بھی آدھی ہے کیونکہ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں پس مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ کی فضیلت ہے اور یہ ظالموں کا عدل ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 5)

⑤ طلاق حرام ہے:

﴿وَقَدْ وَصَّيْنَا عِبَادَنَا بِاَنْ لَّا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اَوِ الطَّلَاقِ﴾

ترجمہ: ''اور ہم نے بندوں کو تاکید کی ہے کہ زنا اور طلاق کے قریب بھی نہ جانا۔'' (سورہ الطہر، آیت نمبر 9)

⑥ مطلقہ سے نکاح کرنا زنا اور کفر ہے:

﴿وَمَنْ تَزَوَّجَ مُطَلَّقَةً فَقَدْ زَنٰی وَكَانَ فِعْلُهٗ كُفْرًا وَفَجْرًا﴾

ترجمہ: ''اور جس نے کسی مطلقہ سے نکاح کیا اس نے زنا کیا اور اس کا یہ فعل کفر اور گناہ شمار ہوگا۔'' (سورہ الطلاق، آیت نمبر 3)

⑦ ایک سے زائد نکاح زنا ہے:

﴿وَقُلْتُمْ وَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَرَجَعْتُمْ اِلَى الْجَاهِلِيَّةِ الْغَرَائِزِ وَنَجَسُ الزِّنَاءِ وَالْفُجُوْرَ فَاَنْتُمْ لَا تُطَهَّرُوْنَ﴾

ترجمہ: ''اور تم نے کہا ہے کہ نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو، دو تین تین، چار چار تک یا ان لونڈیوں سے (تمتع کرو) جو تمہارے قبضے میں ہوں یہ کہہ کر تم جاہلانہ فطرت، زنا کی گندگی اور گناہ کی طرف پلٹ گئے لہٰذا تم پاک نہیں کئے جاؤ گے۔'' (سورہ المیزان، آیت نمبر 9)

⑧ عورت اور مرد کے غیر مساوی حقوق کی مذمت:

درج ذیل ابلیسی اقوال میں نہ صرف نکاح کو غلامی باور کرایا گیا ہے بلکہ مرد وزن کے غیر مساوی حقوق کو عورت پر سراسر ظلم قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ اس بات کا جواز بھی پیش کیا گیا ہے کہ جب مرد چار چار بیویاں رکھ سکتے ہیں تو عورت چار چار شوہر کیوں نہیں رکھ سکتی۔

﴿وَاتَّخَذْتُمْ مِنَ الْمَرْاَةِ مَوْرِدَ غَرِيْزٍ تَطْلُبُوْنَهَا اَنّٰى شِئْتُمْ وَلَا تَطْلُبُكُمْ وَتُطَلِّقُوْنَهَا اَنّٰى شِئْتُمْ وَلَا تُطَلِّقُكُمْ وَتَهْجُرُوْنَهَا وَلَا تَهْجُرُكُمْ وَتَضْرِبُوْنَهَا وَلَا تَضْرِبُكُمْ وَتُشْرِكُوْنَ بِهَا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَلَا تُشْرِكُ بِكُمْ اَحَدًا تَمْلِكُوْنَهَا وَلَا تَمْلِكُكُمْ وَلَا تَمْلِكُ لِشَاْنِ اَمْرِهَا رَشَدًا﴾

ترجمہ: ''تم نے عورت کو اپنی خواہشات پوری کرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے تم اسے طلب کرتے ہو جہاں چاہتے ہو لیکن وہ تمہیں طلب نہیں کر سکتی، تم اسے جب چاہو طلاق دے سکتے ہو لیکن وہ تمہیں طلاق نہیں دے سکتی، تم اسے الگ کر سکتے ہو لیکن وہ تمہیں الگ نہیں کر سکتی، تم اسے مار سکتے ہو لیکن وہ تمہیں نہیں مار سکتی، تم اس کے ساتھ دوسری، تیسری یا چوتھی بیوی یا لونڈی رکھ سکتے ہو لیکن وہ دوسرا شوہر نہیں رکھ سکتی، تم اس کے مالک ہو لیکن وہ تمہاری مالک نہیں ہو سکتی حتیٰ کہ اپنے کسی معاملے کی اچھی بات کا اختیار بھی نہیں رکھتی۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 8 تا 9)

⑨ قصاص میں ہلاکت ہے:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے:

﴿وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِى الْاَلْبَابِ﴾ (179:2)

ترجمہ: ''اے عقل مند لوگو! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 179)

جس کا مطلب یہ ہے کہ قاتل کو قتل کے بدلے قتل کیا جائے، جبکہ مغرب میں قصاص کا قانون رائج نہیں ہے۔ اس ''روشن خیالی'' کی ترجمانی کرتے ہوئے فرقان الحق کا مصنف لکھتا ہے:

﴿مَا كَتَبْنَا عَلَيْكُمُ الْقِصَاصَ فَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ بَوَارٌ يّٰاُولِى الْاَلْبَابِ﴾

ترجمہ: ''ہم نے تمہیں قصاص کا حکم نہیں دیا اے عقلمند لوگو! تمہارے لئے قصاص میں ہلاکت اور بربادی ہے۔'' (سورہ المھدین، آیت نمبر 7)

فرقان الحق کے ابلیسی اقوال پڑھنے کے بعد یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ دراصل یہود و نصاریٰ کے دلوں میں قرآن مجید کے خلاف چھپا ہوا حسد اور بغض ہے جو کتابی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

ان ابلیسی اقوال کے حوالہ سے ہم جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو، رسول اکرم ﷺ کو، حضرت جبریل علیہ السلام کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بار بار شیطان لکھنے والے ملعون یہود و نصاریٰ

کیا مسلمانوں کے دوست ہو سکتے ہیں؟ قرآن مجید کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ شیطانی آیات لکھنے والے ملعون یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست ہو سکتے ہیں؟ کیا فرقان الحق کی شیطانی آیات کو ماننے والے یہود و نصاریٰ اور قرآن مجید کی رحمانی آیات پر ایمان لانے والے مسلمانوں کے مفادات ایک ہو سکتے ہیں؟ سورج بے نور ہو سکتا ہے، چاند ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے، آسمان گر سکتا ہے، زمین پھٹ سکتی ہے، لیکن مسلمانوں اور کافروں کے درمیان دوستی نہیں ہو سکتی۔ یاد رہے کہ یہود و نصاریٰ کی مسلمانوں سے دشمنی کا معاملہ ان شیطانی آیات کی طباعت تک محدود نہیں بلکہ بہت آگے تک ہے

مصر کے اخبار ''الاسبوع'' نے یہود و نصاری کی ایک خفیہ دستاویز کے حوالہ سے فرقان الحق کی تصنیف کے مقاصد پر روشنی ڈالی ہے ہم اختصار کے ساتھ ذیل میں وہ مذموم مقاصد بھی بیان کر رہے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1. مسلمانوں کو یہ باور کرانا کہ قرآن مجید آسمانی کتاب نہیں بلکہ انسان کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔
2. اقوام عالم کو یہ باور کرانا کہ قرآن مجید منفی نظریات کی حامل کتاب ہے جو انسانیت کے تحفظ اور امن کے خلاف ہے جبکہ فرقان الحق مثبت نظریات کی حامل کتاب ہے جس میں حقوق انسانی، حقوق نسواں اور جمہوریت کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔
3. اقوام عالم کو یہ باور کرانا کی فرقان الحق محبت، اخوت اور سلامتی کا علمبردار ہے۔
4. دنیا میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکنا۔
5. یہودیت اور عیسائیت کی مشترکہ تہذیب کو پوری دنیا پر غالب کرنا۔

یہ ہیں وہ مذموم مقاصد جن کی خاطر ''فرقان الحق'' تصنیف کیا گیا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے خفیہ دستاویز میں دیا گیا ایجنڈا یہ ہے۔

1. ابتداءً فرقان الحق اسرائیل اور یورپی ممالک میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس کے بعد تدریجاً دوسرے ممالک میں تقسیم کیا جائے گا۔[1]
2. بنیاد پرست مسلمانوں کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ قرآن مجید کو چھوڑ کر فرقان الحق کو مضبوطی سے تھامیں انکار کرنے والوں کے خلاف ظلم اور جبر کے تمام طور طریقے استعمال کیے جائیں گے۔

---

[1] کویت کے فلاحی ادارہ ''احیاء التراث الاسلامی'' کی رپورٹ کے مطابق کویت کے انگلش میڈیم سکولوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء میں فرقان الحق ہدیۃً تقسیم کیا گیا ہے۔ (ہفت روزہ صحیفہ اہل حدیث، 28 جنوری 2005ء)

③ تین، چار سال بعد یورپی، امریکی اور اسرائیلی افواج اسلامی ممالک کا محاصرہ کریں گی حتی کہ اسلامی ممالک فرقان الحق کی تعلیمات پر عمل کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

④ آئندہ بیس سالوں میں زمینی دنیا کو اسلام سے پاک کر دیا جائے گا حتی کہ کوئی ایک مسلمان ایسا باقی نہ رہے گا جس کے افکار و نظریات اسلامی ہوں۔ [1]

تاریخ کا بدترین المیہ یہ ہے کہ ایک طرف تو یہود و نصاریٰ کا یہ ایجنڈا ہے جس کے مطابق وہ پوری دنیا سے جلد از جلد اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دینا چاہتے ہیں اور دوسری طرف مسلم ممالک کے بزدل اور بے مغز حکمران ہیں جو اب بھی یہود و نصاریٰ سے اتحاد اور دوستی کا راگ الاپ رہے ہیں اور اس پر فخر کر رہے ہیں۔ کیا ہم اندھے ہیں، دیکھتے نہیں؟ کیا ہم بہرے ہیں، سنتے نہیں؟ کیا ہمارے دلوں پر مہر لگ چکی ہے کہ ہم غور و فکر نہیں کرتے؟ کیا ایسا نہیں کہ کفار جس پھانسی کے پھندے پر ہمیں لٹکانا چاہتے ہیں ہم اسی پھندے کی تیاری میں ان کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ جس گڑھے میں کفار ہمیں زندہ دفن کرنا چاہتے ہیں، وہ گڑھا کھودنے میں ہم مزدوروں کی طرح کام کر رہے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ جن تلواروں سے کفار ہمیں قتل کرنا چاہتے ہیں انہیں تلواروں کو ہم اپنے ہاتھوں صیقل کر رہے ہیں؟ پھر ہے کوئی جو طاغوت اکبر کی روشن خیالی اور گمراہی کے آگے بند باندھنے کی کوشش کرے؟ ہے کوئی جو ائمہ کفر کی سازشوں کو روکنے کا عزم کرے؟ ہے کوئی جو اللہ کے دین کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی نصرت کرے؟ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ! (7:47)

[1] اپنے ابلیسی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے کفار کس حد تک جانے کو تیار ہیں اس کا اندازہ مشرق اوسط میں "نیو سائنٹسٹ" میگزین کے حوالہ سے شائع ہونے والی درج ذیل خبر سے لگائیے "امریکی وزارت دفاع نے دشمن فوجیوں کے اخلاق پر اثر انداز ہونے والے غیر مہلک کیمیکل بم تیار کرنے کی تجویز پر غور کرنا شروع کر دیا ہے یہ بم فوجیوں میں ہم جنسی کا زبردست رجحان پیدا کرے گا جس کی وہ کسی بھی شکل میں مزاحمت نہیں کر سکیں گے دشمن فوجی ہم جنسیت میں اس قدر غرق ہو جائیں گے جس سے ان کی صلاحیتیں ٹوٹ پھوٹ کر رہ جائیں گی اور وہ جنگ پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔" (اردو نیوز، جدہ 23 جنوری 2005ء) مصری جریدہ الاسبوع کی رپورٹ کی تفصیلات کراچی کے موقر ہفت روزہ صحیفہ اہلحدیث 12 تا 28 جنوری 2005ء سے لی گئی ہیں۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

”اللہ دوست ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں وہ انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 257)

قرآن مجید کی روشن خیالی	طاغوت کی روشن خیالی
① عورتیں حجاب پہنیں	حجاب پسماندگی کی علامت ہے
② مرد، عورت پر قوام ہے	مرد اور عورت دونوں برابر ہیں
③ قانون تعدد ازواج پر عمل کرو	قانون تعدد ازواج عورت پر سراسر ظلم ہے۔
④ قانون قصاص نافذ کرو	قانون قصاص، حقوق انسانی کے منافی ہے۔
⑤ قوانین حدود نافذ کرو تا کہ چوری، ڈاکے ختم ہوں اور معاشرہ شراب اور زنا سے پاک ہو	قوانین حدود ظالمانہ اور وحشیانہ سزائیں ہیں۔ چوری، ڈاکہ، شراب اور زنا فطری عمل ہیں انہیں ختم کرنا ممکن نہیں
⑥ سودی نظام ختم کرو	سودی نظام کے بغیر معاشی ترقی ممکن نہیں
⑦ مسلمانوں پر کفار کے مظالم روکنے کے لئے جہاد کرو	جہاد نہیں، یہ دہشت گردی ہے
⑧ یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرو	یہود و نصاریٰ سے دوستی میں عزت اور وقار ہے
⑨ موسیقی اور گانا بجانا حرام ہے	موسیقی اور گانا بجانا روح کی غذا ہے
⑩ داڑھی رکھو	داڑھی رکھنا پسماندہ اسلام ہے

(الف) اَلْعَقِیْدَۃُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْاٰنِ

عقیدہ......قرآن مجید کی روشنی میں

1. ارکان ایمان
2. عقیدۂ توحید
3. عقیدۂ رسالت
4. سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
5. قرآن مجید اور پہلی نازل شدہ کتب
6. موت کے بعد زندگی

اَرْکَانُ الْاِیْمَانِ

ارکانِ ایمان

مَسئلہ 1 ایمان کے درج ذیل چھ ارکان ہیں۔

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴾ (285:2)

”رسول اور سارے مومن ایمان لائے اس چیز پر جو اس کے رب کی طرف سے نازل کی گئی۔ یہ سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (اور وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ایمان لانے کے معاملے میں) ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم نے سنا اور اطاعت کی اپنے رب کی۔ اے ہمارے رب! ہمیں تیری مغفرت چاہئے اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 285)

مَسئلہ 2 ایمان کا پانچواں رکن آخرت پر ایمان لانا ہے۔

﴿ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴾ (4:2)

”اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت 4)

مَسئلہ 3 ایمان کا چھٹا رکن تقدیر پر ایمان لانا ہے۔

﴿ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴾ (2:25)

”اللہ نے ہر چیز پیدا کی اور پھر اس کی تقدیر مقرر فرمائی۔“ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 2)

❋❋❋

اَلتَّوْحِيْدُ

عقیدۂ توحید

مسئلہ 4 اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا جز ہے نہ کوئی اس کا جز ہے اور اس جیسا کوئی دوسرا نہیں۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾

(4-1-112)

''کہو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔'' (سورہ الاخلاص، آیت نمبر 1-4)

مسئلہ 5 زمین و آسمان پیدا کرنے والا، بارش برسانے والا، زمین سے ہر قسم کی نباتات اگانے والا صرف ایک اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

﴿اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ○﴾

(60:27)

''وہ کون ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا، ہرے بھرے بارونق باغات اگائے جن کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ بھی ہے؟ (نہیں) یہ لوگ دوسروں کو (بلا دلیل) اللہ کا شریک ٹھہرا رہے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ (سیدھی راہ سے) ہٹے ہوئے ہیں۔''

(سورہ النمل، آیت 60)

اَلرِّسَالَةُ

عقیدۂ رسالت

مسئلہ 6 لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول مبعوث فرمائے۔

مسئلہ 7 قرآن مجید تمام رسولوں پر بلا استثناء ایمان لانے کی تعلیم دیتا ہے۔

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ق غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○﴾ (285:2)

”رسول اس ہدایت پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی اور جو لوگ اس رسول کو ماننے والے ہیں وہ بھی اس ہدایت پر ایمان لائے ہیں یہ سب (یعنی محمد اور ان کے امتی) اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور (اقرار کرتے ہیں کہ) ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان (ایمان لانے کے معاملے میں) کوئی فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں ”ہم نے حکم سنا اور اس کی اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرمادے بالآخر ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 285)

مسئلہ 8 حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ سلسلہ رسالت کے آخری رسول ہیں جن کے بعد کوئی دوسرا رسول نہیں آئے گا۔

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا○﴾(40:33)

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔“ (سورہ الاحزاب، آیت 40)

سَیِّدُنَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ علیہ السلام

سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

مسئلہ 9 عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اللہ کے رسول اور اللہ کے امر یعنی ''کُنْ'' سے بن باپ پیدا ہوئے۔

مسئلہ 10 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا اسی طرح فرض ہے جس طرح دوسرے رسولوں پر ایمان لانا فرض ہے۔

﴿اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ کَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ز فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ قف﴾ (171:4)

''بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا رسول ہے اور اس کا امر ہے جسے (جبرائیل علیہ السلام نے) مریم تک پہنچایا اور عیسیٰ بن مریم اللہ کی (پیدا کردہ) روح ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 171)

مسئلہ 11 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں نہ حضرت مریم اللہ تعالیٰ کا جزء ہیں۔

مسئلہ 12 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہنے والے کافر ہیں۔

مسئلہ 13 حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اللہ کے بیٹے، بیٹی یا جزء نہیں۔

﴿لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط﴾ (73:5)

''یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے، جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے ایک ہے حالانکہ ایک الٰہ کے سوا کوئی

الٰہ نہیں۔'' (سورہ المائدہ، آیت 73)

مسئلہ 14 یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام پر بدکاری کا بہتان لگایا۔

مسئلہ 15 حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئے نہ سولی چڑھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمانوں پر اٹھالیا۔

﴿وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ○ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ○ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○﴾ (4:156-158)

''(ہم نے لعنت کی یہودیوں پر) کہ انہوں نے انکار کیا (حضرت عیسیٰ کے بن باپ پیدا ہونے کا) اور بہتان عظیم باندھا مریم پر اور خود کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم کو قتل کیا ہے حالانکہ نہ انہوں نے قتل کیا نہ سولی چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ بنا دیا گیا اور جن لوگوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی شک میں مبتلا ہیں ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں بلکہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ النساء، آیت 156-158)

وضاحت : قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد کریں گے اور اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد ساری دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا ہر طرف امن و سلامتی اور محبت و اخوت کا دور دورہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک حکومت فرمائیں گے۔ یاد رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق احکام نافذ فرمائیں گے۔

اَلْقُرْآنُ وَالْكُتُبُ السَّابِقَةُ

قرآن مجید اور پہلی نازل شدہ کتب

مسئلہ 16 قرآن مجید، پہلے سے نازل کی گئی کتب یعنی تورات، زبور اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے۔

مسئلہ 17 قرآن مجید، پہلے سے نازل کی گئی کتب کی اصل تعلیمات کی حفاظت کرتا ہے جن میں خود اہل کتاب تحریف کر چکے تھے۔

﴿ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ﴾(5:48)

''اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب برحق نازل کی ہے اور تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی اور ان کی حفاظت بھی کرتی ہے، لہٰذا تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور اس حق سے ہٹ کر جو تیرے پاس آیا ہے ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 48)

مسئلہ 18 قرآن مجید نہ صرف پہلی کتب کی تصدیق کرتا ہے بلکہ ان کتب میں بیان کئے گئے مسائل اور احکام کی تفصیل بھی بیان کرتا ہے۔

﴿وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (10:37)

''اور یہ قرآن ایسی چیز نہیں جسے اللہ کی وحی کے بغیر گھڑ لیا جائے بلکہ یہ قرآن بلا شبہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے جو اپنے سے پہلی آئی ہوئی کتب کی تصدیق کرتا ہے اور ''الکتاب'' کی تفصیل بھی بیان کرتا ہے۔'' (سورہ یونس، آیت 37)

اَلْحَیَــاۃُ بَعْـدَ الْمَــوْتِ

موت کے بعد زندگی

مَسئلہ 19 مرنے کے بعد تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

﴿ وَ قَالُوْٓا ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ○ قُلْ کُوْنُوْا حِجَارَۃً اَوْ حَدِیْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ط قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ج فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ رُءُ وْسَھُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھُوَ ط قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَرِیْبًا ○﴾ (51-49:17)

''اور وہ کہتے ہیں جب ہم ہڈیاں بن جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ ان سے کہو تم پتھر یا لوہا بن جاؤ یا اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز جو تمہارے دلوں میں ہے (تب بھی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اس کے بعد وہ) پھر دوسرا سوال یہ کریں گے ''دوبارہ زندہ کرے گا کون؟ کہو وہی ذات جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا، پھر وہ سر ہلا ہلا کے (تعجب اور تمسخر کے انداز میں) پوچھیں گے اچھا یہ ہوگا کب؟ کہو بعید نہیں کہ وہ وقت قریب ہی آ گیا ہو۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 49-51)

﴿یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ط وَ کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ○﴾ (19:30)

''وہ زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے اسی طرح تم لوگ بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔'' (سورہ الروم، آیت 19)

(ب) اَلْاَوَامِرُ فِی ضَوْءِ الْقُرْاٰنَ

اوامر......قرآن مجید کی روشنی میں

① ارکان اسلام

② قرآن مجید اور خاندانی نظام

③ تعدد ازواج

④ پردہ

⑤ داڑھی

⑥ قصاص

⑦ شرعی حدود

⑧ جہاد فی سبیل اللہ

⑨ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

⑩ بعض دیگر اوامر

اَرْكَانُ الْإِسْــــلَامِ

ارکانِ اسلام

مَسئلہ 20 اسلام کا پہلا رکن توحید ہے۔

وضاحت : آیت کے لئے مسئلہ نمبر 1 ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 21 اسلام کا دوسرا رکن نماز اور تیسرا رکن زکاۃ ہے۔

﴿ فَـاِنْ تَـابُـوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝﴾ (11:9)

''پس اگر (کافر) توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (ان کے خلاف قتال نہ کرو) علم والوں کے لئے ہم اپنے احکام واضح کررہے ہیں۔'' (سورہ التوبہ، آیت نمبر 11)

مَسئلہ 22 اسلام کا چوتھا رکن روزہ ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (183:2)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' (سورہ البقرہ، آیت 183)

مَسئلہ 23 اسلام کا پانچواں رکن حج ہے۔

﴿وَ لِـلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (97:3)

''اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ اس گھر کا حج کرے اور جو (ایسا کرنے سے) انکار کرے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سارے جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 97)

نِظَامُ الْاُسْرَةِ فِی الْقُرْآنِ

قرآن مجید اور خاندانی نظام

① اَلنِّكَاحُ ...... بِنَاءُ الْاُسْرَةِ

نکاح......خاندانی نظام کی بنیاد

مَسئلہ 24 نکاح انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

﴿ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ﴾(38:13)

''اور تم سے پہلے بھی ہم نے پیغمبر بھیجے اور ہم نے انہیں بیوی بچوں والا بنایا۔'' (سورہ الرعد، آیت نمبر 38)

مَسئلہ 25 اللہ تعالیٰ نے تمام مردوں عورتوں کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔

مَسئلہ 26 غربت یا بے روزگاری کی وجہ سے نکاح مؤخر کرنا جائز نہیں۔

﴿ وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ ﴾(32:24)

''تم میں سے جو بے نکاح ہوں (مرد یا عورت) ان کے نکاح کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں بھی اگر صلاحیت پاؤ تو ان کے بھی نکاح کرو اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 32)

وضاحت : ① آیت میں بے نکاح افراد (مرد یا عورت) کے ولی کو مخاطب کیا گیا ہے کہ وہ ان کے نکاح کریں اور اس معاملے میں تاخیر سے کام نہ لیں۔ اگر کسی مرد یا عورت کے ولی نہ ہوں تو ان کے قریبی اعزہ واقارب اس آیت کے مخاطب ہوں گے اگر قریبی اعزہ واقارب بھی نہ ہوں تو پورا مسلمان معاشرہ ان آیات کا مخاطب قرار پائے گا کہ وہ اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عورتوں کے نکاح کرنے میں ان کی مدد کریں۔

② نکاح کے لئے ولی کو مخاطب کرنے سے از خود یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ لڑکے اور لڑکی کے نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے۔

مسئلہ 27 نکاح کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہے۔

مسئلہ 28 نکاح کا دوسرا اہم ترین مقصد معاشرے کو فحاشی اور بے حیائی سے پاک کرنا ہے۔

مسئلہ 29 نکاح کے بغیر مرد اور عورت کا آپس میں چوری چھپے تعلق قائم کرنا حرام ہے۔

مسئلہ 30 مرد اور عورت کو عمر بھر کا ساتھ نبھانے کی نیت سے نکاح کرنے کا حکم ہے۔

﴿ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ج﴾(25:4)

''مومن عورتوں کے سرپرستوں کی اجازت سے خواتین کے ساتھ نکاح کرو اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو تاکہ وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو کر رہیں آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 25)

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ط﴾(223:2)

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنے مستقبل کی فکر کرو۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 223)

وضاحت : یہود کہتے تھے کہ اگر عورت کے ساتھ پیٹ کے بل مجامعت کی جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے مذکورہ آیت کریمہ میں یہود کی اسی بات کی تردید فرمائی گئی ہے۔ عورت کے ساتھ پیٹ کے بل یا پشت کے بل دونوں طرف سے مجامعت جائز ہے۔ البتہ اولاد پیدا کرنے کی جگہ مجامعت کرنا ضروری ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''عورت کی دبر میں مجامعت کرنے والا ملعون ہے۔'' (احمد)

مسئلہ 31 نکاح والی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے سکون اور راحت رکھی ہے۔

مسئلہ 32 نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زوجین میں پیار اور محبت کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔

﴿ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً

وَّ رَحْمَةً ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ ﴾(21:30)

''اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور (یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ) اس نے تمہارے درمیان (نکاح کے بعد) محبت اور رحمت پیدا کردی۔ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔'' (سورہ الروم، آیت نمبر 21)

وضاحت : زوجین کے درمیان اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ محبت اور مودت کا دائرہ آہستہ آہستہ از خود وسیع ہو کر دونوں گھروں کے افراد تک پھیل جاتا ہے اور پھر اسی نظام سے ایک ایسی سوسائٹی وجود میں آتی ہے جس میں ایک دوسرے کے لئے شفقت محبت اور ایثار کے جذبات پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں نکاح کا حکم معاشرے میں کس قدر باعث رحمت ہے۔ وللہ الحمد

مَسئلہ 33 مجرد زندگی بسر کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

﴿ وَ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ ﴾(27:57)

''اور ترک دنیا انہوں نے (یعنی اہل کتاب نے) اپنی طرف سے ایجاد کرلی ہم نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا۔'' (سورہ الحدید، آیت نمبر 27)

مَسئلہ 34 اسقاط حمل کا حق عورت کو ہے نہ مرد کو۔

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ ط اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ○ ﴾(31:17)

''اور مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی بے شک اولاد کا قتل بڑا گناہ ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 31)

② اَلرَّجُلُ فِيْ نِظَامِ الْاُسْرَةِ

(خاندانی نظام میں مرد کی حیثیت)

مَسئلہ 35 خاندان میں نظم کے اعتبار سے (ایمان اور تقویٰ کے اعتبار سے نہیں) مرد کو سربراہ کی حیثیت حاصل ہے۔

مَسئلہ 36 عورت کا نان ونفقہ اور دیگر معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کی وجہ سے مرد کو سربراہ کی حیثیت دی گئی ہے۔

﴿ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ﴾(34:4)

''مرد عورتوں پر قوام ہیں بہ سبب اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور بہ سبب اس کے کہ مرد اپنے مالوں میں سے ان (عورتوں) پر خرچ کرتے ہیں۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 34)

﴿ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ﴾(228:2)

''اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ (مرتبہ) حاصل ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 228)

مَسئلہ 37 گھر کا نظم ونسق چلانے کے لئے عورت پر مرد کی اطاعت واجب کی گئی ہے۔

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴾(34:4)

''نیک عورتیں وہ ہیں جو اپنے شوہروں کی فرماں بردار ہوں اور اپنے شوہروں کی عدم موجودگی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے حکم سے) عورتوں کے حقوق محفوظ فرمادئے ہیں۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 34)

مَسئلہ 38 اگر عورت مرد کی اطاعت نہ کرے تو مرد کو پہلے مرحلے میں بھلے طریقے سے عورت کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہئے اگر عورت فرماں برداری اختیار نہ کرے تو دوسرے مرحلے میں سرزنش کے طور پر خواب گاہ کے اندر بستر الگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے پھر بھی عورت فرماں برداری اختیار نہ کرے تو تیسرے مرحلے میں عورت کو ہلکی مار مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔

﴿ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ج

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ○ ﴾(34:4)

''اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان کے بستر الگ کر دو اور مارو اگر وہ مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا اور بالاتر ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 34)

مسئلہ 39 لڑائی جھگڑے کی صورت میں طلاق دینے کا اختیار مرد کے پاس ہے عورت کے پاس نہیں ہے۔

﴿ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ج وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط﴾ (231:2)

''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ عدت ختم کرنے کے قریب ہوں تو پھر بھلے طریقے سے انہیں (اپنے نکاح میں) روک لو یا پھر بھلے طریقے سے رخصت کرو اور انہیں ستانے کے لئے نہ روکنا کہ ظلم کرنے لگو جس نے ایسی حرکت کی اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 231)

مسئلہ 40 رجعی طلاق کے بعد عدت ختم ہونے سے پہلے مرد چاہے تو رجوع کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔

﴿ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ﴾(228:2)

''اور ان کے شوہر تعلقات درست کر لینے پر آمادہ ہوں تو وہ دوران عدت میں انہیں اپنی زوجیت میں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 228)

3 اَلْمَرْأَةُ فِيْ نَظَامِ الْاُسْرَةِ

(خاندانی نظام میں عورت کی حیثیت)

مسئلہ 41 خاندانی نظام کی شیرازہ بندی میں عورت کی حیثیت ماتحت کی ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 42 ماتحت ہونے کی وجہ سے عورت پر مرد کی اطاعت واجب قرار دی گئی ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 43 گھر کے اندر عورت مرد کے مال وعیال اور اس کی عزت کے محافظ کا درجہ رکھتی ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 44 اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے پیش نظر عورت محبت، شفقت اور رحمت کے سلوک کی مستحق ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 204 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 45 لڑائی جھگڑے کی صورت میں عورت مرد سے علیحدگی چاہے تو عدالت کے ذریعے خلع حاصل کر سکتی ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 257 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

تَعَدُّدُ الْاَزْوَاجِ

تعدادازواج

مسئلہ 46 اسلام میں بیک وقت چار بیویوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ 47 ایک سے زائد عورتوں (خواہ دو ہوں یا تین یا چار) سے نکاح عدل کے ساتھ مشروط ہے۔

مسئلہ 48 ایک سے زائد بیویوں کے درمیان عدل نہ کرسکنے والے مرد کے لئے صرف ایک بیوی کی اجازت ہے۔

﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ج فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا ○﴾(3:4)

''اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو یا تین یا چار کے ساتھ نکاح کرلو لیکن اگر تمہیں ڈر ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر قناعت کرو یا ان لونڈیوں پر قناعت کرو جو تمہارے قبضہ میں ہیں، بے انصافی سے بچنے کے لئے یہی بہترین طریقہ ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 3)

وضاحت : ① دور جاہلیت میں لوگ نو نو دس دس عورتوں سے نکاح کرتے تھے اسلام نے چار کی حد مقرر کرکے اس ظالمانہ رسم کو ختم کردیا۔

② بعض لوگ یتیم لڑکیوں کے حسن و جمال یا مال و دولت کی وجہ سے ان سے نکاح کر لیتے لیکن ان کا والی وارث نہ ہونے کی وجہ سے ان پر طرح طرح کے ظلم کرتے اسلام نے یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا تو اہل ایمان بہت زیادہ محتاط ہوگئے اور یتیم لڑکیوں سے نکاح کرتے ہوئے ڈرنے لگے تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اَلْحِجَابُ

پردہ

مَسئلہ 49 تمام عورتوں کو (تمام غیر محرم) مردوں سے حجاب کرنے کا حکم ہے۔

مَسئلہ 50 حجاب مردوں اور عورتوں کے دلوں کو شیطانی خیالات سے پاک رکھتا ہے۔

﴿ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ ﴾ (53:33)

''(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو) اگر تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے بہت اچھا ہے۔'' (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 53)

وضاحت : جو حکم نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے ہے وہی حکم امت کی خواتین کے لئے بدرجہ اولیٰ ہے۔

مَسئلہ 51 عورت کے پردے میں چہرہ بھی شامل ہے۔

﴿ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ص ﴾

(31:24)

''اور عورتیں اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو از خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 31)

وضاحت : از خود ظاہر ہونے سے مراد عورت کا برقع اور جوتے وغیرہ ہیں جو مردوں کے لئے کشش کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے زینت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 52 ازواج مطہرات اور دیگر تمام مسلمان عورتوں کے لئے حجاب کا حکم ایک جیسا ہے۔

مسئلہ 53 حجاب عورتوں کی عزت اور عصمت کا محافظ ہے۔

﴿ يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ ﴾(59:33)

”اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادریں اپنے اوپر لپیٹ لیا کریں۔ اس طرح وہ بہت جلد پہچان لی جائیں گی (کہ شریف عورتیں ہیں) اور ستائی نہیں جائیں گی اللہ تعالیٰ بخشنے والا، بڑا رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 59)

مسئلہ 54 ساتر لباس تقویٰ کی علامت ہے۔

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ط وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ط﴾(26:7)

”اے بنی آدم! ہم نے تمہارے اوپر لباس نازل کیا ہے تاکہ تمہاری شرم گاہوں کو ڈھانپنے اور زینت کا ذریعہ بنے اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔“ (سورہ الاعراف، آیت نمبر 26)

مسئلہ 55 مردوں، عورتوں کی مخلوط مجالس اور ایک دوسروں کے گھر میں بلا اجازت آمدورفت قطعی حرام ہے۔

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ ﴾(53:33)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو اِلّا یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے۔“

(سورہ الاحزاب، آیت نمبر 53)

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ج﴾(28-27:24)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو

اور اگر تمہیں وہاں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت لئے بغیر اندر نہ جاؤ۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 27-28)

مسئلہ 56 بے حجاب عورت (جو کسی شرعی عذر کی وجہ سے بے پردہ ہو) کو دیکھنا منع ہے۔

مسئلہ 57 نظر کی حفاظت کرنے سے ہی شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ ﴾(30:24)

''اے نبی! مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ہی پاکیزہ طریقہ ہے بے شک وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 30)

مسئلہ 58 عورتوں کا مردوں کو قصداً دیکھنا، ان سے آنکھیں لڑانا اور آنکھوں آنکھوں میں ان سے راز و نیاز کرنا منع ہے۔

مسئلہ 59 جو مومن عورتیں آنکھوں کی حفاظت کریں گی وہی عورتیں اپنی شرمگاہوں کی بھی حفاظت کریں گی۔

﴿ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾(31:24)

''اے نبی! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظر بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 31)

مسئلہ 60 حجاب کے ہوتے ہوئے بھی مومن عورتوں کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جو غیر محرم مردوں کو ان کی طرف متوجہ کرے۔

﴿وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○﴾(31:24)

''مومن عورتیں اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ اپنی زینت جو انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا علم دوسرے لوگوں کو ہو۔ اے اہل ایمان! تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو تا کہ فلاح پا سکو۔'' (سورہ النور،

آیت نمبر 31)

مسئلہ 61 عورتوں کا بے حجاب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلنا سراسر دورِ جاہلیت کا طریقہ ہے۔

﴿وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى﴾(33:33)

''اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور (اسلام سے) پہلے والے دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔''

(سورہ الاحزاب، آیت نمبر 33)

مسئلہ 62 نکاح سے مستغنی بوڑھی عورتیں اگر بناؤ سنگھار سے بھی طبعاً مستغنی ہوں تو انہیں حجاب نہ کرنے کی رخصت ہے لیکن اگر حجاب کا اہتمام کریں تو ان کے لئے باعث اجر وثواب ہوگا۔

﴿وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (60:24)

''عورتوں میں سے وہ (عمر رسیدہ) جو بیٹھ چکی ہوں اور نکاح کی امیدوار نہ ہوں وہ اگر (اپنے حجاب والے) کپڑے (یعنی چادر) اتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ بناؤ سنگھار کرنے والی نہ ہوں تاہم اگر وہ حیاداری سے کام لیں تو ان کے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(سورہ النور، آیت نمبر 60)

مسئلہ 63 حجاب سے مستثنیٰ رشتے درج ذیل ہیں:

① شوہر ② باپ ③ سسر ④ بیٹے بشمول پوتے پر پوتے ⑤ نواسے پر نواسے ⑥ سوتیلے بیٹے بشمول سوتیلے پوتے پر پوتے نواسے پر نواسے ⑦ بھائی (حقیقی ہوں یا سوتیلے یا ماں جائے) ⑧ بھائیوں کے بیٹے (بشمول پوتے، پر پوتے، نواسے، پر نواسے) ⑨ بہنوں کے بیٹے (بشمول پوتے، پر

پوتے ،نواسے، پرنواسے)ان رشتوں کے علاوہ باقی تمام رشتے غیر محرم ہیں جن سے پردہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ 64 مذکورہ رشتوں کے علاوہ ملنے جلنے والی باحیا اور شریف عورتوں، لونڈیوں اور کم عمر عورتوں کے سامنے زینت ظاہر کرنے کی رخصت ہے۔

﴿وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ص﴾ (31:24)

''اور مومن عورتیں اپنا بناؤ سنگھار کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے ان لوگوں کے شوہر، باپ، سسر، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنی عورتیں، اپنی لونڈیاں، وہ زیردست مرد جو کسی قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ (سورہ النور، آیت نمبر 31)

وضاحت : ① یاد رہے چچا، ماموں، داماد اور رضاعی رشتہ دار بھی محرم ہیں۔

② پردے کے بارے میں احادیث شریف کے احکام درج ذیل ہیں:

① ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''عورت (پوری کی پوری) پردہ ہے جب وہ (بے حجاب باہر) نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا کر کے دکھاتا ہے۔

② ''آنکھوں کا زنا غیر محرم کو دیکھنا ہے۔'' (مسلم)

③ حالت احرام میں عورت کو حکم یہ ہے کہ وہ چہرے کا پردہ نہ کرے۔'' (ترمذی) اس حکم سے واضح ہے کہ عام حالات میں چہرہ کا پردہ کرنے کا حکم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا کہ دوران حج جب سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں سروں اور چہروں پر ڈال لیتیں لیکن جب سوار گزر جاتا تو چہرے سے پردہ ہٹا دیتیں (احمد، ابن ماجہ) چہرے کے پردے کے حق میں واضح دلیل ہے۔

④ واقعہ افک کے سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صفوان بن معطل نے مجھے پردے کے حکم سے پہلے دیکھا ہوا تھا جب اس نے مجھے دیکھا، تو کہا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' میں جاگ اٹھی اور فوراً اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔'' (بخاری و مسلم)

⑤ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ نابینا

صحابی عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ نے دونوں کو حکم دیا کہ پردہ کرلو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو نابینا ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم تو بینا ہو۔'' (ترمذی)

⑥ ایک خاتون (ام خلاد) پردہ کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے بیٹے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ دریافت کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (حیرانگی سے) کہا ''یہ خاتون اپنے مقتول بیٹے کے بارے میں سوال کرنے آئی ہے اور پردے میں ہے؟'' خاتون نے جواب دیا ''میرا بیٹا قتل ہوا ہے، لیکن حیاء تو باقی ہے۔'' (ابوداؤد)

⑦ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے اپنے رضاعی چچا (افلح) سے پردہ نہیں کرتی تھیں پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد جب افلح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں گھر سے باہر روک دیا اندر آنے کی اجازت نہ دی رسول اکرم ﷺ نے بتایا کہ یہ آپ کے چچا ہیں ان سے پردہ نہیں، تب انہیں اندر آنے کی اجازت دی گئی۔'' (بخاری ومسلم)

⑧ حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے گھر کے خادم تھے۔ اس لئے آپ ﷺ کے گھر میں بلا روک ٹوک آتے جاتے تھے۔ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے ان کا گھر میں داخل ہونا بند کردیا۔ (بخاری ومسلم)

⑨ ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ اور ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر سوار تھے اونٹ کو ٹھوکر لگی تو آپ ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں گر گئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ ساتھ تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''عورت کا خیال کرو۔'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنا چہرہ چادر سے ڈھانپا اس کے بعد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے ان پر کپڑا ڈالا اور پھر انہیں اونٹ پر سوار کرایا۔'' (بخاری)

⑩ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے آ کر رسول اللہ ﷺ سے کوئی درخواست کی تو آپ ﷺ نے پوچھا ''عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا؟'' اس نے عرض کیا ''عورت کا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''عورت کا ہاتھ ہے تو کم از کم ناخن ہی مہندی سے رنگ لئے ہوتے۔'' (ابوداؤد)

⑪ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے کلی کا پانی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ پی لیں اور چہرے پر مل لیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے دیکھ رہی تھیں کہنے لگیں ''اس متبرک پانی سے کچھ اپنی ماں کے لئے بھی چھوڑنا۔'' (بخاری)

⑫ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات سے قبل وصیت کی تھی کہ ''میری تدفین رات کے وقت کرنا اور پردے کا خاص خیال رکھنا۔''

مذکورہ واقعات (3 تا 12) عورت کے چہرے کا پردہ کرنے میں بڑے واضح دلائل ہیں۔ مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ! (29:18) ترجمہ ''جس کا جی چاہے وہ ایمان لائے اور جس کا جی چاہے وہ ایمان نہ لائے۔''

اَللِّحْيَـــــــــــةُ

داڑھی

مسئلہ 65 داڑھی رکھنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

﴿ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَ لَا بِرَاْسِيْ ج اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ○ ﴾(94:20)

ہارون (علیہ السلام) نے کہا ''اے میری ماں کے بیٹے! مجھے میری داڑھی اور سر (کے بالوں) سے نہ پکڑ مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ تو آ کر کہے گا تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری نصیحت کا خیال نہ رکھا۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 94)

وضاحت : داڑھی کے بارے میں دیئے گئے احکامات کے پیش نظر علماء نے اسے واجب قرار دیا ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں:

① مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔'' (بخاری)

② مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مونچھیں کٹواؤں اور داڑھی بڑھاؤں۔'' (مسلم)

③ دس باتیں فطرت سے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ''مونچھیں کاٹنا اور داڑھی بڑھانا۔'' (مسلم)

④ ایک مجوسی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کی داڑھی مونڈھی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''تمہیں داڑھی مونڈنے اور مونچھیں بڑھانے کا حکم کس نے دیا ہے؟'' اس نے کہا ''میرے رب نے!'' (یعنی میرے بادشاہ نے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترانے کا حکم دیا ہے۔'' (طبقات ابن سعد)

⑤ شاہ ایران کے دو فوجی آپ ﷺ کو گرفتار کرنے آئے دونوں کی داڑھیاں مونڈی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے انہیں دیکھ کر چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا اور کہا ''تم دونوں کے لئے ویل (جہنم) ہے۔ تمہیں کس نے اس کا حکم دیا ہے؟'' انہوں نے کہا ''ہمارے رب نے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔'' (البدایہ والنہایہ 279/4)

اَلْقِصَاصُ

قصاص

مَسئله 66 قتل عمد کی سزا قتل ہے۔

مَسئله 67 مقتول کے ورثاء قصاص لینا چاہیں تو قصاص لے سکتے ہیں ، دیت لینا چاہیں تو دیت لے سکتے ہیں اگر معاف کرنا چاہیں تو معاف کر سکتے ہیں۔

مَسئله 68 قاتل آزاد ہو تو اسی آزاد کو قتل کیا جائے گا، قاتل غلام ہو تو اسی غلام کو قتل کیا جائے گا، قاتل عورت ہو تو اسی عورت کو قتل کیا جائے گا۔

﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ط اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ط فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ط ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝﴾ (178:2)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! مقتول کا قصاص لینا تم پر فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت ہی قتل ہوگی البتہ جس (قاتل) شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے چاہئے کہ وہ اچھے طریقے سے اس کی اتباع کرے اور احسان کیساتھ دیت ادا کرے یہ رعایت اور رحمت تمہارے رب کی طرف سے ہے اس کے بعد جو شخص بھی زیادتی کرے گا اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 178)

وضاحت : ① آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جو شخص قصاص لینے میں رکاوٹ بن گیا اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اس کا فرض یا نفل (کوئی بھی عمل) اللہ کے ہاں قبول نہیں۔“ (ابوداؤد، نسائی)

② یاد رہے کہ قتل خطا میں مقتول کے ورثاء قصاص کا مطالبہ نہیں کر سکتے اس کی سزا دیت ادا کرنا ہے اور کفارہ کے طور پر ایک غلام آزاد کرنا ہے، اگر مقتول کے ورثاء قاتل کو معاف کرنا چاہیں تو معاف بھی کر سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو سورہ النساء، آیت نمبر 93

اَلْحُـــدُوْدُ الشَّــرْعِيَّــــةُ

شرعی حدود

① حَدُّ السَّرِقَةِ

(چوری کی سزا)

مَسئلہ 69 چوری کا ارتکاب کرنے والا مرد ہو یا عورت اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔

﴿ وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾ (38:5)

''اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کے کیے کی سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرت ناک سزا اور اللہ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی ہے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 38)

وضاحت : یاد رہے چور پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری ومسلم)

② حَدُّ قَطْعِ الطَّرِيْقِ

(ڈاکہ زنی کی سزا)

مَسئلہ 70 مسلح ڈاکہ ڈالنے والا مجرم دوران ڈاکہ کسی کو قتل کر دے مگر مال چھیننے کی نوبت نہ آئے تو اس کی سزا قتل ہے۔

مَسئلہ 71 اگر مسلح ڈاکہ ڈالنے والا مجرم مال چھیننے اور دوران ڈاکہ کسی کو قتل بھی کر دے تو اس کی سزا سولی پر لٹکانا ہے۔

مَسئلہ 72 اگر مجرم نے مال چھینا ہو، مگر قتل نہ کرے تو اسے ہاتھ پاؤں مخالف

سمت سے (یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں) کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔

مسئلہ 73 اگر مسلح مجرم ڈاکہ زنی کی کوشش کرے، لیکن مال چھین سکے نہ کسی کو قتل کر سکے تو اسے جلا وطنی کی سزا دی جائے گی۔

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝﴾ (33:5)

”بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی پر لٹکایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے ان کے لئے یہ رسوائی تو دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے عذاب عظیم ہوگا۔“ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 33)

وضاحت : اہل علم کے نزدیک اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والے مجرموں کے لئے بھی یہی سزا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

③ حَدُّ الْقَذْفِ

(تہمت کی سزا)

مسئلہ 74 بے گناہ عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے کو اسی (80) کوڑے مارنے کا حکم ہے شرع میں اسے حد قذف کہا جاتا ہے۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (4:24)

”اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں ان کو اسی کوڑے مارو اور آئندہ ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو ایسے لوگ فاسق ہیں۔“ (سورہ النور، آیت نمبر 4)

④ حَدُّ الزِّنَا

(زنا کی سزا)

مسئلہ 75 غیر شادی شدہ مرد یا عورت کو زنا کے جرم میں سو کوڑے مارنے کا حکم ہے۔

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ (2:24)

"زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہنا چاہئے۔" (سورہ النور، آیت نمبر 2)

مسئلہ 76 شادی شدہ زانی مرد یا عورت کی سزا اسے سنگسار کرنا ہے۔

وضاحت : شادی شدہ زانی یا زانیہ کو سنگسار کرنے کا حکم صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے رسول اکرم ﷺ کے عہد میں اور پھر خلفاء راشدین کے دور میں رجم کی سزا پر عمل ہوتا رہا۔ یاد رہے رجم کی آیت قرآن مجید (کی سورہ احزاب) میں نازل ہوئی تھی مگر بعد میں اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی حکم باقی رہا۔ (اشرف الحواشی سورہ النور، حاشیہ نمبر 9 صفحہ نمبر 418)

⑤ حَدُّ شُرْبِ الْخَمْرِ

(شراب پینے کی سزا)

مسئلہ 77 شراب پینے کی سزا 80 کوڑے ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ وَفَعَلَهُ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ : عَبْدُالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ اَخَفَّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

[1] كتاب الحدود، باب حد الخمر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو چھڑیوں کے ساتھ چالیس ضربیں ایسے ہی ماریں (یعنی کل 80 ضربیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہد خلافت میں شرابی کو چالیس کوڑوں کی سزا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا ''سب حدوں میں سے ہلکی حد 80 کوڑے ہے۔'' (لہٰذا شرابی کی حد بھی 80 کوڑے ہونی چاہئے) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرابی کو 80 کوڑے مارنے کا حکم دے دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① یاد رہے کہ حدود اللہ میں تغیر و تبدل تو بہت دور کی بات ہے، حدود اللہ میں کسی کے لئے سفارش کرنا بھی قطعاً ممنوع ہے۔ بنو مخزوم کی عورت فاطمہ نے چوری کی تو قریش نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سفارشی بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ میں ارشاد فرمایا: ''اسامہ! کیا تو اللہ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔'' (اور کسی کی سفارش قبول نہ کرتا) (بخاری و مسلم)

② چوری، ڈاکہ زنی میں سامان کا مالک اپنا چوری شدہ یا ڈاکہ شدہ مال تو معاف کر سکتا ہے، لیکن چوری یا ڈاکہ کی سزا معاف کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

③ قصاص میں سفارش اور معافی جائز ہے۔

اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

جہاد فی سبیل اللہ

مسئلہ 78 مسلمانوں کو کفار کے مقابلے کے لئے ہر وقت اپنے ہتھیار تیار رکھنے کا حکم ہے تا کہ کفار مسلمانوں سے خوفزدہ رہیں

﴿ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۞ ﴾(60:8)

''اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے ہوئے گھوڑے ان (کفار) کے مقابلہ کے لئے تیار رکھو تا کہ اس کے ذریعہ تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور (بعض) ایسے دوسرے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے اللہ کی راہ میں تم لوگ جو بھی خرچ کرو گے وہ بھرپور طریقے سے تمہاری طرف پلٹایا جائے گا اور تم ذرہ برابر ظلم نہیں کئے جاؤ گے۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 60)

مسئلہ 79 قتال کے لئے دوسرے مسلمانوں کو بھی اکسانے کا حکم ہے۔

﴿ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۞ ﴾

(65:8)

''اے نبی! مومنوں کو جنگ پر ابھارو اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر تم میں سے سو آدمی ایسے ہوں گے تو وہ کافروں کے ہزار آدمیوں پر غالب آجائیں گے کیوں کہ کافر (مقصد حیات کی) سمجھ نہیں رکھتے۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 65)

مَسئلہ 80 اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا صلہ جنت ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (111:9)

”بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں وہ اللہ کی راہ میں (جب) لڑتے ہیں تو (کافروں کو) مارتے اور (کافروں کے ہاتھوں) مرتے ہیں ان سے جنت کا وعدہ اللہ کے ذمہ ہے توراۃ، انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے بڑھ کر اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ پس خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو تم نے اللہ سے طے کر لیا ہے یہ عظیم کامیابی ہے۔“ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 111)

مَسئلہ 81 اللہ کی راہ میں جم کر قتال کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝﴾ (4:61)

”بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔“ (سورہ الصف، آیت نمبر 4)

مَسئلہ 82 اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرنے والوں کے لئے درج ذیل چار خوشخبریاں ہیں: ① عذاب الیم سے نجات ② گناہوں کی مغفرت ③ جنت میں داخلہ ④ جنت میں بہترین گھر۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (12-10:61)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ نہ کروں جو تمہیں عذاب الیم سے

بچالے ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو ، اس طرح اللہ تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ابدی جنتوں میں بہترین گھر عطا فرمائے گا یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' (سورہ الصف، آیت نمبر 10 تا 12)

مَسئلہ 83 **اللہ کی راہ میں جان دینے والے برزخ میں زندہ ہیں خورد و نوش سے ان کی تواضع کی جاتی ہے۔**

﴿ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝﴾ (169:3)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 169)

اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

مسئلہ 84 مسلمانوں میں سے اہل علم اور اہل مقدرت پر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے۔

﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○﴾(104:3)

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو (لوگوں کو) نیکی کی دعوت دے، اچھے کاموں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 104)

وضاحت : امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر پڑھے لکھے مسلمان (مرد و عورت) پر اپنی حیثیت اور اختیار کے مطابق واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ اس بارے میں چند احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

① ''جو شخص برائی کو دیکھے اسے چاہئے کہ (طاقت ہو تو) اسے ہاتھ سے روک دے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے، اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے برا جانے (اور یہ سمجھے کہ) یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' (مسلم)

② آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بنی اسرائیل میں پہلا تنزل یہ رونما ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور اسے کوئی ناجائز کام کرتے ہوئے دیکھتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر اور یہ برائی نہ کر یہ تیرے لئے جائز نہیں (لیکن وہ نہ مانتا) جب اگلے روز اسے ملتا تو (اظہار بیزاری کی بجائے) گزشتہ تعلقات کی بناء پر اس کے ساتھ پہلے کی طرح کھانے پینے اور اٹھنے، بیٹھنے میں شریک ہو جاتا۔ جب لوگوں نے یہ روش اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں ''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو ان برے کاموں سے نہیں روکتے تھے جو وہ کرتے تھے۔'' (ترمذی، ابوداؤد)

③ ''جب لوگ (اپنے سامنے) برائی ہوتے دیکھیں اور برے آدمی کا ہاتھ نہ پکڑیں تو پھر جلد ہی ان پر وہ وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ سب کو عذاب میں مبتلا فرما دے گا۔'' (ابن ماجہ، ترمذی)

④ ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا۔'' (ترمذی)

⑤ ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نیکی کا حکم دیتے رہا کرو، برائی سے روکتے رہا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کر دے گا اور تم دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔'' (ترمذی)

⑥ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کے درمیان رہتے ہیں اور ان نافرمانیوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود انہیں ختم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو موت سے پہلے عذاب میں مبتلا کرے گا۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

⑦ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا ''فلاں فلاں شہر کو اس کے رہنے والوں سمیت تباہ کر دو۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ''اس بستی میں فلاں بندہ ہے جس نے لمحہ بھر تیری نافرمانی نہیں کی۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اسے بھی تباہ کر دو کیونکہ (برائی کو دیکھ کر) اس کا چہرہ کبھی متغیر نہیں ہوا۔'' (بیہقی)

⑧ اسلامی معاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہ کرنے والوں کی مثال دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ جہاز کے نچلے حصہ میں ہوں اور کچھ اوپر کے حصہ میں، نچلے والوں کو پانی لینے کے لئے اوپر کے حصہ میں جانا پڑتا جس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی، چنانچہ نچلے حصہ والوں نے سہولت کے لئے جہاز میں سوراخ کرنا چاہا۔ اب اگر اوپر کے لوگوں نے ان کا ہاتھ روک لیا تو انہیں بھی بچا لیں گے اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر ان کا ہاتھ نہیں روکیں گے تو انہیں موت کے حوالہ کر دیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے۔'' (بخاری)

⑧ آدمی کی بیوی اس کے مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے ہمسائے میں فتنہ ہے جسے نماز، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتے ہیں۔'' (مسلم)

***

بَعضُ الاَ وَامِرِ الاُخَرُ

بعض دیگر اوامر

مسئلہ 85 سچ بولو۔

﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝﴾(119:9)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔“(سورہ التوبہ، آیت نمبر 119)

مسئلہ 86 امانتداری سے کام لو۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝﴾(59:4)

”بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو دے دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بڑی اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“(سورہ النساء، آیت نمبر 59)

مسئلہ 87 عدل کرو۔

﴿اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ز وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ ۢبِمَا تَعْمَلُوْنَ۝﴾ (8:5)

”عدل سے کام لو یہی تقویٰ کے قریب تر ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ خبردار ہے جو تم عمل کرتے ہو۔“(سورہ المائدہ، آیت نمبر 8)

﴿ وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی ج ﴾(152:6)

”اور جب بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ اس کی زد قریبی رشتہ دار پر پڑتی ہو۔“(سورہ الانعام، آیت

نمبر152)

مسئلہ 88 بھلائی کی بات کرو۔

﴿ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۝﴾(83:2)

"اور لوگوں سے نیکی کی بات کرو۔" (سورہ البقرہ، آیت نمبر83)

مسئلہ 89 احسان کرو۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (13:5)

"یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔" (سورہ المائدہ، آیت 13)

مسئلہ 90 اللہ کی راہ میں خرچ کرو، غصہ نہ کرو اور غلطی معاف کرو۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (134:3)

"وہ لوگ جو خوشحالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پیتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں ایسے نیکی کرنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔" (سورہ آل عمران، آیت نمبر134)

مسئلہ 91 صلہ رحمی کرو۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝﴾ (21:13)

"اور (آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے ہے) جو ان تعلقات کو ملاتے ہیں جنہیں ملانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے ڈرتے ہیں۔" (سورہ الرعد، آیت نمبر21)

مسئلہ 92 تقویٰ اختیار کرو۔

﴿ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ (3-2:65)

"اور جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ عطا فرمائے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق عطا فرمائے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔" (سورہ الطلاق، آیت نمبر2-3)

﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾ (13:49)

"بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو متقی ہے۔" (سورہ الحجرات، آیت نمبر 13)

مسئلہ 93 لڑنے والوں کے درمیان صلح کراؤ۔

﴿ وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ﴾ (9:49)

"اگر مومنوں میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ اور اگر ان میں ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو حتی کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے جب وہ پلٹ آئے تو دونوں کے درمیان عدل اور انصاف کے ساتھ صلح کرا دو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" (سورہ الحجرات، آیت نمبر 9)

مسئلہ 94 صاف اور سیدھی بات کرو۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ ﴾ (70:33)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات سیدھی سیدھی کہو۔" (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 70)

مسئلہ 95 نیکی میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔

﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ﴾ (2:5)

"نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔" (سورہ المائدہ، آیت نمبر 2)

مسئلہ 96 ناپ تول پورا کرو۔

﴿ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ﴾ (35:17)

''جب پیمانے سے دوتو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو یہ اچھا طرز عمل ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی یہی بہتر ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 35)

مَسئلہ 97 صبر سے کام لو۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝﴾ (153:2)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! صبر اور نماز کے ساتھ (اللہ سے) مدد مانگو۔ اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 157)

مَسئلہ 98 وعدہ پورا کرو۔

﴿ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝﴾ (34:17)

''اور وعدے پورے کرو، عہد کے بارے میں یقیناً باز پرس ہوگی۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 34)

مَسئلہ 99 حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

﴿ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝﴾ (114:16)

''پس اللہ نے جو کچھ حلال اور طیب رزق تمہیں دیا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اس کی بندگی کرنے والے ہو۔'' (سورہ النحل، آیت نمبر 114)

(ج) اَلنَّوَاهِىُ فِى ضَوْءِ الْقُرْاٰنِ

نواہی.....قرآن مجید کی روشنی میں

① جھوٹ
② غیبت
③ رشوت
④ سود
⑤ تصویر
⑥ جادو
⑦ موسیقی
⑧ شراب
⑨ جوا
⑩ زنا
⑪ ہم جنس پرستی
⑫ خودکشی
⑬ قتل
⑭ یہود ونصاریٰ سے دوستی
⑮ بعض دیگر نواہی

کِـــذْبٌ

جھوٹ

مَسئلہ 100 جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾ (28:40)

''بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورہ المومن، آیت نمبر 28)

وضاحت : جھوٹ کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے بچے سے کہا میرے پاس آؤ، میں تمہیں کوئی چیز دوں، پھر نہ دی تو یہ جھوٹ ہوگا۔'' (احمد)

جھوٹ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے بعض ارشادات ملاحظہ ہوں:

① ''جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔'' (ترمذی)

② ''جھوٹ سے بچو اس لئے کہ جھوٹ نافرمانیوں کی طرف لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنم میں لے جاتی ہے۔'' (بخاری)

③ ''وہ شخص برباد ہوگیا جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے جہنم ہے، اس کے لئے جہنم ہے۔'' (ترمذی)

⑤ جھوٹ ......عبادت کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔ ارشاد مبارک ہے ''روزہ دار جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔'' (بخاری)

⑥ ''کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ یہ ہیں ① شرک ② والدین کی نافرمانی ③ جھوٹی گواہی اور ④ جھوٹی بات۔'' (مسلم)

⑦ ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا ① بوڑھا زانی ② جھوٹا حکمران ③ مفلس متکبر۔'' (مسلم)

⑧ ''خواب میں رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی چت لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص لوہے کے آلہ سے اس کی ایک باچھ گدی تک اور ایک آنکھ گدی تک چیر دیتا ہے، پھر دوسری جانب جا کر اس کی دوسری باچھ اور آنکھ گدی تک چیرتا ہے، اتنی دیر میں پہلی جانب کی گدی اور آنکھ صحیح سالم ہو جاتی ہے اور وہ پھر اسے آکر چیرنا شروع کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا ''یہ کون ہے؟'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ''یہ وہ شخص ہے جو صبح کے وقت اپنے گھر سے نکل کر جھوٹ بولتا تھا پھر وہ جھوٹ ساری دنیا میں پھیل جاتا تھا۔'' (بخاری)

اَلْغِیْبَۃُ

غیبت

مسئلہ 101 غیبت کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ط اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (12:49)

''تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اس سے ضرور نفرت کرو گے، لہٰذا اللہ سے ڈرو اللہ تعالیٰ یقیناً توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔'' (سورہ الحجرات، آیت نمبر 12)

وضاحت : ① غیبت کسے کہتے ہیں؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرے جو اسے ناگوار ہو'' صحابی نے عرض کیا ''اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو پھر؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر اس میں موجود ہے تب وہ غیبت ہے اور اگر موجود نہ ہو تب وہ بہتان ہے۔'' (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

② غیبت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے چند ارشادات درج ذیل ہیں:

① غیبت، زنا سے بھی سخت (گناہ) ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ کیسے ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایک شخص زنا کرتا ہے تو پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے، لیکن غیبت کرنے والے شخص کو اس وقت تک معافی نہیں ملتی جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔'' (بیہقی)

② حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو زنا کے جرم میں سنگسار کیا گیا تو ایک آدمی نے دوسرے سے کہا ''اس شخص کو دیکھو، اللہ نے اس کا پردہ رکھا، لیکن اس کے نفس نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا جب تک کتے کی موت نہ مار دیا گیا۔'' آپ ﷺ نے یہ بات سن لی، راستے میں گدھے کی سڑی ہوئی لاش نظر آئی، تو آپ ﷺ وہاں رک گئے اور ان دونوں آدمیوں کو حکم دیا ''آؤ اسے کھاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اسے کون کھائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جس طرح تم نے اپنے بھائی کی عزت کو پامال کیا ہے وہ اس مردار کو کھانے سے کہیں زیادہ برا ہے۔'' (ابوداؤد)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ کہا کہ وہ ایسی اور ایسی

ہیں، یعنی چھوٹے قد والی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عائشہ! تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ڈال دیا جائے تو اسے بھی کڑوا کردے۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

④ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس رات میں آسمان پر گیا اس رات میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے منہ اور سینے کا گوشت نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) لوگوں کا گوشت کھاتے تھے۔ (یعنی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزت پامال کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

اَلـــرِّشْــوَةُ

رشوت

مسئلہ 102 رشوت لینا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَ لَا تَـاْكُـلُـوْٓا اَمْـوَالَـكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (188:2)

''اور تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ اور نہ ہی اپنے مال (رشوت کے طور پر) حاکموں کے پاس لے جاؤ تاکہ دوسروں کے مال کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ظالمانہ طریقے سے کھا سکو۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 188)

وضاحت : رشوت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے چند ارشادات درج ذیل ہیں:

① ''رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (ابن ماجہ)

② ''فیصلہ کرنے کے لئے رشوت لینے اور دینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔'' (مجمع الزوائد)

③ ''جس نے فیصلہ کرنے کے لئے رشوت لی وہ رشوت اس کے اور جنت کے درمیان حائل ہو جائے گی۔'' (کنز العمال)

④ ''جس قوم میں رشوت عام ہو جاتی ہے وہ قوم (کفار سے) مرعوبیت میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔'' (مسند احمد)

حرام کی کمائی کے بارے میں آپ ﷺ کے مزید ارشادات درج ذیل ہیں:

① حرام کی کمائی سے پلا ہوا گوشت جنت میں نہیں جائے گا، جو گوشت حرام مال سے پلا ہے وہ جہنم ہی کے لائق ہے۔'' (احمد)

② ''حرام مال سے اللہ تعالیٰ صدقہ قبول نہیں فرماتا۔'' (احمد)

③ ''جس شخص نے ایک کپڑا دس درہم میں خریدا اور اس میں ایک درہم حرام کا تھا جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔'' (احمد)

⑥ ''ایک شخص طویل سفر کر کے غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ (حج کے لئے) آتا ہے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے ''اے میرے رب! اے میرے رب!'' اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا، پینا اور پہننا سب حرام مال سے ہے۔ حرام مال سے ہی اس کی پرورش ہوئی ہے ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو؟'' (مسلم)

اَلــــــرِّبٰو

سود

مَسئلہ 103 سود لینے دینے سے مال میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔

﴿ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝﴾

(276:2)

”اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ ناشکرے اور گناہگار بندے کو پسند نہیں کرتا۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 276)

﴿ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝﴾ (39:30)

”اور جو مال تم لوگوں کو سود پر دیتے ہو تا کہ ان کے اموال سے تمہارا مال بڑھے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا البتہ جو زکاۃ تم اللہ (کی رضا) کے لئے دیتے ہو وہی لوگ درحقیقت اپنے اموال بڑھاتے ہیں۔“

(سورہ الروم، آیت نمبر 39)

مَسئلہ 104 سود کی رقم وصول کرنا منع ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾

(278:2)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور گر تم واقعی مومن ہو (تو ایمان لانے کے بعد) باقی جو سود رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 278)

مَسئلہ 105 معاشی نظام سود پر چلانے والوں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول

ﷺ کا اعلان جنگ ہے۔

﴿ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ج وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ ﴾(279:2)

''پس اگر تم سود لینا دینا بند نہیں کرو گے تو پھر آگاہ رہو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ (ہاں!) اگر توبہ کرلو تو اصل سرمایہ تم لے سکتے ہو نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کئے جاؤ۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 279)

مسئلہ 106 سود لینے اور دینے والوں کے لئے آخرت میں عذاب الیم ہے۔

﴿ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ط وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ﴾(161:4)

''سود، جس سے انہیں (یعنی یہودیوں کو) منع کیا گیا تھا لینے کی وجہ سے اور لوگوں کا مال حرام طریقے سے کھانے کی وجہ سے (ہم نے بہت سی پاک چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے حلال تھیں) اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کے لئے عذاب الیم ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 161)

مسئلہ 107 سود کھانے والے اپنی قبروں سے باؤلے کتے کی طرح مخبوط الحواس بن کر اٹھیں گے۔

مسئلہ 108 سود خور (مسلمان) طویل مدت تک جہنم میں رہیں گے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا م وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾(275:2)

''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں (قبروں سے) اس طرح اٹھیں گے جس طرح کسی کو شیطان نے چھو کر

باؤلا کر دیا ہو ان کی یہ حالت اس لئے ہوگی کہ وہ کہتے تھے کہ تجارت اور سود ایک جیسے ہیں حالانکہ تجارت کو اللہ تعالیٰ نے حلال ٹھہرایا ہے اور سود کو حرام پس جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی اور وہ سود لینے سے باز آ گیا تو پہلے وہ جو کچھ لے چکا ہے اسے معاف کر دیا جائے گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن جس نے (نصیحت آنے کے بعد) بھی سود لیا تو ایسے لوگ جہنمی ہیں اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 275)

وضاحت : سود کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے ارشادات درج ذیل ہیں:

① رسول اکرم ﷺ نے سود لینے والے پر، اس کی تحریر کرنے والے پر اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ''یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔'' (مسلم)

② ''سود کا ایک درہم جانتے بوجھتے کھانے کا گناہ چھتیس مرتبہ زنا کے گناہ سے زیادہ ہے۔'' (مسند احمد، طبرانی)

③ ''سود کے گناہ کی ستر قسمیں ہیں ان میں سب سے کم تر درجہ کا گناہ اپنی ماں سے زنا کرنا ہے۔'' (ابن ماجہ)

④ ''سود کا مال خواہ کسی کے پاس کتنا زیادہ ہی کیوں نہ ہو، وہ گھٹ جاتا ہے۔'' (یعنی اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے) (ابن ماجہ)

⑤ ''جس قوم میں سود عام ہو جاتا ہے وہ قوم قحط سالی میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔'' (مسند احمد)

⑥ آپ ﷺ نے فرمایا ''معراج کی رات میں نے ایک آدمی کو خون کی نہر میں دیکھا اور دوسرے آدمی کو دیکھا کہ وہ نہر کے کنارے پتھر لئے کھڑا ہے جب نہر کے اندر والا آدمی باہر نکلنا چاہتا ہے تو کنارے پر کھڑا آدمی پتھر اس کے منہ پر دے مارتا ہے اور وہ چیختا چلاتا واپس پلٹ جاتا ہے۔ نہر والا آدمی دوبارہ باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو باہر والا آدمی پھر اس کے منہ پر پتھر دے مارتا ہے اور وہ چیختا چلاتا واپس چلا جاتا ہے۔'' آپ ﷺ کے دریافت فرمانے پر جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ''یہ سود خور ہے۔'' (بخاری)

⑦ ''جب زنا اور سود کسی بستی میں عام ہو جائیں تو اس بستی پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔'' (حاکم، طبرانی)

⑧ ''معراج کی رات رسول اکرم ﷺ نے بعض لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ مکان کی طرح (بڑے بڑے) ہیں اور ان میں سانپ ہی سانپ بھرے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا ''یہ سود خور ہیں۔'' (مسند احمد، ابن ماجہ)

⑨ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میری امت کے کچھ لوگ فخر و غرور اور کھیل تماشے میں رات بسر کریں گے، لیکن صبح کے وقت بندر اور سؤر بنے ہوں گے، حرام کو حلال ٹھہرانے، گانے والیوں کے عام ہونے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے۔'' (احمد)

⑩ ''ہلاک کرنے والے سات گناہوں میں سے ایک سود ہے۔''(بخاری)

⑪ ''چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں فرمائے گا ① شرابی ② سود خور ③ یتیم کا مال کھانے والا اور ④ والدین کا نافرمان۔''(مستدرک حاکم)

⑫ ''کوئی آدمی خواہ کتنا ہی سود سمیٹ لے انجام کار اس کا نتیجہ قلت ہی ہے۔''(مستدرک حاکم)

اَلتَّصْوِیْرُ

تصویر

مسئلہ 109 جاندار اشیاء کی تصویریں بنانا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝﴾(57:33)

"بے شک وہ لوگ جو اللہ، اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (سورہ احزاب، آیت نمبر 57)

وضاحت : ① مذکورہ بالا آیت کے بارے میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو تصویریں بناتے ہیں۔[1]

② تصاویر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

① "تصویر بنانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔" (بخاری)

② "قیامت کے روز تمام لوگوں سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔" (بخاری و مسلم)

③ "ہر مصور جہنم میں ہوگا اور ہر تصویر کے بدلے ایک جسم بنایا جائے گا جو اسے عذاب دیتا رہے گا۔" (بخاری و مسلم)

④ "جو شخص کسی جاندار کی تصویر بناتا ہے اسے قیامت کے روز عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا اس میں روح ڈال جو وہ کبھی نہیں ڈال سکے گا۔" (بخاری)

⑤ "جس گھر میں (جاندار اشیاء) کی تصویریں ہوں اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔" (بخاری و مسلم)

⑥ "(جاندار اشیاء کی) تصویریں بنانے والے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہیں۔" (بخاری مسلم)

⑦ "قیامت کے روز جہنم سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گے جس سے وہ دیکھے گی، دو کان ہوں گے جس سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی اور کہے گی میں تین آدمیوں کو عذاب دینے کے لئے مسلط کی گئی ہوں ① اللہ کے مقابلہ میں سرکشی اختیار کرنے والا اور حق سے عناد رکھنے والا۔ ② اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا اور ③ تصویریں بنانے والا۔" (ترمذی)

⑧ "آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بت توڑنے، قبریں ہموار کرنے اور تصویریں مٹانے کی ذمہ داری سونپی اور فرمایا

[1] معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج، از شیخ احمد بن حجر رحمہ اللہ، ص 506

''جس نے ان چیزوں میں سے (آئندہ) کوئی چیز بنائی اس نے اس کی تعلیم سے کفر کیا جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوئی ہے۔'' (مسلم)

⑨ ''رسول اکرم ﷺ نے گھر میں پردہ لٹکا دیکھا جس پر تصویریں تھیں تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک (غصہ سے) متغیر ہوگیا۔ پردے کو پھاڑ ڈالا اور فرمایا ''قیامت کے روز سخت ترین عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں۔'' (مسلم)

⑩ ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں ایک کنیسہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ ان میں سے جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا لیتے اور پھر اس عبادت گاہ میں (بزرگوں کی) تصویریں بنا دیتے ہیں، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔'' (بخاری، مسلم)

نوٹ : جو تصاویر مجرموں کو پکڑنے کے لئے، پاسپورٹ یا شناختی کارڈ وغیرہ بنوانے کے لئے بنوائی جاتی ہیں، ان کے لئے اہل علم نے رخصت دی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

اَلسِّحْرُ

جادو

مسئلہ 110 جادو کرنا اور سیکھنا کفر ہے۔

﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾(102:2)

''اور یہودی اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین، حضرت سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے، سلیمان نے تو کفر نہیں کیا تھا یہ کفر تو شیطان کرتے تھے جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر102)

وضاحت : ① آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے ① عادی شرابی ② قطع رحمی کرنے والا اور ③ جادو کو سچ جاننے والا (یعنی سچ جان کر اس پر عمل کرنے والا۔)'' (احمد، ابو یعلی، ابن ماجہ)

② جادوگر کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اسے قتل کردو۔ (ترمذی)

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو ہدایت فرمائی تھی ''ہر مرد یا عورت جادوگر کو قتل کیا جائے۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر تین جادوگروں کو قتل کیا گیا۔ (بخاری)

اَلْــغِــنَــا

موسیقی

مسئلہ 111 موسیقی ، گانا بجانا ، ناچ رنگ ، شراب و شباب کی محفلیں اور غیر اسلامی تہوار منانے والوں کے لئے المناک اور رسوا کن عذاب ہے۔

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِىْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ ﴾ (31:6-7)

''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے، ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ اس کو جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ یوں رخ پھیر لیتا ہے کہ اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں، تو اسے عذاب الیم کی بشارت دے دو۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 7-6)

وضاحت : لہو الحدیث کے بارے میں مفسرین کے درج ذیل اقوال ہیں:

① ''اللہ کی قسم! اس سے مراد گانا ہے۔'' (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

② ''اس سے موسیقی اور اسی قسم کی دوسری چیزیں مراد ہیں۔'' (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

③ ''یہ آیت گانے اور اس کے سازوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہے۔'' (حضرت حسن بصری رحمہ اللہ)

④ ''اس سے مراد گانا اور موسیقی ہے۔'' (علامہ قرطبی رحمہ اللہ)

⑤ ''ہر وہ چیز جو لوگوں کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے، مثلاً غنا، کھیل، تماشا وغیرہ، وہ لہو الحدیث ہے۔'' (علامہ ابن قیم رحمہ اللہ)

⑥ ''ہر وہ کلام جو قرآن مجید اور شرع کے اتباع سے روکے، لہو الحدیث ہے۔'' (ابن جریر رحمہ اللہ)

⑦ ''اس سے مراد گانا بجانا اور ڈھول تاشے سننا ہے۔'' (علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ)

⑧ ''لہو الحدیث کا استعمال گپ، ہنسی، مذاق، داستانیں، افسانے، ناول اور گانے بجانے پر ہوتا ہے۔'' (سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ)

⑨ ''لہوالحدیث سے مراد وہ کھیل ہیں جو دین سے گمراہ ہونے یا دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنیں۔'' (مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)

⑩ ''لہوالحدیث سے مراد گانا بجانا، اس کا ساز وسامان اور آلات ساز و موسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر اور نیکی کے کاموں سے غافل کر دے، اس میں قصے، کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول، جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچارک اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں بھی۔'' (مولانا حافظ صلاح الدین یوسف)

⑪ ''اس سے مراد ہر وہ بات، شغل، کھیل یا تفریح ہے جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے خواہ یہ شغل گانا بجانا ہو یا دلچسپ ناول اور ڈرامے ہوں، کلب یا گھروں کی تفریحات ہوں یا ٹی وی کا شغل ہو یا ڈرامے اور سینما بینی ہو۔'' (مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ)

⑫ ''کھیل کود، گانا بجانا، ہنسی مذاق، جھوٹے قصے اور ہر وہ برائی جو اللہ کی راہ سے ہٹا کر شیطان کی راہ پر ڈال دے، لہوالحدیث ہے۔'' (محمد لقمان سلفی)

موسیقی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی چند احادیث درج ذیل ہیں:

① ''جو شخص گانے کی مجلس میں بیٹھ کر گانا سنے گا قیامت کے روز اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (طبرانی)

② ''جب کوئی راگ سے گاتا ہے تو اس پر شیطان مسلط ہو جاتے ہیں جو اپنے پاؤں کے ساتھ اس کے سینے پر ناچتے ہیں۔'' (طبرانی)

③ ''میری امت کے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال کر لیں گے۔'' (بخاری)

④ ''میری امت کے لوگ شراب پئیں گے، لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے۔ ان کی سرپرستی میں باجے بجیں گے، گانے والیاں گائیں گی، اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور (بعض کو) بندر اور سؤر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ)

⑤ ''آخری زمانے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا۔ عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا۔'' (طبرانی)

⑥ ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے میری امت کے کچھ لوگ فخر و غرور اور کھیل تماشے میں رات بسر کریں گے لیکن صبح کے وقت بندر اور سؤر بنے ہوں گے، حلال کو حرام ٹھہرانے، گانے والیوں کے عام ہونے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے۔'' (احمد)

⑦ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، طبلہ، طنبورہ اور تمام نشہ آور چیزیں حرام ٹھہرائی ہیں۔'' (مسند احمد)

⑧ ''جو آدمی گانے بجانے کا کام کرے اور جو اس کا اپنے گھر پر اہتمام کرے ان دونوں پر لعنت ہے۔'' (بیہقی)

⑨ ''میں آلات موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔'' (نیل الاوطار)

⑩ رسول اللہ ﷺ کے ایک حدی خواں کی آواز بہت خوبصورت تھی جب وہ رجز یہ گیت گاتا تو اونٹ تیز تیز چلنے لگتے۔ ایک سفر میں خواتین بھی اونٹوں پر سوار تھیں۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا ''شیشے نہ توڑ۔'' (بخاری و مسلم) اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو خطرہ لاحق ہوا کہ عورتیں جو شیشے کی طرح کمزور ہوتی ہیں، کہیں اس کی خوبصورت آواز سن کر فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں اس لئے آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ بلند

آواز سے حدی خوانی نہ کرے۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب البیان والشعر، الفصل الثالث)

⑪ ''گانا دلوں میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔'' (بیہقی)

⑫ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بانسری کی آواز سنی تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستے سے ہٹ کر دوسری جانب چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد اپنے ساتھی سے پوچھا ''کیا بانسری کی آواز آ رہی ہے؟'' ساتھی نے کہا ''نہیں!'' تب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور کہا'' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بانسری کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے۔'' (احمد، ابوداؤد)

اَلْــخَــمْــرُ

شراب

مسئلہ 112 شراب پینا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾(90:5)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! شراب، جوا، آستانے اور پانسے (فال گیری) یہ سب گندے شیطا[نی] کام ہیں، ان سے بچو تا کہ تم فلاح پا سکو۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 90)

وضاحت : شراب کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی چند احادیث درج ذیل ہیں:

① ''اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام فرمایا ہے۔'' (ابوداؤد)

② ''شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔'' (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

③ ''شراب کے معاملے میں درج ذیل دس آدمیوں پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے:

❶ شراب کشید کرنے والا۔ ❷ شراب کشید کروانے والا۔ ❸ شراب پینے والا۔

❹ شراب اٹھانے والا۔ ❺ شراب وصول کرنے والا۔ ❻ شراب پلانے والا۔

❼ شراب فروخت کرنے والا۔ ❽ شراب کی قیمت کھانے والا۔ ❾ شراب خریدنے والا۔

❿ شراب جس کے لئے خریدی جائے۔ (ترمذی)

④ ''جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر سے ایمان اس طرح نکال لیتا ہے، جس طرح آدمی قمی[ص] اپنے سر سے اتار دیتا ہے۔ (حاکم)

⑤ ''تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے ① عادی شرابی ② قطع رحمی کرنے والا ③ جادو کو سچ ماننے والا۔ (احمد، ابویعلیٰ)

⑥ ''شراب پینے والے کو جہنم میں طینۃ الخبال (جہنمیوں کا پسینہ) پلایا جائے گا۔'' (مسلم)

⑦ ''شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے جس نے شراب پی اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس حالت [میں] مر گیا کہ شراب اس کے پیٹ میں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔'' (طبرانی)

⑧ ''شراب تمام فحش کاموں کی جڑ ہے اور تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے جس نے شراب پی وہ اپنی ماں، خالہ اور پھو[پھی] تک سے زنا کر سکتا ہے۔'' (طبرانی)

❀❀❀

⑨ ''شراب کا عادی بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے۔'' (ابن ماجہ)

⑩ ''آپ ﷺ سے علاج کے لئے شراب استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''شراب دوا نہیں بیماری ہے۔'' (مسلم)

⑪ ''ایک بدکار عورت نے ایک عابد کو کسی بہانے اپنے گھر بلایا اور اسے دعوت گناہ دی۔ عابد نے انکار کر دیا۔ بدکار عورت نے اسے کہا ''یا تو میری خواہش پوری کر دیا اس بچے کو قتل کر دیا شراب پیو، تینوں میں سے کوئی ایک کام تمہیں کرنا ہوگا ورنہ میں شور مچا کر تمہیں بدنام کر دوں گی۔'' عابد نے بدنامی سے ڈرتے ہوئے شراب پینا قبول کر لیا، لیکن شراب پینے کے بعد نشے کی حالت میں بچے کو بھی قتل کیا اور عورت سے زنا بھی کر لیا۔'' (ابن حبان)

⑫ ''جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب رکھی گئی ہو۔'' (مسند احمد)

⑬ ''قیامت کے نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت عام ہو جائے گی، علم کم ہو جائے گا، زنا عام ہوگا اور شراب عام پی جائے گی۔'' (بخاری)

⑭ ''تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے۔ ① دیوث ② مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ③ عادی شرابی۔'' (طبرانی)

⑮ ''احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور عادی شرابی جنت میں نہیں جائیں گے۔'' (نسائی)

⑯ ''آخری زمانے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا۔ عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جب گانے بجانے کے آلات ظاہر ہوں گے گانے بجانے والی عورتیں عام ہوں گی اور شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا۔'' (طبرانی)

⑰ ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے میری امت کے کچھ لوگ فخر وغرور اور کھیل تماشے میں رات بسر کریں گے، لیکن صبح کے وقت بندر اور سور بنے ہوں گے حرام کو حلال ٹھہرانے، گانے والیوں کے عام ہونے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے۔'' (مسند احمد)

⑱ ''میری امت کے لوگ شراب پئیں گے، لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے ان کی سرپرستی میں باجے بجیں گے، گانے والیاں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور (بعض کو) بندر اور سور بنا دے گا۔'' (ابن ماجہ)

⑲ ''میری امت کے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال کر لیں گے۔'' (بخاری)

⑳ ''علم کا اٹھ جانا، جہالت عام ہونا، شراب کی کثرت اور کھلم کھلا زنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔'' (مسلم)

㉑ ایک شخص (اعشیٰ) ایمان لانے کے لئے رسول اکرم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ آ رہا تھا راستے میں اسے مشرکین ملے۔ کہنے لگے ''ایمان لانے کے بعد نماز پڑھنی پڑے گی۔'' اعشیٰ نے کہا ''اللہ کی عبادت کرنا واجب ہے۔'' مشرکین نے کہا ''زکوۃ دینی پڑے گی۔'' اعشیٰ نے کہا ''یہ تو نیک کام ہے۔'' مشرکین نے کہا ''زنا ترک کرنا پڑے گا۔'' اعشیٰ نے جواب دیا ''یہ تو نہایت فحش کام ہے، میں پسند نہیں کرتا۔'' مشرکین نے کہا ''شراب چھوڑنی پڑے گی۔'' اعشیٰ نے کہا ''اس کے بغیر تو میں صبر نہیں کر سکتا۔'' چنانچہ واپس پلٹ گیا تاکہ سال بھر خوب شراب پی لے اور پھر واپس آ کر ایمان لے آئے۔ اگلے سال دوبارہ ایمان لانے کے ارادے سے نکلا تو راستے میں گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ (تفسیر قرطبی، بحوالہ شراب کی حرمت و مذمت، از مولانا محمد منیر قمر، ص 45)

اَلْــمَیْســِرُ

جوا

مَسئلہ 113 جوا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّـذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○﴾(90:5)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! شراب، جوا، آستانے (ہر وہ مقام جہاں پر غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دی جاتی ہو یا چڑھاوا چڑھایا جاتا ہو) اور پانسے (فال گیری) یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے بچو تا کہ فلاح پا سکو۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 90)

وضاحت : آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آ ؤ ہم جوا کھیلیں، اسے صدقہ کرنا چاہئے۔'' (بخاری) جس کام کی نیت کرنے سے ہی کفارہ ادا کرنا ضروری ہو جاتا ہے اس کام کو کرنے پر کتنی شدید سزا ہوگی اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

یاد رہے کہ جوا کا اطلاق ان کھیلوں اور کاموں پر ہوتا ہے جن میں اتفاقی امور کو کمائی اور قسمت آزمائی اور تقسیم اموال و اشیاء کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ (تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ 50)

لہٰذا شرط لگا کر گھوڑ دوڑ میں حصہ لینا یا پرائز بانڈز وغیرہ کے ذریعہ رقوم حاصل کرنا جوے ہی کی اقسام میں سے ہیں۔

اَلــزِّنَــا

زنا

مسئلہ 114 زنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِیْلًا ○﴾ (32:17)

"اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا بُرا راستہ ہے۔" (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر32)

مسئلہ 115 معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والوں کے لئے دنیا اور آخرت دونوں جگہ عذاب الیم ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○﴾(19:24)

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحاشی پھیلے، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں عذاب الیم ہے اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔" (سورہ النور، آیت نمبر 19)

وضاحت : ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① "اللہ کے بندے وہ ہیں جو زنا نہیں کرتے۔"(68:25)

② "فلاح پانے والے وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"(5:13)

زنا کے بارے میں آپ ﷺ کے چند ارشادات درج ذیل ہیں:

① جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان اس سے نکل جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

② جس بستی میں زنا اور سود عام ہو جائے اس بستی میں اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ (حاکم)

③ قیامت کے قریب زنا عام ہو جائے گا۔ (بخاری)

④ قیامت کے روز زانی عورتوں کی شرمگاہ سے خون اور پیپ کی نہر بہے گی جس کی بدبو سارے جہنمیوں کو تکلیف پہنچائے گی

اسے ''نہر غوطہ'' کہا جائے گا۔ یہ خون اور پیپ دنیا میں شراب پینے والوں کو پلائی جائے گی۔ (مسند احمد، ابو یعلی، ابن حبان، حاکم)

⑤ ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے کلام فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے عذاب الیم ہے۔ ① بوڑھا زانی ② جھوٹا حاکم ③ تکبر کرنے والا ملازم۔'' (مسلم، نسائی)

⑥ ''جب کوئی شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اندر سے ایمان اس طرح نکال لیتا ہے جس طرح آدمی قمیص کو اپنے سر سے اتار لیتا ہے۔'' (حاکم)

⑦ چار آدمیوں پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتے ہیں: ① قسم کھا کر مال بیچنے والا ② تکبر کرنے والا فقیر ③ بوڑھا زانی ④ ظالم بادشاہ۔'' (نسائی)

⑧ ''جو شخص کسی عورت کے شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے بستر پر بیٹھا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر ایک سانپ مسلط کر دے گا۔'' (طبرانی)

⑨ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''میں نے خواب میں ایک تنور دیکھا جس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا فراخ تھا اور اس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اس کے اندر مرد اور عورتیں چیخ و پکار کر رہے تھے۔ شعلہ بھڑکتا تو وہ اوپر آ جاتے، شعلہ دبتا تو وہ نیچے چلے جاتے وہ لوگ اسی عذاب میں مسلسل مبتلا تھے۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔'' (بخاری)

⑩ ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی اور زانیہ پر نظر کرم نہیں فرمائے گا۔'' (طبرانی)

⑪ ''چار آدمیوں سے اللہ تعالیٰ ناراض رہتا ہے ① قسمیں کھا کر مال فروخت کرنے والا ② متکبر مفلس ③ بوڑھا زانی ④ ظالم بادشاہ۔'' (نسائی)

⑫ ''آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور سب کی دعا قبول کی جاتی ہے سوائے زانیہ کے جو اپنی شرمگاہ لئے دوڑتی پھرتی ہے یا ناجائز ٹیکس لینے والے کے۔'' (طبرانی، مسند احمد)

⑬ ''جب زنا اور سود کسی بستی میں عام ہو جائیں تو اللہ کا عذاب حلال ہو جاتا ہے۔'' (حاکم، طبرانی)

⑭ ''جس قوم میں فحاشی عام ہو جائے اور وہ اس کا کھلے عام ارتکاب کرنے لگیں تو اس قوم میں طاعون اور بھوک عام ہو جاتی ہے۔'' (ابن ماجہ)

⑮ ''جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس قوم پر موت مسلط فرما دیتا ہے۔'' (حاکم، بیہقی)

⑯ ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت عام ہو جائے گی، علم کم ہو جائے گا، زنا عام ہوگا اور شراب پی جائے گی۔'' (بخاری)

⑰ ''میری امت کے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال کر لیں گے۔'' (بخاری)

✿

اَللِّـــوَاطُ

ہم جنس پرستی

مَسئله 116 ہم جنس پرستی کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○﴾ (81-80:7)

''اور لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہاں میں کسی نے نہیں کیا وہ یہ کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے آتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے گزرنے والے ہو۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 82-81)

مَسئله 117 حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی بارش برسا کر ہلاک فرما دیا۔

﴿ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ○ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ○﴾ (82-83:11)

''پس جب ہمارے فیصلہ کا وقت آ گیا تو ہم نے اسی بستی کو تہ و بالا کر دیا اور اس پر پکی مٹی کے پتھروں کی بارش برسائی جن میں سے ہر پتھر (ہر مجرم کے لئے) نشان زد تھا اور یہ سزا (آج کے) ظالموں کے لئے بھی کچھ دور نہیں۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 83-82)

وضاحت : ① زنا کے بارے میں قرآن مجید نے الف لام کے بغیر اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً (یعنی بلاشبہ زنا بے حیائی کا کام ہے) کا لفظ استعمال فرمایا ہے جبکہ عمل قوم لوط کے لئے الف لام کے اضافہ کے ساتھ اَلْفَاحِشَةَ فرمایا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ عمل قوم لوط زنا سے زیادہ شدید جرم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے'' میں امت کے بارے میں اتنا کسی اور بات سے نہیں ڈرتا جتنا عمل قوم لوط سے ڈرتا ہوں۔'' (ابن ماجہ)

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے عمل قوم لوط کرنے والے پر تین مرتبہ لعنت فرمائی۔ (طبرانی) ایک اور حدیث میں ارشاد مبارک ہے۔"چار آدمی اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب میں شام کرتے ہیں ① عورتوں سے مشابہت کرنے والے مرد ② مردوں اور عورتوں سے مشابہت کرنے والی عورتیں ③ جانوروں سے جماع کرنے والا ④ ہم جنس پرست۔" (طبرانی)

② عمل قوم لوط کا کوئی واقعہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں پیش نہیں آیا تاہم آپ ﷺ نے اس کی سزا یہ بیان فرمائی۔ کہ "فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔" (ابن ماجہ) دوسری حدیث میں رجم کے الفاظ ہیں کہ "دونوں کو سنگسار کردو۔" (ابن ماجہ)

③ چوپائے کے ساتھ جماع کرنے والے کے بارے میں بھی آپ ﷺ کا یہی حکم ہے کہ "جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ جماع کرے اس شخص کو اور چوپائے، دونوں کو قتل کردو۔" (ابن ماجہ)

چوپائے سے جماع کرنے والے پر بھی رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ (طبرانی) نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ "چوپائے سے جماع کرنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غصے میں شام کرتا ہے۔ (طبرانی)

③ اپنی بیوی سے عمل قوم لوط کرنے والے پر بھی آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جو شخص اپنی بیوی کے پاس دبر سے آئے وہ ملعون ہے۔" (ابوداؤد) دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جس شخص نے اپنی بیوی سے دبر کی راہ جماع کیا اللہ قیامت کے روز اس پر نظر رحمت نہیں فرمائیں گے۔" (ابن ماجہ، مسند احمد) تیسری حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا بیوی کی دبر سے جماع کیا یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی تصدیق کی، اس نے نبی ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔" (ترمذی) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "بیوی سے دبر میں جماع کرنا لواطت صغریٰ ہے۔" (مسند احمد)

اَلْاِنْتِحَــــارُ

خودکشی

مَسئلہ 118 خودکشی کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○﴾(29:4)

’’اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بڑا رحیم ہے۔‘‘ (سورہ النساء، آیت نمبر29)

وضاحت : خودکشی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی چند ارشادات درج ذیل ہیں:

① ’’جس نے کسی پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لئے گرتا رہے گا، جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں زہر پیتا رہے گا، جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی ہتھیار کو اپنے پیٹ میں بھونکتا رہے گا اور اسے کبھی رہائی نصیب نہیں ہوگی۔‘‘ (بخاری ومسلم)

② ’’جس نے اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا جس نے کسی ہتھیار وغیرہ سے خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں اسی ہتھیار کو بھونکتا رہے گا جس نے گر کر خودکشی کی وہ جہنم میں بھی اسی طرح گرتا رہے گا۔‘‘ (بخاری)

③ ’’پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو زخم آیا تو وہ بہت چیخا چلایا پھر ایک چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا لیکن خون نہ رکا اور وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے فیصلہ سے پہلے ہی اس نے اپنی جان لے لی۔‘‘ (بخاری ومسلم)

④ ’’ایک آدمی کے چہرہ پر پھوڑا نکلا جب اسے تکلیف ہوئی تو اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا مسلسل خون بہنے سے وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’میں نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔‘‘ (مسلم)

⑤ ’’جس شخص نے جس چیز سے خودکشی کی قیامت کے روز اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔‘‘ (بخاری ومسلم)

اَلْقَتْلُ
قتل

مَسئلہ 119 قتل کبیرہ گناہ ہے جس کی سزا طویل مدت تک جہنم میں رہنا ہے۔

مَسئلہ 120 قاتل دنیا میں اللہ تعالیٰ کے غضب میں مبتلا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوجاتا ہے۔

﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ○﴾(93:4)

''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر93)

وضاحت : قتل کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے چند ارشادات حسب ذیل ہیں:

① ''قیامت کے روز سب سے پہلے (حقوق العباد میں سے) لوگوں کے درمیان قتل کا فیصلہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

② ''مسلمان کے قتل کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کو ساری دنیا کا برباد ہوجانا گوارہ ہے۔'' (ابن ماجہ)

③ ''اگر آسمان اور زمین کی ساری مخلوق ایک مومن کو قتل کرنے میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔'' (ترمذی)

④ ''مقتول قیامت کے روز قاتل کو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اس کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہوں گے، مقتول کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ عرض کرے گا ''اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا (یہی کہتے کہتے) وہ اسے عرش الٰہی کے قریب لے جائے گا۔'' (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

⑤ ''ایک صحابی نے دریافت کیا ''یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی کافر تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ دے اور روپوش ہوجائے اور جب میں اسے قتل کرنے لگوں تو وہ لا الہ الا اللہ کہہ دے تو کیا میں اسے قتل کرسکتا ہوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں۔'' صحابی نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا تھا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کلمہ پڑھنے کے بعد اب

اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیرے اس (مظلومیت کے) مقام پر ہوگا جس پر تو اسے قتل کرنے سے پہلے تھا۔'' (بخاری ومسلم)

⑥ ''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دوران جنگ ایک ایسے آدمی کو قتل کر دیا جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہہ دیا تھا، اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو فرمایا ''اسامہ! کیا تو نے ایسے آدمی کو قتل کر دیا جس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا؟'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے ہتھیار سے ڈرتے ہوئے کلمہ پڑھا تھا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟'' (مسلم)

⑦ ''جس نے کسی ذمی کو قتل کیا، اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔'' (ابوداؤد)

حُبُّ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی

یہود ونصاریٰ سے دوستی

مسئلہ 121 اسلام دشمن کفار سے دوستی کرنا منع ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ○﴾(144:4)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خلاف (عذاب کے لئے) صریح حجت دے دو۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 144)

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ م بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ○﴾(51:5)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو شخص انہیں دوست بنائے گا اس کا شمار بھی انہیں میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالموں کی راہنمائی نہیں فرماتا۔“ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 51)

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَ کُمْ وَ اِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ ط وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○﴾(23:9)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں تم میں سے جو انہیں دوست بنائیں گے وہ ظالم ہوں گے۔“ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 23)

﴿ وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ لا وَ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○﴾(113:11)

''اور ظالموں کی طرف بالکل نہ جھکنا ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے پھر تمہیں کوئی ایسا سرپرست نہیں ملے گا جو اللہ سے بچا سکے اور کہیں سے تمہیں مدد بھی نہیں پہنچے گی۔''(سورہ ہود، آیت نمبر113)

وضاحت : اسلام دشمن کفار سے دوستی نہ کرنے کے بارے میں آپ ﷺ کی چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

① ''جو شخص مشرک کے ساتھ اٹھے بیٹھے اس کے ساتھ سکونت اختیار کرے وہ بھی ویسا ہی ہے۔''(ابوداؤد)

② ''مشرکوں کے ساتھ سکونت اختیار نہ کرو نہ ہی ان کے ساتھ اکٹھے رہو جو ان کے ساتھ سکونت اختیار کرے گا یا ان کے ساتھ اکٹھا رہے گا وہ ہم میں سے نہیں۔''(حاکم)

③ ''میں ہر اس مسلمان (کے انجام) سے بری الذمہ ہوں جو کافروں کے درمیان رہے۔''(ابوداؤد)

④ ''مسلمانوں اور کافروں کی آگ اکٹھی نہیں جل سکتی۔''(ابوداؤد)

⑤ ''آپ ﷺ نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے درج ذیل شرائط پر بیعت کی:

① اللہ کی عبادت کرنا۔ ② نماز قائم کرنا۔ ③ زکاۃ ادا کرنا۔
④ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔ ⑤ مشرکوں سے علیحدگی اختیار کرنا۔

⑥ ''اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں کرتے جو اس نے اسلام لانے کے بعد کیا ہوحتی کہ وہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کے ہاں آ جائے۔''(ابن ماجہ)

***

بَعْضُ النَّــــوَاهِيْ الْاُخَرُ

بعض دیگر نواہی

مَسئلہ 122 ظلم نہ کرو

﴿ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝﴾ (227:26)

''اور عنقریب ظلم کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ انہیں لوٹ کر کیسی جگہ جانا ہے۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 227)

مَسئلہ 123 تکبر نہ کرو۔

﴿ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝﴾ (18:31)

''اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، زمین میں اکڑ کر نہ چل اللہ تعالیٰ خود پسند اور فخر کرنے والے شخص کو پسند نہیں فرماتا۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 18)

مَسئلہ 124 فساد برپا نہ کرو۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 130/73 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 125 خاندانی منصوبہ بندی نہ کرو۔

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝﴾ (31:17)

''اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی دیں گے ان کا قتل بڑا گناہ ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 31)

مسئلہ 126 فضول خرچی نہ کرو۔

﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝﴾(31:7)

''اور کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 31)

مسئلہ 127 لوگوں کے نام نہ بگاڑو۔

﴿ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ج وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (11:49)

''اور کسی کو برے نام سے نہ پکارو، ایمان لانے کے بعد کسی کا نام بگاڑنا گناہ کی بات ہے اور جو لوگ ایسی حرکتوں سے توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔'' (سورہ الحجرات، آیت نمبر 11)

مسئلہ 128 قطع رحمی نہ کرو۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 130/90 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 129 حق بات نہ چھپاؤ۔

﴿ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (42:2)

''اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط نہ کرو نہ ہی جانتے بوجھتے حق بات چھپاؤ۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 42)

مسئلہ 130 عہد نہ توڑو۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ لا اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝﴾(25:13)

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پکا وعدہ کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں نیز ان تعلقات کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، ان کے لئے لعنت ہے اور برا گھر (یعنی جہنم) ہے۔'' (سورہ الرعد، آیت نمبر 25)

وضاحت : اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ سے مراد ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟﴾ کا وعدہ ہے جو عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں سے لیا تھا یا اس سے مراد وہ عہد بھی ہو سکتا ہے جو دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ہر انسان اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے کہ اب وہ زندگی کے تمام امور میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا وفادار رہے گا۔

مسئلہ 131 قسم نہ توڑو۔

﴿ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (91:16)

"اور جب تم اللہ سے عہد کرو (یا اللہ کا نام لے کر کسی سے عہد کرو) تو اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔" (سورہ النحل، آیت نمبر 91)

وضاحت : یاد رہے اگر کسی ذاتی معاملہ میں انسان کوئی قسم کھالے اور پھر اس کے برعکس بھلائی دوسری بات میں نظر آئے تو ایسی قسم توڑنے کی اجازت ہے۔ ایسی قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو حسب استطاعت کھانا کھلانا، یا لباس مہیا کرنا ہے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ (ملاحظہ ہو سورہ المائدہ، آیت 89) لیکن دو افراد یا دو اقوام کے درمیان عہد و پیمان کے وقت کھائی ہوئی قسم ہر قیمت پر پوری کرنے کا حکم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 132 خیانت نہ کرو۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (27:8)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔" (سورہ الانفال، آیت نمبر 27)

وضاحت : اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کرنے سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی نافرمانی کرنا ہے۔

مسئلہ 133 احسان نہ جتلاؤ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ﴾ (264:2)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، احسان جتلا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقات (کا اجر و ثواب) ضائع نہ کرو۔" (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 264)

مسئلہ 134 کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝﴾(58:33)

''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور عورتوں کو بلاوجہ تکلیف پہنچاتے ہیں وہ بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لیتے ہیں۔(سورہ الاحزاب، آیت نمبر 58)

مسئلہ 135 گناہ میں تعاون نہ کرو۔

﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾(2:5)

''گناہ اور ظلم پر تعاون نہ کرو۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 2)

مسئلہ 136 دھوکہ نہ دو۔

﴿وَ لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ﴾(43:35)

''بری چالیں اپنے چلنے والوں کو ہی گھیر لیتی ہیں۔'' (سورہ فاطر، آیت نمبر 43)

مسئلہ 137 دوسروں کو لعن طعن نہ کرو

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ ﴾(1:104)

''ہلاکت اور تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو دوسروں پر طعن کرتا ہے اور ان کے عیب تلاش کرتا ہے۔'' (سورہ الھمزۃ، آیت نمبر 1)

مسئلہ 138 بدگمانی، غیبت اور تجسس نہ کرو۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾(12:49)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت زیادہ (یعنی بلاوجہ) گمان کرنے سے بچو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، تجسس نہ کرو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے ؟ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول

فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 12)

مسئلہ 139 ریا نہ کرو۔

﴿وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ○﴾ (4:38)

''اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جس کا دوست اور ساتھی شیطان ہو وہ اس کا بدترین ساتھی ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 38)

مسئلہ 140 چلا چلا کر باتیں نہ کرو۔

﴿وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ○﴾ (19:31)

''اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو، اپنی آواز پست رکھو، سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 19)

مسئلہ 141 کسی کو گالی نہ دو۔

﴿وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا م بِغَيْرِ عِلْمٍ ط﴾ (108:6)

''(اے مسلمانو!) اللہ کو چھوڑ کر جنہیں یہ کفار پکارتے ہیں انہیں گالی نہ دو۔ ورنہ یہ لوگ جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالی دیں گے۔ (سورۃ الانعام، آیت نمبر 108)

مسئلہ 142 لین دین میں کمی نہ کرو۔

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○﴾ (83:1-3)

''ہلاکت ہے کمی بیشی کرنے والوں کے لئے وہ لوگ جو لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔'' (سورہ المطففین، آیت نمبر 1-3)

(د) اَلْحُقُوْقُ فِی ضَوْءِ الْقُرْاٰنِ

حقوق......قرآن مجید کی روشنی میں

① بندوں کے حقوق
② والدین کے حقوق
③ اولاد کے حقوق
④ جنین کے حقوق
⑤ عورتوں کے حقوق
⑥ قرابت داروں کے حقوق
⑦ ہمسایوں کے حقوق
⑧ دوستوں کے حقوق
⑨ مہمانوں کے حقوق
⑩ یتیموں کے حقوق
⑪ مسکینوں اور محتاجوں کے حقوق
⑫ سوالیوں کے حقوق
⑬ مسافروں کے حقوق
⑭ غلاموں کے حقوق
⑮ پہلو کے ساتھیوں کے حقوق
⑯ میت کے حقوق
⑰ قیدیوں کے حقوق
⑱ غیر مسلموں کے حقوق
⑲ حیوانوں کے حقوق

حُقُوقُ الْعِبَادِ
بندوں کے حقوق

مَسئلہ 143 تمام اولاد آدم، مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا امیر، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی، بحیثیت انسان سب ایک ہی درجہ میں قابل عزت اور قابل احترام ہیں

﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝﴾(70:17)

''اور ہم نے یقیناً بنی آدم کو عزت عطا فرمائی اور انہیں بر و بحر میں سواریاں دیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی (دوسری) مخلوقات پر بہت زیادہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 70)

مَسئلہ 144 تمام اولاد آدم کی جان ایک جیسی قیمتی ہے۔ خواہ وہ کسی بھی نسل، زبان، رنگ، وطن اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَ مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۝﴾(32:5)

''جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کی جان بچائی۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 32)

مَسئلہ 145 تمام لوگ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں لہٰذا تمام لوگ بحیثیتِ انسان

مساوی حیثیت رکھتے ہیں۔

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾ (13:49)

”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے کنبے اور قبیلے بنائے ہیں تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔“ (سورہ الحجرات، آیت نمبر 13)

مسئلہ 146 ہر آدمی کو اپنی نجی زندگی، خاندانی امور، خلوت اور ذاتی معاملات کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ط﴾ (12:49)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔“ (سورہ الحجرات، آیت نمبر 12)

مسئلہ 147 کسی بڑے کو چھوٹے پر کسی طاقتور کو کمزور پر ظلم، جبر، تشدد یا غیر انسانی اور توہین آمیز سلوک کی اجازت نہیں۔

﴿اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝﴾ (42:42)

”ملامت کے مستحق وہ لوگ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔“ (سورہ الشوریٰ، آیت نمبر 42)

مسئلہ 148 ہر شخص کو اپنا پسندیدہ مذہب اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔

﴿لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ج﴾ (256:2)

”دین میں زبردستی نہیں ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 256)

﴿وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ط﴾ (29:18)

''(اے محمد ﷺ) کہہ دیں کہ یہ قرآن حق ہے تمہارے رب کی طرف سے پس جس کا جی چاہے مانے جس کا جی چاہے نہ مانے۔'' (سورہ الکہف، آیت نمبر 29)

وضاحت: ① یادرہے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی قوانین کی پابندی لازم ہو جاتی ہے۔
② بعض دینی مصالح کے پیش نظر اسلام قبول کرنے کے بعد مذہب تبدیل کرنے کی آزادی کا حق ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 149 ہر آدمی کو عزت اور وقار سے زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ج وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط﴾ (11:49)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی مرد کسی دوسرے مرد کا مذاق نہ اڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے بہتر ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر لعن طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔'' (سورہ الحجرات، آیت نمبر 11)

مسئلہ 150 تمام اولاد آدم کو بلا استثنا اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ دعا کرنے اور مانگنے کا حق حاصل ہے۔

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝﴾ (186:2)

''(اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے تم سے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں بتادو میں ان سے قریب ہی ہوں جب کوئی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں شاید کہ راہ راست پر آجائیں۔'' (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 186)

مسئلہ 151 کوئی آدمی کسی آدمی کو اور کوئی قوم کسی دوسری قوم کو اپنا غلام نہیں بنا سکتی۔ آزادی سے زندہ رہنا ہر فرد اور قوم کا حق ہے۔

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝﴾ (79:3)

''کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ اللہ اسے کتاب، حکم اور نبوت عطاء فرمائے تو وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کی بجائے میرے غلام بن جاؤ وہ تو یہی کہے گا کہ ربانی بنو یہ حکم اس کتاب کا ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 79)

مسئلہ 152 اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ہر آدمی کا حق ہے۔

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ﴾ (148:4)

''اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کہ آدمی بدگوئی کے لئے زبان کھولے اِلّا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 148)

مسئلہ 153 انصاف طلب کرنا ہر آدمی کا حق ہے۔

﴿وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ﴾ (15:42)

''اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل قائم کروں۔'' (سورہ الشوریٰ، آیت نمبر 15)

مسئلہ 154 ہر آدمی کو تلاش معاش کے لئے مساوی حقوق حاصل ہیں۔

﴿وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (73:28)

''اور اس کی رحمت میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے ہیں تا کہ تم (رات میں) سکون حاصل کر سکو اور (دن کے وقت) اپنے رب کا فضل تلاش کرو تا کہ تم اس کا شکر ادا کرو۔'' (سورہ القصص، آیت نمبر 73)

حَقُوقُ الْوَالِدَیْنِ

والدین کے حقوق

مَسئلہ 155 والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرنے کا حکم ہے۔

مَسئلہ 156 بڑھاپے کی عمر میں والدین کو ''اُف'' تک کہا جائے نہ ڈانٹا جائے۔

مَسئلہ 157 والدین کی عزت اور احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے نرمی سے بات کی جائے۔

﴿وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْھَرْ ھُمَا وَ قُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا O﴾ (23:17)

''اور تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اُس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو وہ دونوں یا ان دونوں میں سے کوئی ایک تیری زندگی میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں ''اف'' تک نہ کہہ نہ انہیں ڈانٹ بلکہ نرمی اور عزت کے ساتھ ان سے بات کر۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23)

مَسئلہ 158 عمر بھر والدین کے لئے خود بھی سراپا رحمت بن کر رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے ان پر رحمت کرنے کی دعا بھی کرنی چاہیے۔

﴿وَ اخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا O﴾ (24:17)

رحمدلی کے ساتھ ان کے آگے جھک کر رہو اور دعا کیا کرو ''اے میرے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت اور شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 24)

مَسئلہ 159 اگر والدین شرک یا کسی دوسرے غیر شرعی کام کا حکم دیں تو ان کی

اطاعت نہ کی جائے ،لیکن بات کرتے ہوئے ان کا ادب اور احترام ملحوظ رکھا جائے ،ان کی بے ادبی اور گستاخی نہ کی جائے۔

﴿وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (15:31)

''اور اگر والدین تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کر جس کا تیرے پاس کوئی ثبوت نہیں تو ان کی بات ہرگز نہ مان لیکن دنیا میں ان سے اچھا سلوک کرتا رہ البتہ (دین کے معاملے میں) اس شخص کے راستے کی پیروی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے پھر تم سب کو میری طرف پلٹنا ہے اور میں تمہیں بتاؤں گا تم کیسے عمل کرتے رہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 15)

وضاحت : والدین کے حقوق کے بارے میں چند احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

① ''اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔'' (طبرانی)

② ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔'' (ترمذی)

③ ''تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرمائے گا ① والدین کا نافرمان ② عادی شرابی ③ احسان کر کے جتلانے والا۔'' (نسائی)

④ ''تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے ① والدین کا نافرمان ② دیوث ③ مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت۔'' (نسائی)

⑤ ''اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو، پھر خاک آلودہ ہو، پھر خاک آلودہ ہو جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ گیا۔'' (مسلم)

⑥ ''اپنے والدین کو گالی دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (حاکم)

⑦ ''والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے جو چاہے اسے محفوظ رکھے جو چاہے گرادے۔'' (ابن ماجہ)

⑧ ''جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔'' (نسائی)

⑨ ''صحابی نے دریافت کیا ''میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں۔'' دوبارہ پوچھا تو فرمایا ''تیری ماں۔'' تیسری مرتبہ پوچھا تو فرمایا ''تیری ماں۔'' چوتھی مرتبہ پوچھا تو فرمایا ''تیرا باپ۔'' (بخاری)

←

حُقُوقُ الْاَوْلَادِ

اولاد کے حقوق

مَسْئلہ 160 اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کرنا اور انہیں جہنم کی آگ سے بچانا والدین پر فرض ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ○﴾ (6:66)

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر ہیں جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔" (سورہ التحریم، آیت نمبر 6)

مَسْئلہ 161 اولاد کے دینی حقوق ادا نہ کرنے والے قیامت کے روز سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہوں گے۔

﴿ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اَلَا ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴾(15:39)

"کہو! خسارے میں رہنے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈالا خوب سن لو، یہی کھلا خسارہ ہے۔" (سورہ الزمر، آیت نمبر 15)

→

حُقُوقُ الْجَنِيْنِ

جنین کے حقوق

مَسئلہ 162 حمل ٹھہرنے کے بعد اسے ضائع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴾(31:17)

''اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی بلاشبہ ان کا قتل بڑا گناہ ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 31)

وضاحت : ① ایک خاتون رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور درخواست کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے پاک کریں۔ آپ ﷺ نے اعراض فرمایا تو خاتون نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں حاملہ ہو چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے حالت حمل میں اس پر حد جاری کرنے سے انکار فرمادیا تاکہ ماں کے پیٹ میں موجود ایک معصوم اور بے گناہ جان ضائع نہ ہو، لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا ''جب وضع حمل ہو جائے تب آنا۔'' جب وضع حمل ہو گیا تو خاتون دوبارہ حاضر ہوئی، تب آپ ﷺ نے حد جاری فرمادی۔ (مسلم)

حُقُوقُ الْمَرْأَةِ

عورتوں کے حقوق

●

(الف) حَقُوقُ الْمَرْأَةِ الْاِنْسَانِيَّةُ

عورت کے انسانی حقوق

مَسْئلہ 163 مرد اور عورت ایک ہی نوع (یعنی نوع انسانی) سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا بحیثیت نوع دونوں کی حیثیت ایک جیسی ہے۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ﴾(4:1)

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا پھر دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیں۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 1)

مَسْئلہ 164 تمام مرد اور عورتیں ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں لہٰذا بحیثیت انسان دونوں ایک دوسرے کے برابر درجہ رکھتے ہیں۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝﴾(49:13)

”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر تمہارے کنبے اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بے شک اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے (خواہ مرد ہو یا عورت) بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔“ (سورہ الحجرات، آیت نمبر 13)

مسئلہ 165 اسلام کی نگاہ میں بحیثیت انسان عورت کی جان بھی اتنی ہی قیمتی ہے جتنی مرد کی جان قیمتی ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 144 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 166 مسلم معاشرے میں عورت بھی اسی عزت اور احترام کی مستحق ہے جس عزت اور احترام کا مستحق مرد ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 167 جس طرح عورت پر مرد کا یہ حق ہے کہ وہ شوہر کی پردہ داری کرے اسی طرح مرد پر بھی عورت کا یہ حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کی پردہ داری کرے۔

﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط﴾(187:2)

''تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 187)

مسئلہ 168 عورت کو حقیر سمجھنا اور اپنے لئے باعث عار سمجھنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ ﴾(81:8-9)

''اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ وہ کیوں قتل کی گئی؟'' (سورہ التکویر، آیت نمبر 8تا9)

مسئلہ 169 اپنی اپنی ذمہ داریوں کے اعتبار سے شریعت اسلامیہ نے جس طرح مردوں کے حقوق کا تعین کیا ہے اسی طرح عورتوں کے حقوق کا تعین بھی کیا ہے۔

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط﴾(228:2)

''عورتوں کے لئے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 228)

(ب) حُقُوقُ الْمَرْاَةِ الدِّيْنِيَّةِ

عورت کے دینی حقوق

مَسْئلہ 170 نیک اعمال کا اجر وثواب پانے میں مرد اور عورتیں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ط وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط﴾(32:4)

''مردوں کے لئے حصہ ہے اپنے اعمال کا اور عورتوں کے لئے حصہ (یعنی ثواب) ہے اپنے اعمال کا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 32)

مَسْئلہ 171 کسی عورت کے اجر وثواب میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کمی نہیں کریں گے کہ وہ عورت ہے اور کسی مرد کا اجر وثواب اس لئے نہیں بڑھایا جائے گا کہ وہ مرد ہے۔

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ○ ﴾(124:4)

''اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو ایسے لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 124)

مَسْئلہ 172 اللہ کے ہاں نیک اعمال کا اجر وثواب نہ عورت کا ضائع ہوتا ہے نہ مرد کا بلکہ دونوں کیلئے ایک جیسا ثواب ہے۔

﴿ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ م بَعْضٍ ج فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَ

اللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ ۝﴾(195:3)

(اہل ایمان کی دعا کے) جواب میں اللہ نے فرمایا ''میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو پس جن لوگوں نے میری خاطر ہجرت کی، اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اذیت دیئے گئے (کفار کو) قتل کیا اور (کفار کے ہاتھوں) قتل ہوئے میں ان کے گناہ معاف فرماؤں گا اور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ ہے ان کا ثواب اللہ کی طرف سے اور اللہ کے پاس تو بڑا اچھا ثواب ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 195)

مسئلہ 173 اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، سچ بولنے والے مرد ہوں یا عورتیں، صبر کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، اللہ سے ڈرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، صدقہ کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد ہوں یا عورتیں، عصمت اور عفت کی زندگی بسر کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، اللہ کا ذکر کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

﴿ اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَ الۡمُسۡلِمٰتِ وَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَ الۡقٰنِتِيۡنَ وَ الۡقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيۡنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيۡنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الۡخٰشِعِيۡنَ وَ الۡخٰشِعٰتِ وَ الۡمُتَصَدِّقِيۡنَ وَ الۡمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيۡنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الۡحٰفِظِيۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَ الۡحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝﴾(35:33)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں کی

حفاظت کرنے والی عورتیں، کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرما رکھا ہے۔" (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 35)

مسئلہ 174 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ جس طرح مردوں پر فرض ہے اسی طرح عورتوں پر بھی فرض ہے۔

مسئلہ 175 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے، نماز پڑھنے والے، زکاۃ ادا کرنے والے مومن مرد ہوں یا عورتیں، دونوں کے لئے ایک جیسا اجر وثواب ہے۔

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾ (9:71-72)

"مومن مرد اور مومن عورتیں سب ایک دوسرے کے ساتھی ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے گا بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں ایسے باغات عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ اور صاف ستھرے محلات کا، جو ان دائمی جنتوں میں ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا اور خوشنودی انہیں حاصل ہوگی یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔" (سورہ التوبہ، آیت نمبر 71 تا 72)

مسئلہ 176 اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور دعا کرنے کا حق عورتوں کو بھی ویسا ہی حاصل

ہے جیسا کہ مردوں کو۔

﴿ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾(60:40)

”تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“ (سورہ المومن، آیت نمبر 60)

مسئلہ 177 کفر اور نفاق کا طرز عمل اختیار کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کی سزا ایک جیسی ہے۔

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ ﴾(68:9)

”منافق مردوں، عورتوں اور کفار کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ فرما رکھا ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (ان کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے) وہی کافی ہے اللہ کی لعنت ہے ان پر اور ان کے لئے عذاب ہے نہ ٹلنے والا۔“ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 68)

❖❖❖

(ج) حُقُوْقُ الْمَرْاَةِ الْاِقْتِصَادِيَّةُ

عورت کے معاشی حقوق

مسئلہ 178 نکاح میں مقرر کیا گیا حق مہر عورت کی ملکیت ہے جسے ادا کرنا شوہر پر فرض ہے۔

﴿وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ﴾(4:4)

”اور عورتوں کو ان کے مہر (فرض سمجھ کر) خوش دلی سے ادا کرو۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 4)

مسئلہ 179 اگر عورت اپنی آزاد مرضی سے برضا و رغبت مہر معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

مَسئلہ 180 عورت اپنے ذاتی مال میں سے ازخود صدقہ وخیرات کرسکتی ہے۔

﴿فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝﴾ (4:4)

"اگر عورتیں اپنی خوشی سے ازخود مہر کا حصہ معاف کردیں تو اسے بخوشی کھاؤ۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر 4)

مَسئلہ 181 نکاح کے بعد عورت کا تمام نان ونفقہ ادا کرنا مرد پر فرض ہے خواہ عورت مرد کی نسبت زیادہ مالدار ہی کیوں نہ ہو۔

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ﴾ (34:4)

"مرد عورتوں پر قوام ہیں اس بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بنا پر کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔" (سورہ النساء، آیت نمبر 34)

مَسئلہ 182 نکاح سے قبل عورت کو نان ونفقہ مہیا کرنا اس کے والد پر فرض ہے۔

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝﴾ (31:17)

"اور اپنی اولاد کو بھوک کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ ان کا قتل تو بڑا گناہ ہے۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 31)

مَسئلہ 183 والدین اور دیگر رشتہ داروں کی چھوڑی ہوئی میراث (منقولہ ہو یا غیر منقولہ) میں مردوں کی طرح عورتوں کا بھی حصہ مقرر ہے۔

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝﴾ (7:4)

"والدین اور رشتہ دار جو کچھ (وفات کے بعد) چھوڑ دیں اس میں مردوں کا حصہ ہے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ کم (حصہ ہو) یا زیادہ اور یہ حصہ (اللہ تعالیٰ کی

طرف سے) مقرر ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 7)

مسئلہ 184 اگر بہن کے ساتھ بھائی بھی ہو تو میراث میں بہن کے لئے بھائی سے آدھا حصہ مقرر ہے۔

﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ ق لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج﴾(11:4)

''تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں تاکید فرماتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 11)

مسئلہ 185 اگر وارث اکیلی لڑکی ہو (بھائی نہ ہو) تو لڑکی کو سارے ترکہ میں سے نصف حصہ ملے گا۔

﴿وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط﴾(11:4)

''اور اگر (وارث) اکیلی لڑکی ہو تو اس کے لئے (سارے ترکہ کا) آدھا حصہ ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 11)

مسئلہ 186 اگر ورثاء میں بھائی نہ ہو اور لڑکیاں ایک سے زائد ہوں تو سارے ترکہ کا دو تہائی حصہ تمام بہنوں میں برابر تقسیم ہوگا۔

﴿فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج﴾(11:4)

''اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لئے دو تہائی ہے جو (مرنے والے نے) چھوڑا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 11)

مسئلہ 187 میت کی اولاد ہو اور والدین بھی ہوں تو میت کے ترکہ سے والدہ کو چھٹا اور والد کو بھی چھٹا حصہ ملے گا۔ یعنی مرد عورت (والدین) کا برابر برابر حصہ ہے۔

﴿وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج﴾(11:4)

''اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے

ترکہ میں سے چھٹا حصہ ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 11)

مسئلہ 188 اگر میت کی اولاد نہ ہو، بہن بھائی نہ ہوں تو ماں کا حصہا یک تہائی اور باپ کا حصہ دوتہائی ہوگا۔

﴿فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ﴾(11:4)

''پس اگر اولاد نہ ہو تو والدین اس کے وارث ہوتے ہیں، ماں کو کل جائداد کا ایک تہائی حصہ ملے گا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 11)

مسئلہ 189 اگر میت غیر شادی شدہ ہو (یعنی اولاد نہ ہو) لیکن بہن بھائی ہوں تو والدین میں سے ماں کو $1/6$ اور باپ کو $5/6$ حصہ ملے گا۔

﴿ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾(11:4)

''اگر میت کے بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 11)

مسئلہ 190 اگر میت بے اولاد ہو تو بیوی کے لئے ترکہ سے $1/4$ حصہ ہے اگر اولاد ہو تو $1/8$ حصہ ہوگا۔

﴿وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ج فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ م بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ط﴾(12:4)

''اور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو بیویوں کا چوتھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے اور یہ تقسیم وصیت پوری کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 12)

مسئلہ 191 اگر میت کلالہ ہو (یعنی وہ مرد یا عورت جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو) اور اس کے وارث اخیافی بہن بھائی ہوں (یعنی ایک ماں اور الگ الگ باپ کی اولاد)......ایک بہن اور ایک بھائی......تو بہن کا حصہ بھائی کے برابر ہوگا یعنی کل ترکہ کا 1/6 بہن کے لئے اور 1/6 بھائی کے لئے۔

مسئلہ 192 اگر کلالہ کے وارث اخیافی بہن بھائیوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہو یعنی دو ہوں یا اس سے زائد تو میت کے کل ترکہ کے 1/3 حصہ میں سب بہن بھائیوں کا حصہ برابر ہوگا۔

﴿ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ ﴾(12:4)

''اگر مرد یا عورت (کی میت) جس کی وراثت تقسیم ہونی ہے کلالہ ہو اور اس کا صرف ایک بھائی اور ایک بہن (اخیافی) ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر بہن بھائیوں کی تعداد زیادہ ہو تو پھر سارے بہن بھائی ترکہ کے 1/3 حصہ میں (برابر) شریک ہوں گے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 12)

مسئلہ 193 اگر میت کلالہ ہو اور اس کے وارث عینی بہن بھائی (ایک باپ اور ایک ماں کی اولاد) ہوں یا علاتی (ایک باپ الگ الگ ماں) ہوں تو ترکہ درج ذیل حصوں میں تقسیم ہوگا:

(1) اگر ایک ہی بھائی ہو (بہن بھی نہ ہو) تو وہ سارے ترکہ کا وارث ہوگا۔

(2) اگر ایک ہی بہن ہو (بھائی بھی نہ ہو) تو اسے سارے ترکہ کا نصف ملے گا۔

(3) اگر بہنیں دو یا دو سے زیادہ ہوں (بھائی نہ ہوں) تو بہنوں کو کل ترکہ سے 2/3 حصہ ملے گا جس میں ساری بہنیں برابر شریک ہوں گی۔

(4) اگر بھائی اور بہنیں دونوں ہوں تو سب بھائیوں اور بہنوں کو معروف طریقے کے مطابق سارے ترکہ میں سے ہر بہن کو ایک اور ہر بھائی کو دو حصے ملیں گے۔

﴿قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ

مَا تَرَکَ ج وَ هُوَ یَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهَا وَلَدٌ ط فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ ط وَ اِنْ کَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ط﴾(176:4)

''اے نبی ، کہو اللہ تمہیں کلالہ (میت) کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی شخص فوت ہو جائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک ہی (عینی یا علاتی) بہن ہو تو اس کے لئے سارے ترکہ کا نصف حصہ ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی اولاد نہ ہو اگر بہنیں دو ہوں تو ان کے لئے کل ترکہ کا 2/3 حصہ ملے گا اور اگر میت کے وارثوں میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی تو پھر مرد کے لئے دگنا اور عورت کے لئے اکہرا حصہ ہوگا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 176)

(د) حُقُوْقُ الْمَرْاَةِ الْحَضَارِیَّةُ

عورت کے معاشرتی حقوق

(1) اَلْاُمُّ

ماں کی حیثیت سے

مسئلہ 194 ماں سے نیک سلوک کرنا سعادت مندی اور خوش بختی کی علامت ہے۔

﴿وَّ بَرًّام بِوَالِدَتِیْ ز وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ○﴾(32:19)

''اور (عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ نے) مجھے میری ماں کا فرماں بردار بنایا ہے، سرکش اور نافرمان نہیں بنایا۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 32)

﴿وَ بَرًّام بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ○﴾(14:19)

''اور (یحییٰ علیہ السلام) اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا، سرکش اور نافرمان نہ تھا۔'' (سورہ

مریم، آیت نمبر 14)

مسئلہ 195 بڑھاپے کی عمر میں والدہ اور والد کے سامنے ''اُف'' تک نہیں کہنا چاہئے۔

مسئلہ 196 والدہ اور والد کے سامنے انتہائی عاجزی، عزت اور احترام سے بات کرنی چاہیے۔

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۝﴾ (23:17)

''اور تیرے رب نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ تم لوگ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو، والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اگر تمہاری زندگی میں وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائے تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو اور ان کے ساتھ احترام سے بات کرو۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23)

مسئلہ 197 والدین کے ساتھ بڑی نرمی اور محبت سے پیش آنا چاہیے اور ان کے حق میں ہر وقت دعا گو رہنا چاہیے۔

﴿وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۝﴾ (24:17)

''اور ان کے سامنے محبت کے ساتھ جھک کر رہو اور ان کے حق میں یہ دعا کرو کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت اور شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا پوسا تھا۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 24)

مسئلہ 198 اگر ماں اولاد کو شرک یا کسی دوسرے خلاف شرع کام پر مجبور کرے تو اولاد کو اس کی بات نہیں ماننی چاہیے البتہ اس کے ساتھ حسن سلوک میں فرق نہیں آنے دینا چاہیے۔

﴿ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ز وَ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ج ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○﴾(15:31)

''اور اگر تیرے ماں باپ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہرگز نہ مان لیکن دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ لیکن پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو کچھ تم (دنیا میں) عمل کرتے رہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 15)

مَسئلہ 199 پیدائش اور پرورش کے سلسلہ میں اولاد پر ماں کے احسانات زیادہ ہیں لہٰذا اولاد کو باپ کے مقابلہ میں ماں کا زیادہ شکر گزار بن کر رہنا چاہیے۔

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ج حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِىْ وَلِوَالِدَيْكَ ط اِلَىَّ الْمَصِيْرُ ○﴾(14:31)

''اور ہم نے انسان کو والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید فرمائی ہے۔ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور (پیدائش کے بعد) دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے (لہٰذا ہم نے اسے تاکید کی کہ) میرا شکر ادا کر اور (اس کے بعد) اپنے والدین کا، (اور یاد رکھ بالآخر) تجھے میری طرف ہی پلٹنا ہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 14)

وضاحت : یاد رہے رسول اکرم ﷺ نے باپ کی نسبت ماں سے تین گنا زیادہ حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔ (بخاری)

② اَلْبِنْتُ

بیٹی کی حیثیت سے

مَسئلہ 200 بیٹی کو حقیر سمجھنا یا باعثِ عار سمجھنا کبیرہ گناہ ہے۔

﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ○ بِاَىِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ○﴾(8-9:81)

''اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ وہ کیوں قتل کی گئی؟'' (سورہ التکویر، آیت نمبر 9-8)

مسئلہ 201 بیٹی کو دینی تعلیم دلانا، نیک تربیت کرنا اور بالغ ہونے کے بعد ان کا نکاح کرنا والد پر فرض ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝﴾ (6:66)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔'' (سورہ التحریم، آیت نمبر 6)

③ الزَّوْجَةُ

بیوی کی حیثیت سے

مسئلہ 202 بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ 203 اگر شوہر کو بیوی کی کوئی ایک آدھ بات ناپسند ہو تو شوہر کو بیوی کی دوسری خوبیاں سامنے رکھتے ہوئے صبر وتحمل سے کام لے کر نباہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

﴿وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۝﴾ (19:4)

''اور عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو۔ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو (یاد رکھو) ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسی میں بہت بھلائی رکھ دی ہو۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 19)

مسئلہ 204 شوہر کو بیوی کے ساتھ محبت اور مہربانی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾(21:30)

”اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات پیدا کر دئے بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔“ (سورہ الروم، آیت نمبر 21)

مسئلہ 205 مہر عورت کا حق ہے جسے مرد کو برضا و رغبت ادا کرنا چاہئے۔

﴿ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝ ﴾(4:4)

”عورتوں کو ان کے حق مہر بخوشی ادا کر دیا کرو، یا اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں چھوڑ دیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 4)

مسئلہ 206 عورت کے رہن سہن کا نان و نفقہ مرد کو اپنی حیثیت کے مطابق برضا و رغبت ادا کرنا چاہیے۔

﴿ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ۝﴾(7:65)

”خوشحال آدمی کو اپنی خوشحالی کے مطابق بیوی پر خرچ کرنا چاہیے اور تنگدست کو جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس کے مطابق بیوی پر خرچ کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کسی شخص کو دیئے گئے مال سے زیادہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیتا اور ممکن ہے اللہ تعالیٰ تنگدستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا فرما دے۔“ (سورہ الطلاق، آیت نمبر 7)

مسئلہ 207 مرد کو عورت کی عزت اور ناموس کی حفاظت کرنی چاہیے۔

﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ﴾(187:2)

”عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔“ (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 187)

مسئلہ 208 مرد کو عورت کے جنسی حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

﴿فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾(187:2)

''اب تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسمت میں (لڑکا یا لڑکی) لکھا ہے اسے حاصل کرو۔'' (سورہ البقرۃ، آیت نمبر 187)

مسئلہ 209 ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں ہر ایک کے ساتھ عدل کرنا فرض ہے۔

﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ج فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴾ (3:4)

''جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کرو لیکن اگر تمہیں خدشہ ہو کہ ان کے درمیان عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا لونڈی پر قناعت کرو یہ ظلم سے بچنے کا قریب ترین راستہ ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 3)

مسئلہ 210 اگر بیوی کسی وجہ سے شوہر کو پسند نہ کرے اور کسی قیمت پر بھی شوہر کے ساتھ نباہ نہ کرنا چاہے تو شوہر کو کچھ دے دلا کر علیحدگی (خلع) حاصل کرنا عورت کا حق ہے۔

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌ م بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ م بِاِحْسَانٍ ط وَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ لا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (229:2)

''طلاق دو بار ہے پھر یا تو عورت کو سیدھی طرح روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اسے رخصت کر دیا جائے اور رخصت کرتے ہوئے تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو، البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کی حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہ سکیں تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ طے ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر لے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں

ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں۔'' (سورہ البقرة، آیت نمبر 229)

4 اَلْمُطَلَّقَةُ

مُطَلَّقہ کی حیثیت سے

مَسئلہ 211 مُطَلَّقہ کو اس کی مرضی کے مطابق نکاح کرنے کا حق حاصل ہے۔

﴿وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ط وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O﴾ (232:2)

''اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر انہیں ان کے (سابقہ یا زیر تجویز) خاوندوں سے نہ روکو جبکہ وہ آپس میں معروف (شرعی) طریقے سے مناکحت پر رضامند ہوں یہ نصیحت ہر اس آدمی کے لئے ہے جو تم میں سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے یہی طرز عمل تمہارے لئے شائستہ اور پاکیزہ ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (سورہ البقرة، آیت نمبر 232)

مَسئلہ 212 مُطَلَّقہ کو تنگ کرنے کے لئے رجوع کرنا منع ہے۔

﴿فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ﴾ (2:65)

''پس جب اپنی مدت (عدت کی) پوری کر لیں تو انہیں اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے الگ کرو۔'' (سورہ الطلاق، آیت نمبر 2)

مَسئلہ 213 زمانہ عدت میں مُطَلَّقہ کو اپنے گھر میں رکھنا چاہیے اور حسب سابق اس کا نان ونفقہ ادا کرنا چاہیے۔

﴿اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ط﴾ (6:65)

''مطلقہ کو (زمانہ عدت میں) اسی جگہ رکھو جہاں تم خود رہتے ہو جیسی بھی جگہ تمہارے پاس ہے اور

انہیں (رہائش اور خرچ کے معاملہ میں) تنگ کر کے تکلیف نہ پہنچاؤ۔'' (سورہ الطلاق، آیت نمبر 6)

مسئلہ 214 اگر مُطَلَّقہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک مرد کو اس کی رہائش اور دیگر اخراجات ادا کرنے چاہئیں۔

﴿وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ج﴾(6:65)

''اور اگر مطلقہ حاملہ ہو تو ان پر خرچ کرتے رہو حتی کہ وضع حمل ہو جائے۔'' (سورہ الطلاق، آیت نمبر 6)

مسئلہ 195 اگر وضع حمل کے بعد باپ مُطَلَّقہ ماں سے بچے کو دودھ پلوانا چاہے تو اسے مطلقہ ماں کو طے شدہ خرچ ادا کرنا چاہیے۔

﴿فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ج وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ج﴾(6:65)

''پس اگر وہ (مطلقہ مائیں) تمہاری خاطر (تمہارے بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں اجرت دو اور اجرت آپس میں مشورے سے طے کر لو۔'' (سورہ الطلاق، آیت نمبر 6)

⑤ اَلْاَرْمِلَةُ

بیوہ کی حیثیت سے

مسئلہ 216 بیوہ (مسکین یا محتاج) کے ساتھ احسان کرنے کا حکم ہے۔

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝﴾(83:2)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، والدین، قرابت دار، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کرنا اور لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا۔ (عہد کرنے کے بعد) تم (اس سے) پھر گئے مگر تھوڑے قائم رہے اور تم ہو ہی پھرنے والے۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 83)

مَسئلہ 217 تقسیم میراث کے وقت اگر کوئی بیوہ (مسکین یا محتاج) آجائے تو اسے بھی کچھ نہ کچھ دینا چاہیے۔

﴿وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ (8:4)

''تقسیم (میراث) کے وقت رشتہ دار، یتیم اور مسکین آجائیں تو اس مال (میراث) میں سے کچھ ان کو بھی دو اور ان کے ساتھ با اخلاق طریقے سے بات کرو۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 8)

مَسئلہ 218 بیواؤں کی مدد کرنا نیک اعمال میں سے ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 247 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''مسکین اور بیوہ کی مدد کرنے والے کا اجر و ثواب، مجاہد فی سبیل اللہ کے اجر و ثواب کے برابر ہے یا اس شخص کے برابر ہے جو دن کو (مسلسل) روزہ رکھتا ہو اور رات کو (مسلسل) قیام کرتا ہو۔'' (بخاری)

حُقُوقُ الْاَقَارِبِ

قرابت داروں کے حقوق

مسئلہ 219 قریبی رشتہ داروں کی مالی مدد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 247 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 220 قرابت داروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم ہے۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 223 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

وضاحت : قرابت دار اگر مالی تعاون کے محتاج ہوں تو ان سے مالی تعاون کرنا چاہئے اگر مالی تعاون کے محتاج نہ ہوں تو ان کی غمی وخوشی میں شریک ہونا، ان کی خیر وعافیت دریافت کرنا، ان سے میل جول رکھنا بھی ان کے حقوق میں شامل ہے جسے ادا کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ 221 قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 251 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 222 قرابت داروں کے حقوق ادا نہ کرنا قیامت کے روز خسارے کا باعث ہوگا۔

﴿الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝﴾ (27:2)

”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے پکا وعدہ کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ملانے کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 27)

وضاحت : قرابت داروں میں سب سے پہلے حقیقی بہن بھائی اور اس کے بعد درجہ بدرجہ دیگر رشتہ دار شامل ہیں۔

حُقُوقُ الْجِيْرَانِ

ہمسایوں کے حقوق

مسئلہ 223 ہمسایہ خواہ قرابت دار ہو یا اجنبی، اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے۔

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ﴾(36:4)

''اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور احسان کرو والدین کے ساتھ، قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، قرابت دار ہمسائے اور اجنبی ہمسائے کے ساتھ، ہم نشین کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور اپنے لونڈی غلاموں کے ساتھ۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 36)

وضاحت : احادیث میں رسول اکرم ﷺ نے ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں سخت تاکید فرمائی ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں۔

① ''واللہ! وہ شخص مومن نہیں، واللہ! وہ شخص مومن نہیں، واللہ! وہ شخص مومن نہیں۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ کون؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ شخص جس کا ہمسایہ اس کی برائی سے محفوظ نہ ہو۔'' (بخاری)

② ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا ہمسایہ اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہو۔'' (بخاری)

③ ''جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے بار بار تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ پڑوسی کو دوسرے پڑوسی کا وارث قرار دیں گے۔'' (مسلم)

④ ''اس ذات کی قسم ! جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔'' (مسلم)

⑤ صحابی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کون سا گناہ بڑا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''شرک'' صحابی نے پھر عرض کیا ''اس کے بعد؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اولاد کو قتل کرنا، رزق کے ڈر سے۔'' صحابی نے پھر عرض کیا ''اس کے بعد؟'' آپ ﷺ نے عرض کیا ''پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔'' (بخاری و مسلم)

⑥ ''پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا دوسری دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔'' (مسند احمد، طبرانی)

حُقُوقُ الْاَحِبَّاءِ

دوستوں کے حقوق

مَسئلہ 224 دوستوں کا ایک دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت آنا جانا منع ہے۔

مَسئلہ 225 دوستوں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے ان کی برضا ورغبت اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

مَسئلہ 226 دوستوں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اونچی آواز میں سلام کہنا چاہئے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○﴾ (27:24)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک ان کی برضا ورغبت اجازت حاصل نہ کرلو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو، یہ طریقہ تمہارے لئے بہتر ہے امید ہے کہ تم نصیحت حاصل کروگے۔'' (سورۃ النور، آیت نمبر 27)

مَسئلہ 227 اگر صاحب خانہ کسی مجبوری کے باعث وقت دینے سے معذرت کردیں تو کسی رنج وملال کے بغیر واپس پلٹ جانا چاہئے۔

﴿ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○﴾

(28:24)

''اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو (بلا تامل) واپس پلٹ جاؤ یہی تمہارے لئے پاکیزہ طریقہ ہے۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 28)

مسئلہ 228 صاحب خانہ گھر پر موجود نہ ہو تو گھر میں داخل نہیں ہونا چاہئے ، لیکن اگر صاحب خانہ پہلے سے اپنی عدم موجودگی میں گھر پر انتظار کرنے کی اجازت دے چکے ہوں تو پھر گھر میں داخل ہونا اور صاحب خانہ کا انتظار کرنا درست ہے۔

﴿ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ﴾(28:24)

”پس اگر کسی شخص کو گھر میں نہ پاؤ تو اس گھر میں داخل نہ ہو، ہاں اگر تمہیں اجازت دے دی گئی ہو۔“ (سورالنور، آیت نمبر 28)

حُقُوقُ الضُّیُوفِ

مہمانوں کے حقوق

مَسئلہ 229 اپنی حیثیت کے مطابق مہمان کی خدمت خاطر کرنا واجب ہے۔

﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝﴾(51:24-26)

”کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی جب وہ ابراہیم کے پاس آئے اور کہا آپ پر سلام ہو، تم لوگ اجنبی ہو، پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور (مہمانوں کے لئے بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے کر آ گیا۔“ (سورہ الذاریات، آیت نمبر 24-26)

مَسئلہ 230 مہمانوں کی عزت اور اکرام کرنا واجب ہے۔

﴿وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝﴾ (11:78)

”(مہمانوں کی آمد کے فوراً بعد) قوم لوط کے لوگ حضرت لوط کے ہاں دوڑتے آئے وہ پہلے سے ہی انہی برائیوں کے مرتکب ہو رہے تھے لوط نے ان سے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہیں اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے معاملہ میں رسوا نہ کرو کیا تمہارے درمیان کوئی بھی نیک آدمی نہیں؟“ (سورہ ہود، آیت نمبر 78)

وضاحت : آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ”جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے کو چاہئے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔“ (بخاری)

حُقُوقُ الْیَتٰمٰی
یتیموں کے حقوق

مسئلہ 231 قرآن مجید نے یتیموں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ قف وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ○﴾(83:2)

''اور یاد کرو وہ وقت جب ہم نے بنی اسرائیل سے اس بات کا وعدہ لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا ، والدین ، رشتہ داروں ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کرنا اور لوگوں سے خیر کی بات کہنا ، نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا ، لیکن تم (عہد کرنے کے بعد) پھر گئے سوائے چند ایک کے اور تم لوگ ہو ہی پھرنے والے۔'' (سورہ البقرہ ، آیت نمبر 83)

مسئلہ 232 جب تک یتیم بالغ نہ ہو ، یتیموں کے ورثاء کو ان کے اموال کی حفاظت کرنی چاہئے اور جب یتیم اپنے مال کی حفاظت کرنے کے اہل ہو جائیں تو امانت داری کے ساتھ انہیں ان کے اموال واپس کرنے چاہئیں۔

﴿وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ ج وَ لَا تَاْکُلُوْھَآ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ یَّکْبَرُوْا ط وَ مَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ج وَ مَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ج فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ فَاَشْھِدُوْا عَلَیْھِمْ ط وَ کَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا○﴾ (6:4)

''اور یتیموں کے بالغ ہونے تک انہیں جانچتے رہو جب ان میں اہلیت پاؤ تو انہیں ان کے اموال واپس کردو، یتیموں کے بڑے ہوجانے کے ڈر سے ان کے اموال کو جلدی سے اور فضول خرچیوں میں نہ اڑانا، یتیم کا جو وارث بنا ہے وہ (اگر امیر ہو تو یتیم کی تعلیم وتربیت کا خرچ) نہ لے اور جو (وارث خود) محتاج ہے وہ مناسب حق الخدمت لے لے اور جب تم یتیموں کے اموال ان کے حوالے کرو تو اس پر کسی کو گواہ بنالو (اگر تم نے ان کے اموال میں ہیرا پھیری کی تو یاد رکھو) اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 6)

مسئلہ 233 جو لوگ یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں ان پر واجب ہے کہ ان کے حقوق اسی طرح ادا کریں جس طرح دوسری عورتوں کے ادا کرتے ہیں۔ ورنہ ان سے نکاح نہ کریں۔

﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ج﴾(3:4)

''اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے تم نکاح کر کے انصاف نہ کرسکو گے تو پھر دوسری عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو، دو دو، تین تین یا چار چار عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 3)

مسئلہ 234 یتیم کا مال ناجائز طریقے سے کھانے والا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ○﴾(10:4)

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کے مال ظلماً کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں جائیں گے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 10)

مسئلہ 235 یتیموں کو ان کے اموال واپس کرتے ہوئے پوری امانت اور دیانت سے کام لینا چاہئے ان کے اچھے اموال کو اپنے برے اموال سے بدلنا

یا ان میں کمی بیشی کرنا سخت گناہ ہے۔

﴿ وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَھُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ص وَ لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ ط اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا ﴾ (2:4)

''یتیموں کو (وقت آنے پر) ان کے اموال واپس کر دو اور انہیں ان کے اچھے مال کے بدلے اپنے برے مال نہ دو نہ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر کھا جاؤ، یہ سخت گناہ ہے۔(سورہ النساء، آیت نمبر 2)

مسئلہ 236 کسی یتیم کا دل نہیں دکھانا چاہئے بلکہ ان کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔

﴿ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ﴾ (9:93)

''کسی یتیم کے ساتھ سختی نہ کر۔'' (سورہ الضحیٰ، آیت نمبر 9)

مسئلہ 237 یتیم بھوکا یا حاجت مند ہو تو اس کو کھانا کھلانا چاہئے اور اس کی مدد کرنی چاہئے۔

﴿ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا ﴾ (9-8:76)

''نیک لوگ اللہ سے محبت کی بناء پر مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلا رہے ہیں ہم تم سے کسی شکریئے یا بدلے کے طلب گار نہیں۔'' (سورہ الدھر، آیت نمبر 8-9)

مسئلہ 238 یتیموں کی عزت نفس کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہئے۔

﴿ کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴾ (17:89)

''(تمہاری ذلت اور رسوائی) ہرگز (بے وجہ) نہیں بلکہ (اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔'' (سورہ الفجر، آیت نمبر 17)

مسئلہ 239 قرابت دار یتیم کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ○ وَ مَآ اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَةُ ○ فَکُّ رَقَبَةٍ ○ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ○ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○﴾ (90:11-16)

''انسان نے مشکل گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے وہ ہے کسی غلام کو آزاد کرانا یا فاقہ کے روز کسی قریبی یتیم کو یا کسی خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔'' (سورہ البلد، آیت نمبر 11-16)

مسئلہ 240 حکومت کو اموال غنیمت میں سے کچھ مال یتیموں کی کفالت پر بھی خرچ کرنا چاہئے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 254 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 241 یتیم پر ظلم وہی کرتا ہے جو آخرت کا انکار کرنے والا ہے۔

﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ○ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ○ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ○﴾ (107:1-3)

''تم نے دیکھا اس شخص کو جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے یہی شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے پر (اپنے نفس یا گھر والوں کو) نہیں اکساتا۔'' (سورہ الماعون، آیت نمبر 1-3)

وضاحت : ① یتیموں سے حسن سلوک کرنے کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے کلمہ کی انگلی اور درمیانی انگلی (یعنی دونوں متصل انگلیاں) کو اٹھا کر دکھایا۔ (بخاری)

② دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے ''مسلمانوں کے گھروں میں سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے اچھا سلوک ہو رہا ہو اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے برا سلوک کیا جاتا ہو۔'' (ابن ماجہ)

حُقُوقُ الْمَسَاكِيْنِ

مسکینوں کے حقوق

مَسئلہ 242 مسکینوں اور محتاجوں کے حقوق ادا نہ کرنے سے دنیا میں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں چھین لیتے ہیں۔

﴿فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝﴾ (68:23-27)

''فصل کاٹنے کے لئے (سارے بھائی) چل پڑے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جارہے تھے آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں نہ آنے پائے وہ کسی کو کچھ نہ دینے کا فیصلہ کرکے صبح سویرے جلدی جلدی اس طرح باغ کی طرف گئے جیسے وہ (پھل کاٹنے پر) پوری طرح قادر ہیں لیکن جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے ہم تو راستہ بھول گئے ہیں، نہیں بلکہ محروم کر دیئے گئے ہیں۔'' (سورہ القلم، آیت نمبر 23-27)

مَسئلہ 243 مسکینوں اور محتاجوں کے حقوق ادا نہ کرنا جہنم میں جانے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝﴾ (74:42-47)

''(جنتی لوگ جہنمیوں سے پوچھیں گے) تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟ وہ جواب دیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور (قرآن کے خلاف) باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بناتے تھے، روز جزا کو جھٹلاتے تھے حتی کہ ہمیں موت آگئی۔'' (سورہ

المدثر، آیت نمبر 42-47)

مَسئلہ 244 حکومت کو اموال غنیمت میں سے کچھ حصہ مسکینوں اور محتاجوں کی بہبود پر خرچ کرنا چاہئے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 254 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 245 ادائیگی زکاۃ کی مختلف مدات میں مسکینوں کی مدد بھی شامل ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 253 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 246 زکاۃ کے علاوہ صدقات اور خیرات وغیرہ سے بھی مسکینوں اور محتاجوں کی مدد کرنے والے سچے مومن ہیں۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 247 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② مسکینوں اور محتاجوں کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بیواؤں اور مسکینوں کی سرپرستی کرنے والے کو جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے۔'' (بخاری)

③ ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔'' (بیہقی)

④ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک آدمی سے دریافت فرمائے گا ''اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟'' آدمی عرض کرے گا ''یا اللہ! تو تو سب لوگوں کو پالنے والا ہے میں تجھے کیسے کھلاتا؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا اگر اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے ہاں پاتا۔'' اسی طرح دوسرے آدمی سے دریافت فرمائیں گے ''میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا؟'' انسان عرض کرے گا ''یا اللہ! تو خود رب العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا اگر اسے پانی پلاتا تو اس کا اجر و ثواب میرے ہاں پاتا۔'' (مسلم)

حُقُوقُ السَّائِلِينَ
سوالیوں کے حقوق

مَسئلہ 247 سوالی کی حاجت پوری کرنے والا سچا مومن اور متقی ہے۔

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيِّيْنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ لا وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ج وَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عٰهَدُوْا ج وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَأْسِ ط أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○﴾ (177:2)

”نیکی صرف یہی نہیں کہ تم (دوران نماز) اپنا چہرہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیک آدمی وہ ہے جو ایمان لایا اللہ پر، آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر، نبیوں پر اور اپنا مال اللہ کی محبت میں قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوالیوں کو دیا اور گردن آزاد کرانے پر خرچ کیا، نماز قائم کی، زکاۃ ادا کی اور جب وعدہ کیا تو پورا کیا، تنگی ترشی میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کیا، یہی لوگ سچے ہیں (ایمان میں) اور یہی لوگ متقی ہیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 177)

مَسئلہ 248 امیر لوگوں کے اموال میں سوالیوں کا حق ہے جو انہیں ادا کرنا چاہئے۔

﴿ وَ فِيْٓ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ○﴾ (19:51)

”(متقی لوگ وہ ہیں) جن کے مالوں میں سوالیوں اور محروم لوگوں کا حق ہے (جسے وہ ادا کرتے ہیں)۔“ (سورہ الذاریات، آیت نمبر 19)

وضاحت : سائل وہ محتاج ہے جو اپنی حاجت دوسروں کے سامنے پیش کرے اور محروم وہ محتاج ہے جو دوسروں سے سوال نہ کرے اور لوگ

اسے غیر محتاج سمجھیں۔ نیز محروم سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اپنے مالی وسائل سے محروم ہو جائے ہیں۔ مثلاً یتیم ہونا، بے روزگار ہونا، تجارت میں خسارہ ہونا، کسی عورت کا بیوہ ہو جانا وغیرہ۔

مسئلہ 249 اگر کوئی شخص سوالی کی حاجت پوری نہ کر سکے تو سوالی کو نرمی سے جواب دینا چاہئے، جھڑکنا منع ہے۔

﴿ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ ﴾(10:93)

"اور سوال کرنے والے کو مت ڈانٹ۔" (سورہ الضحیٰ، آیت نمبر 10)

حُقُوقُ الْمُسَافِرِيْنِ

مسافروں کے حقوق

مَسئلہ 250 مسافروں کے ساتھ احسان اور نیکی کا سلوک کرنے کا حکم ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 223 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 251 اللہ کی رضا کے لئے مسافروں کے حقوق ادا کرنے والے لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

﴿ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾(38:30)

’’قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو۔ یہ طرز عمل بہت اچھا ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔‘‘ (سورہ الروم، آیت نمبر 38)

مَسئلہ 252 زادِ راہ سے محروم یا تنگ دست مسافر کی مدد کرنا ایمان اور تقویٰ کی علامت ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 247 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 253 غنی مسافر اگر زادِ راہ سے محروم ہو جائے تو اس کی مدد زکاۃ کی مد سے بھی کی جا سکتی ہے۔

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

حَكِيمٌ ۝﴾ (60:9)

''بے شک زکاۃ کے اموال فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اوران لوگوں کے لئے جو زکاۃ وصول کرنے کا کام کرنے والے ہیں اوران کے لئے ہیں جن کی تالیف قلب مطلوب ہے نیز گردنیں چھڑانے کے لئے ،قرضداروں کی مدد کے لئے ،اللہ کی راہ میں دینے کے لئے اور مسافروں کو دینے کے لئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ التوبہ، آیت نمبر 60)

مسئلہ 254 حکومت کو اموال غنیمت میں سے کچھ حصہ مسافروں کی مدد پر خرچ کرنا چاہئے۔

﴿وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ﴾ (41:8)

''اور جان لو کہ جو مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچوں حصہ اللہ اور اس کے رسول، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 41)

وضاحت : رشتہ داروں سے مراد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار تھے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اس سے خاندان نبوت کے فقراء مراد ہیں۔ (تفہیم القرآن)

مسئلہ 255 مسافروں کے حقوق بخوشی ادا کرنے چاہئیں۔

﴿وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝﴾ (26:17)

'قرابت دار، مسکین اور مسافر کا حق ادا کرو اور فضول خرچی ہرگز نہ کرو۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 26)

وضاحت : ① مسافر کا حق ادا کرنے سے مراد محض مالی معاونت ہی نہیں بلکہ اس کے حق میں یہ بھی شامل ہے کہ اگر مسافر بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری کی جائے۔ راستے میں رات آ جائے تو اسے کھانا اور بستر مہیا کیا جائے۔ اگر کسی ہنگامی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو اسے بے یار و مددگار نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کی مصیبت اور پریشانی دور کرنے کی کوشش کی جائے۔
② ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہو اور وہ مسافر کو پانی لینے سے روک دے (جبکہ کہیں اور پانی میسر نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے کلام فرمائے گا نہ اس کی طرف نظر کرم کرے گا بلکہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔'' (مسلم، کتاب الایمان)

حُقُوقُ الْعَبِيدِ

غلاموں کے حقوق

مسئلہ 256 اپنے غلاموں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم ہے۔

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ لا وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط﴾ (36:4)

"اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور احسان کرو والدین کے ساتھ، قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، قرابت دار ہمسائے اور اجنبی ہمسائے کے ساتھ، ہم نشین کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور اپنے لونڈی غلاموں کے ساتھ۔" (سورہ النساء، آیت نمبر 36)

مسئلہ 257 اگر کوئی غلام آزادی حاصل کرنے کے لئے مالک سے مکاتبت کرنا چاہے تو مالک کو مکاتبت کرنی چاہئے۔

مسئلہ 258 عام مسلمانوں کو مکاتبت کرنے والے غلام کو آزادی دلانے کے لئے مالی معاونت کرنی چاہئے۔

﴿وَ الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ق وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ط﴾ (33:24)

"اور تمہارے غلاموں میں سے جو تم سے مکاتبت کی درخواست کریں ان سے مکاتبت کرلو اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان میں بھلائی ہے اور ان کو اس مال میں سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔" (سورہ النور، آیت نمبر 33)

وضاحت : مکاتبت سے مراد مالک اور غلام کے درمیان ایسا تحریری معاہدہ ہے جسے پورا کرنے کے بعد غلام مالک کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔

حُقُوقُ صَاحِبِ الْجَنْبِ
پہلو کے ساتھیوں کے حقوق

مسئلہ 259 پہلو کے ساتھی کے ساتھ احسان کرنے کا حکم ہے۔

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ لا وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط﴾ (36:4)

”اور اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور احسان کرو والدین کے ساتھ، قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، قرابت دار ہمسائے کے ساتھ اور اجنبی ہمسائے کے ساتھ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور اپنے لونڈی، غلاموں کے ساتھ۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 36)

وضاحت : ① پہلو کے ساتھی سے مراد ہم نشین، دوست یا کوئی ایسا اجنبی شخص ہے جو بس میں یا ٹرین میں یا جہاز میں دوران سفر ساتھ بیٹھا ہو یا بازار میں یا دکان میں ساتھ کھڑا ہو یا کسی انتظار گاہ میں ساتھ بیٹھا ہو اس قسم کے عارضی ہمسائے کو پہلو کا ساتھی کہا گیا ہے۔

② پہلو کے ساتھی سے احسان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے کوئی تکلیف یا اذیت نہ پہنچائی جائے، اس کی ضرورت کا خیال رکھا جائے اسے کسی مدد کی ضرورت پڑے تو اس کی مدد کی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب!

حُقُوقُ الْمَيِّتِ

میت کے حقوق

مسئلہ 260 مرنے کے بعد سب سے پہلے میت کے ترکہ سے اس کی جائز وصیت پوری کرنی چاہئے پھر اس کا قرض ادا کرنا چاہئے اور پھر ترکہ تقسیم کرنا چاہئے۔

﴿ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴾ (12:5)

''پس اگر مرنے والے کے بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے جبکہ وصیت پوری کردی جائے اور قرض جو میت نے چھوڑا ہوا ادا کر دیا جائے بشرطیکہ وہ (وصیت) نقصان دہ نہ ہو یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور حوصلے والا ہے۔''

(سورہ المائدہ، آیت نمبر 12)

وضاحت : میت کے حقوق کے بارے میں چند احادیث درج ذیل ہیں:

① مرنے والے پر اگر حج فرض ہو اور وہ کسی وجہ سے ادا نہ کر سکے تو اس کے ترکہ میں سے اس کی طرف سے حج ادا کروانا چاہئے۔ (بخاری)

② میت کے قریبی عزیز کو اس کا اچھا کفن بنانا چاہئے۔ (ترمذی)

③ اس کی تدفین کے لئے جنازے کے ساتھ جانا چاہئے۔ (مسلم)

④ اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔ (بخاری)

⑤ میت کی خوبیوں کا ذکر کرنا چاہئے، برائیوں کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ (نسائی)

⑥ میت کی ہڈی نہیں توڑنی چاہئے۔ (ابوداؤد) ✡

حُقُوقُ الْاُسَرٰی

قیدیوں کے حقوق

مسئلہ 261 قیدیوں کو کھانا کھلانا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے اعمال میں سے ہے۔

﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝﴾ (76:8-9)

''اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کھلا رہے ہیں ہم تم سے کسی بدلہ یا شکریہ کے طلب گار نہیں۔'' (سورہ الدھر، آیت نمبر 8-9)

وضاحت : قیدیوں کے حقوق کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے بعض ارشادات درج ذیل ہیں:

① ''قیدیوں سے حسن سلوک کرو۔'' (بخاری)

② ''قید میں آنے والی ماں اور اس کے نابالغ بچہ کو الگ نہ کرو۔'' (ترمذی)

③ ''حاملہ قیدی سے جماع نہ کرو۔'' (ترمذی)

④ ''قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کرو۔'' (ابوداؤد)

⑤ ''اگر کوئی قیدی از خود مسلمان ہو جائے تو اسے کفار کے حوالے نہ کرو۔'' (ابوداؤد)

⑥ ''قیدی کو امان دینے کے بعد قتل نہ کرو۔'' (ابن ماجہ)

✿

حُقُوقُ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

غیر مسلموں کے حقوق

مسئلہ 262 کافر غلام اگر مسلمانوں کا دشمن نہ ہو اور وہ آزادی کے لئے اپنے مالک سے مکاتبت کر لے تو عام مسلمانوں کو آزادی حاصل کرنے میں اس کی مالی معاونت کرنی چاہئے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اٰتٰىكُمْ ط ﴾(33:24)

''اور جو غلام (آزادی حاصل کرنے کے لئے) مکاتبت (تحریری معاہدہ) کرنا چاہیں ان میں اگر تم بھلائی دیکھو (یعنی آزادی حاصل کرنے کے بعد وہ اسلام دشمنی سے کام نہیں لیں گے) تو ان سے مکاتبت کر لو اور (اے مسلمانوں) اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 33)

مسئلہ 263 اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی نہ رکھنے والے کفار سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔

﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ O ﴾ (8:60)

''جن لوگوں نے تمہارے دین کے معاملہ میں کوئی جنگ نہیں کی نہ ہی تمہیں تمہارے گھر سے نکالا ہے ان کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ منع نہیں فرماتا، اس لئے کہ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔'' (سورہ الممتحنہ، آیت نمبر 8)

مسئلہ 264 کفر یا شرک چھوڑنے کے لئے کفار یا مشرکین پر جبر کرنے کی اجازت نہیں۔

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (256:2)

''دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 256)

وضاحت : ① اسلامی حکومت میں کافر اور مشرک ذمی کی حیثیت سے اپنے کفر یا شرک پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

② اسلامی حکومت میں کفار یا مشرکین کو اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی گئی۔

مسئلہ 265 دوران جنگ اگر کوئی کافر یا مشرک اسلامی تعلیمات سمجھنا چاہے تو اسے پناہ دے کر دین کی تعلیمات سمجھانی چاہئیں اگر وہ ایمان نہ لائے تو اسے بحفاظت اس کے ٹھکانے تک پہنچانے کا حکم ہے۔

﴿وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ○﴾ (6:9)

''اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دو یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے (اگر ایمان نہ لائے تو) اسے واپس اس کے ٹھکانے تک پہنچا دو اس لئے کرنا چاہئے کہ مشرک جانتے نہیں۔'' (سورہ التوبہ، آیت نمبر 6)

وضاحت : آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آتی ہے۔'' (بخاری)

حَقُوقُ الْحَيْوَانَاتِ

حیوانوں کے حقوق

مسئلہ 266 بلا وجہ کسی جانور کو تکلیف دینا یا قتل کرنا منع ہے۔

﴿ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ز اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ○ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ ﴾(27:20-21)

(سلیمان علیہ السلام نے پرندوں میں سے) ایک پرندہ غائب پایا تو کہا ''کیا بات ہے؟ میں فلاں ہدہد کو نہیں پا رہا یا وہ واقعی غائب ہے میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا اسے میرے سامنے معقول عذر پیش کرنا ہوگا۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 20-21)

﴿ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ لا قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ج لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ لا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ ﴾(27:18)

سلیمان (علیہ السلام) جب اپنے لشکر کے ساتھ چیونٹیوں کی ایک وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا ''اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 18)

وضاحت : حیوانوں کے حقوق کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

① ''جس شخص نے زندہ جانور کا مثلہ کیا اور بغیر توبہ کئے مر گیا تو قیامت کے روز اللہ اس کا مثلہ کرے گا۔'' (احمد)

② ''جانور ذبح کرتے وقت چھری اچھی طرح تیز کرو، چھری جانور سے چھپا کر رکھو اور ذبح کرنے لگو تو جلدی جلدی ذبح کرو۔'' (ابن ماجہ)

③ آپ ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کا چہرہ کچھ داغا گیا تھا اور اس کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ اس پر لعنت فرمائے جس نے اسے داغا ہے۔'' پھر فرمایا ''نہ چہرے پر داغا جائے نہ چہرے پر مارا جائے۔'' (ترمذی)

④ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چند لڑکوں کو دیکھا کہ وہ مرغی کو باندھ کر نشانہ لگانے کی مشق کر رہے ہیں حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما نے کہا" رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی جانور کو نشانہ بنائے۔" (بخاری ومسلم)

⑤ ایک عورت نے بلی کو باندھا اور اسے کھانے پینے کے لئے کچھ نہ دیا حتی کہ وہ مرگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا" بلی پر ظلم کرنے کی وجہ سے وہ جہنم میں چلی گئی۔" (مسلم)

⑥ ایک آدمی نے دوران سفر کنوئیں سے پانی پیا وہیں پر ایک پیاسا کتا بھی تھا اس نے اپنے جوتے کے ذریعے کنوئیں سے پانی نکال کر کتے کو دیا۔ اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ (بخاری)

⑦ ارشاد مبارک ہے:" جو شخص کسی چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالے قیامت کے روز وہ چڑیا چلا چلا کر عرض کرے گی" یارب! فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ قتل کیا مجھے قتل کرنے میں اس کا کوئی فائدہ نہ تھا۔" (نسائی)

⑧ ایک سفر کے دوران کسی شخص کا اونٹ رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا گردن جھکا دی تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے پوچھا "اونٹ کا مالک کون ہے؟" مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا" یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ دو۔" مالک نے عرض کیا" یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ کو ضرورت ہے تو میں آپ کو ہدیۃً دے دیتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا" مجھے ضرورت تو نہیں اصل بات یہ ہے کہ اس نے کام زیادہ لینے اور چارہ کم ڈالنے کی شکایت کی ہے لہٰذا اس کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔" (شرح السنۃ)

⑨ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کی چادر میں پرندے تھے اس نے عرض کیا" میں درختوں کے جھنڈ سے گزر رہا تھا مجھے آواز سنائی دی تو میں نے ان بچوں کو پکڑ لیا اتنے میں ان کی ماں آکر میرے سر کے اوپر اڑنے لگی میں نے چادر کھولی تو وہ بھی آکر بیٹھ گئی۔" آپ ﷺ نے فرمایا" جہاں سے بچوں کو پکڑا ہے ان کو وہیں لے جاؤ اور وہاں رکھ آؤ بچوں کو بھی اور ان کی ماں کو بھی۔" (ابوداؤد)

مُعَارِضَةُ الْكُفْرِ مَعَ الْإِسْلَامِ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ

اسلام، کفر تصادم......قرآن مجید کی روشنی میں

اَلْیَھُوْدُ ...... مُفْسِدُوْنَ وَ مَلْعُوْنُوْنَ وَ مَغْضُوْبُوْنَ

یہود......فتنہ پرور، ملعون اور مغضوب قوم

مَسئلہ 267 یہودیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

﴿ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ ط وَ مَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا ○﴾ (52:4)

''ان یہودیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور جس پر اللہ لعنت فرمادے اس کے لئے تو کوئی مددگار نہ پائے گا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 52)

﴿وَ لٰکِنْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ○﴾ (46:4)

''یہودیوں کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے اس لئے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔''

(سورہ النساء، آیت نمبر 46)

﴿ وَ لَمَّا جَآءَھُمْ کِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ لا وَ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ ز فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ○﴾ (89:2)

''اور جب آئی ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو ان کے پاس پہلے سے موجود ہے (تو انہوں نے اس کا انکار کردیا) حالانکہ اس کتاب کی آمد سے پہلے وہ خود کفار کے مقابلے میں فتح کی دعائیں مانگتے تھے اور جب وہ چیز آگئی جسے انہوں نے پہچان بھی لیا تو اس کا انکار کردیا اللہ کی لعنت ان کافروں پر۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 89)

مَسئلہ 268 یہودی حق سے انحراف کرنے والی اور حق کو چھپانے والی قوم ہے۔

﴿ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○﴾

(71:3)

''اے اہل کتاب حق کو باطل کے ساتھ گڈ مڈ کیوں کرتے ہو اور جانتے بوجھتے حق کو کیوں چھپاتے ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 71)

مَسئلہ 269 یہودی دھوکہ باز اور فریب دینے والی قوم ہے۔

﴿ وَ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝﴾ (72:3)

''اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اس نبی کے ماننے والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کے وقت پھر جاؤ شاید اسی طرح مسلمان اپنے ایمان سے پھر جائیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 72)

مَسئلہ 270 یہودی ظالم قوم ہے۔

مَسئلہ 271 یہودی لوگوں کو اسلام کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔

مَسئلہ 272 یہودی سود خور قوم ہے۔

مَسئلہ 273 یہودی حلال حرام میں تمیز نہیں کرتے۔

﴿ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝﴾ (4:160-161)

''یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کی وجہ سے، سود لینے کی وجہ سے، جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا مال (حرام طریقے سے) کھانے کی وجہ سے ہم نے ان پر بہت سی پاکیزہ چیزیں، جو پہلے حلال تھیں سزا کے طور پر حرام کر دیں اور (آخرت میں) عذاب الیم ہے ان کے لئے جو ان میں سے کافر ہیں۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 160-161)

مَسئلہ 274 یہودیوں کی اکثریت ظلم اور زیادتی میں ہر وقت مستعد رہتی ہے۔

مَسئلہ 275 یہودیوں کی اکثریت حرام خور ہے۔

مسئلہ 276 یہودیوں کے علماء اور مشائخ اپنی قوم کو جرائم سے نہیں روکتے۔

﴿ وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ لَوْ لَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○﴾ (5:62-63)

''اور تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے بکثرت لوگ گناہ اور ظلم کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں، حرام مال کھاتے ہیں بہت ہی برا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں ان کے علماء اور مشائخ انہیں گناہ کی باتیں کرنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے ؟ جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ بہت ہی برا ہے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 63-62)

مسئلہ 277 یہودی مسلمانوں کو کافر بنانا چاہتے ہیں۔

﴿ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○﴾ (2:109)

''اہل کتاب میں سے بیشتر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان سے پھیر کر کفر کی طرف پلٹا لے جائیں اگرچہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے، لیکن اپنے نفس کے حسد کی وجہ سے ان کی یہ خواہش ہے، تم عفو و درگزر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اپنا فیصلہ نافذ فرما دے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 109)

مسئلہ 278 یہودی چالباز اور سازشی قوم ہے

﴿ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○﴾ (3:54)

''یہودیوں نے (مسیح کے خلاف) سازشیں کی اللہ نے اپنی چال چلی اور اللہ بہترین چال چلنے والا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 54)

مسئلہ 279 یہودی اللہ کے غضب اور غصہ کی ماری ہوئی قوم ہے۔

﴿ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ط وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ○﴾ (90:2)

''بہت ہی بری چیز ہے جو انہوں نے اپنی جانوں (کے عیش و آرام) کی خاطر خریدی ہے وہ یہ کہ کفر کیا اس نازل شدہ کتاب کا صرف اس وجہ سے کہ اللہ نے اپنے بندوں میں سے جسے چاہا اپنے فضل سے نواز دیا پس انہوں نے اللہ کے غضب پر غضب مول لیا ایسے کافروں کے لئے تو رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 90)

وضاحت : غضب پر غضب مول لینے سے مراد یہ ہے کہ یہودیوں پر اللہ کا پہلا غضب اس لئے نازل ہوا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور تورات میں تحریف کی، دوسرا غضب اس لئے نازل ہوا کہ انہوں نے قرآن مجید اور نبی اکرم ﷺ کا انکار کیا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 280 یہود انبیاء کی قاتل قوم ہے۔

﴿ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْکَنَةُ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ○﴾ (61:2)

''یہودیوں پر (ہمیشہ کے لئے) ذلت مسلط کر دی گئی جہاں کہیں پائے گئے الا یہ کہ اللہ کی پناہ میں رہیں یا لوگوں کی پناہ میں رہیں یہ اللہ کے غضب میں گھر چکے ہیں مسکنت اور محتاجی ان پر مسلط کر دی گئی ہے، انہیں یہ سزا اس لئے دی گئی کہ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا، انبیاء کو ناحق قتل کیا، یہ تھا انجام ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 61)

مَسئلہ 281 یہود دولتِ دنیا کی حریص، گمراہ ہونے والی اور دوسروں کو گمراہ کرنے والی قوم ہے۔

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ○﴾ (44:4)

''کیا تو نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو کتاب کا ایک حصہ (یعنی تورات) دیئے گئے خریدتے ہیں گمراہی کو اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 44)

مسئلہ 282 یہودی عہد شکن قوم ہے۔

مسئلہ 283 یہودی اللہ تعالیٰ کے احکام کو جھٹلانے والی قوم ہے۔

مسئلہ 284 یہودی انبیاء کا قتل استہزاء اور مذاق اڑانے والی قوم ہے۔

مسئلہ 285 یہودیوں نے حضرت مریم علیہا السلام پر بدکاری کا الزام لگایا۔

مسئلہ 286 یہودیوں کے جرائم کے وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت سے محروم کر دیا۔

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ○﴾(4:155-156)

”یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور کہا کہ ہمارے دل (نبی کی دعوت سے) پردے میں محفوظ ہیں حالانکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کی وجہ سے اور ان کے یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 155-156)

مسئلہ 287 یہود اس وقت تک مسلمانوں کے دشمن رہیں گے جب تک مسلمان اپنا دین نہیں چھوڑتے۔

﴿وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ﴾(2:120)

﴿یہودی اور عیسائی تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے طریقہ پر نہ چلنے لگو۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 120)

مسئلہ 288 یہودیوں کے جرائم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلیں مسخ کر کے انہیں بندر اور سور بنا دیا۔

﴿قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ

مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَ الۡخَنَازِيۡرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ○﴾ (60:5)

''کہو، کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جن کا انجام فاسقوں سے بھی بدتر ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی، جن پر غضب نازل فرمایا جن میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنایا ،جنہوں نے طاغوت کی بندگی اختیار کی ان لوگوں کی جگہ (فاسقوں سے بھی) بدتر ہے یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔(سورہ المائدہ، آیت نمبر 60)

مسئلہ 289 یہودی اللہ تعالیٰ کی توہین اور گستاخی کرنے والی قوم ہے۔

﴿وَ قَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ ؕ غُلَّتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ لُعِنُوۡا بِمَا قَالُوۡا ۘ بَلۡ يَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ يُنۡفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ ؕ﴾ (64:5)

''اور یہودی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ باندھے گئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کئے گئے ہیں یہ، اُس بکواس کی وجہ سے جو انہوں نے کی۔ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 64)

مسئلہ 290 یہودی جنگوں کی آگ بھڑکانے اور دنیا میں فساد پھیلانے والی قوم ہے۔

﴿كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ○﴾ (64:5)

''جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو ٹھنڈا کر دیتا ہے یہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 64)

مسئلہ 291 یہودی مسلمانوں کی بدترین دشمن قوم ہے۔

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا الۡيَهُوۡدَ وَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا ۚ﴾ (82:5)

''مسلمانوں کی دشمنی میں تم سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 82)

مسئلہ 292 یہودی انبیاء کرام علیہ السلام کی گستاخ قوم ہے۔

﴿وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّا م بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي الدِّيْنِ ط وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ لا وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○﴾(46:4)

''اور یہودی (آپ کی مجلس میں) اپنی زبانوں کو لچکا کر کہتے ہیں ﴿سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا﴾ (ہم نے سنا اور نافرمانی کی) اور کہتے ہیں ﴿اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ﴾ (ہماری بات سنیں، اللہ کرے تم بہرے ہو جاؤ) اور کہتے ہیں ﴿رَاعِنَا﴾ (اے ہمارے چرواہے) اور دین اسلام پر طعن کرتے ہیں اگر وہ ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا﴾ (ہم نے سنا اور اطاعت کی) کہتے اور ﴿اِسْمَعْ﴾ (ہماری بات سنئے) اور ﴿اُنْظُرْنَا﴾ (ہماری رعایت کریں) کہتے تو خود انہی کے لئے اچھا ہوتا یہ زیادہ سیدھا طریقہ تھا، لیکن ان پر اللہ نے لعنت فرمادی ان کے کفر کی وجہ سے، لہٰذا اب یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 46)

مسئلہ 293 یہودی مسلمانوں کو دی گئی نعمتوں پر ان سے حسد اور بغض رکھنے والی قوم ہے۔

﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ج فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ○﴾(54:4)

''کیا یہودی دوسروں سے (مراد ہیں مسلمان) حسد کرتے ہیں اس بات پر کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل (یعنی نبوت اور قرآن مجید) سے نوازا ہے حالانکہ یہ کوئی نئی بات نہیں (اس سے پہلے) ہم آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا کر چکے ہیں اور ہم نے ان کو بہت بڑی سلطنت بھی دی تھی۔ (مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو)'' (سورہ النساء، آیت نمبر 54)

مسئلہ 294 یہودی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والی قوم ہے۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ج وَمَنْ يُّشَاقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○﴾(4:59)

''یہودیوں کا یہ انجام اس لئے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی ضد کے ساتھ مخالفت کی

اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرے گا اللہ اس کو سخت عذاب دے گا۔'' (سورہ الحشر، آیت نمبر 4)

مسئلہ 295 یہودی اللہ اور اس کے فرشتوں کے دشمن ہیں۔

﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ○﴾ (98:2)

''جو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں، جبریل اور میکائیل کے دشمن ہیں اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 98)

مسئلہ 296 یہودیوں کی قرآن دشمنی کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا تھا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اُتِيَ بِيْ اِلَيْهِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِيْ تَعَلَّمْ كِتَابَ الْيَهُوْدَ فَاِنِّيْ لَا آمَنُهُمْ عَلٰى كِتَابِنَا .رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (حسن)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں آپ کے (نام آنے والی دستاویز) پڑھتا۔ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا ''یہودیوں کا خط (اور زبان) سیکھ لو میں ان کی طرف سے قرآن مجید کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں۔'' (کہیں وہ سریانی زبان میں قرآن کے حوالے سے غلط ملط باتیں نہ لکھیں) اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

[1] سلسلة احاديث الصحيحة ،الجزء الاول رقم الحديث 187

اَلنَّصَارٰی ...... ضَالُّوْنَ

نصاریٰ......گمراہ قوم

مسئلہ 297 نصاریٰ نے تین الٰہ کا عقیدہ گھڑ کر کفر کیا۔

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (73:5)

''یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے حالانکہ الٰہ تو بس ایک ہی الٰہ ہے اگر یہ لوگ اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو ان میں سے جس جس نے یہ کفر کیا اسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 73)

مسئلہ 298 نصاریٰ، یہودیوں کے دوست ہیں، مسلمانوں کے نہیں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (51:5)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو انہیں اپنا دوست بنائے گا وہ انہیں میں سے ہوگا اللہ یقیناً ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 51)

مسئلہ 299 نصاریٰ بھی لوگوں کو اسلام کی راہ پر آنے سے روکتے ہیں اور اسلام کی راہ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾(99:3)

''کہو، اے اہل کتاب! جو شخص ایمان لانا چاہتا ہے اسے اللہ کی راہ پر آنے سے کیوں روکتے ہو؟ اللہ کی راہ میں عیب تلاش کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو (کہ اللہ کی راہ ہی سیدھی راہ ہے) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 99)

مسئلہ 300 عیسائیوں کی اکثریت فساق و فجار ہے۔

﴿ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝﴾(27:57)

''نصاریٰ میں سے اکثریت فاسقوں کی ہے۔'' (سورہ الحدید، آیت نمبر 27)

مسئلہ 301 عیسائی اس وقت تک مسلمانوں سے دشمنی کرتے رہیں گے جب تک مسلمان اپنا دین نہیں چھوڑیں گے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 302 نصاریٰ میں سے بعض مسلمانوں کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

﴿ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝﴾ (82:5)

''مسلمانوں کے ساتھ دوستی میں تم قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جنہوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں عبادت گزار، عالم اور تارک الدنیا فقیر پائے جاتے ہیں اور ان میں تکبر نہیں۔'' (سورہ المائدہ، آیت 82)

وضاحت : یاد رہے کہ اسلام میں ترک دنیا جائز نہیں یہ بات عیسائیوں کی گمراہی میں شامل ہے۔

اَلْمُشْرِكُوْنَ ...... كُلُّهُمْ اَعْدَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ

دیگر مشرک اقوام...... مسلمانوں کی بدترین دشمن

مسئلہ 303 تمام مشرک اقوام مسلمانوں کی بدترین دشمن ہیں۔

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ج﴾ (82:5)

''مسلمانوں کی دشمنی میں تم سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 82)

مسئلہ 304 مشرک روئے زمین پر بدترین مخلوق ہیں۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ○﴾ (6:98)

''بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً جہنم کی آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہ بدترین مخلوق ہیں۔'' (سورہ البینہ، آیت نمبر 6)

مسئلہ 305 مشرک اور کافر جانوروں سے بدتر ہیں۔

﴿وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ز لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ز وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ز اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○﴾ (179:7)

''بے شک ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے پاس دل ہیں، لیکن وہ ان سے سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں، لیکن وہ ان سے دیکھتے نہیں، ان کے پاس کان ہیں لیکن وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں

دراصل یہ لوگ (اپنے انجام سے) غافل ہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت 179)

مسئلہ 306 مشرکین، دین اسلام کو مکمل طور پر ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں۔

﴿ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (8:61)

''کافر اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔'' (سورہ الصف، آیت نمبر 8)

مسئلہ 307 مشرکین، قرآن مجید کی تعلیمات کو پھیلنے سے روکنا چاہتے ہیں۔

﴿ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝﴾ (26:41)

''اور کافر (آپس میں ایک دوسرے سے) کہتے ہیں اس قرآن کو نہ سنو اور (جب پڑھا جائے تو) خوب شور مچاؤ (تاکہ دوسرے بھی نہ سن سکیں) شاید اسی طرح تم غالب آجاؤ۔'' (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 26)

مسئلہ 308 کافر، مسلمانوں کو اللہ کی عبادت سے روکتے ہیں۔

﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝﴾(96:9-10)

''کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جو بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔'' (سورہ العلق، آیت نمبر 9-10)

وضاحت : نماز پڑھنے والے بندے سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور روکنے والا آدمی ابوجہل ہے اس نے ایک دفعہ اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے محمد ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو میں اس کی گردن دبوچ لوں گا۔ اس کا چہرہ زمین پر رگڑوں گا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بدبخت اسی ارادہ سے آگے بڑھا، لیکن فوراً پیچھے ہٹ گیا اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچانے لگا تو لوگوں نے پوچھا ''کیا ہوا؟'' کہنے لگا ''میرے اور محمد ﷺ کے درمیان آگ کی خندق حائل ہوگئی تھی اور بہت سے پر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کی تکا بوٹی کر دیتے۔'' (مسلم)

مسئلہ 309 کفار قرآن مجید میں من مانا ردوبدل کرنا چاہتے ہیں۔

﴿ وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ﴾(15:10)

''جب ہماری واضح آیات انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے

کہتے ہیں اس قرآن کے بجائے کوئی اور لاؤ یا اس کی آیات بدل دو۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 15)

مسئلہ 310 کفار نے قرآن مجید پر ایمان نہ لانے کا عہد کر رکھا ہے۔

﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ط﴾(31:34)

''اور کافر کہتے ہیں ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے نہ اس سے پہلے آئی ہوئی کسی کتاب کو مانیں گے۔'' (سورہ سبا، آیت نمبر 31)

مسئلہ 311 کفار قرآن مجید کے ساتھ محض ضد اور تکبر کی وجہ سے دشمنی کرتے ہیں۔

﴿ صٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ○ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ○ ﴾(38:1-2)

''ص، اس نصیحت والے قرآن کی قسم! بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔'' (سورہ ص، آیت نمبر 1-2)

مسئلہ 312 کفار کو توحید پر مشتمل قرآنی آیات سے سخت نفرت ہے۔

﴿ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ○ ﴾(17:46)

''اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت سے منہ پھیر لیتے ہیں۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 46)

مسئلہ 313 کفار قرآنی آیات کا مذاق اڑاتے ہیں۔

﴿ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ○ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ص وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لا ﴾(74:30-31)

''جہنم پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ ہم نے جہنم کا محافظ فرشتوں کو بنایا اور ان کی تعداد کو کافروں کیلئے فتنہ بنایا ہے۔'' (سورہ المدثر، آیت نمبر 30 تا 31)

وضاحت : سورہ مدثر کی یہ مذکورہ بالا آیات سن کر قریشی سرداروں نے مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ دنیا کے سارے کافروں کے لئے اتنی بڑی جہنم اور اس کے محافظ صرف انیس۔ ابوجہل نے کہا ''بھائیو! کیا تم دس دس آدمی مل کر بھی جہنم کے ایک ایک محافظ کو قابو نہ کرو گے؟'' ایک آدمی کہنے لگا ''سترہ محافظوں کے لئے تو میں اکیلا کافی ہوں باقی دو سے تم لوگ نپٹ لینا۔'' (تفہیم القرآن)

❋

اَلْمُنَافِقُوْنَ ...... فِئَةٌ خَطِرَةٌ لِلْاِسْلَامِ

منافق......اسلام کے لئے خطرناک گروہ

مسئلہ 314 غزوہ احزاب کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر میں موجود منافقوں کے ٹولہ نے جب مشرکین عرب اور یہود ونصاریٰ کے اتحادی لشکروں کو مدینے پر حملہ آور ہوتے دیکھا تو خوف سے ان کا خون خشک ہوگیا موت کے ڈر سے اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور اہل ایمان سے غداری پر آمادہ ہوگئے۔

﴿ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۭ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ ﴾(33:12-13)

اور (لشکروں کو دیکھ کر) منافقوں نے کہا" جن کے دلوں میں (کفر اور شرک کی) بیماری تھی اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے (کامیابیوں کے) جتنے وعدے کئے تھے وہ سب دھوکہ اور فریب تھے چنانچہ منافقوں میں سے ایک گروہ نے کہا" اے یثرب کے لوگو! تمہارے لئے (کفار کے سامنے) ٹھہرنے (یعنی مقابلہ کرنے) کا کوئی موقع نہیں (خیریت چاہتے ہو تو) واپس پلٹ جاؤ اور ان میں سے کچھ لوگ محض یہ کہہ کر (محاذ جنگ سے) رخصت طلب کرتے ہیں کہ ہمارے گھر خطرے میں ہیں حالانکہ ان کے گھر خطرے میں نہ تھے دراصل وہ (جنگ سے) فرار ہونا چاہتے تھے۔" (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 12 تا 13)

مسئلہ 315 جنگ بدر پر منافقوں نے اہل ایمان کو مذہبی جنون اور انتہا پسندی کا طعنہ دیا۔

﴿ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ﴾(49:8)

''(غزوہ بدر کے موقع پر) منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر اور شرک کی) بیماری تھی کہہ رہے تھے ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے (یعنی مذہبی جوش میں صرف 300 مسلمان بے سروسامان ایک ہزار کے لشکر جرار سے جنگ کرنے نکل کھڑے ہوئے ہیں) حالانکہ جو اللہ پر توکل کرے گا (وہی غالب ہوگا) بے شک اللہ تعالیٰ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 49)

مسئلہ 316 غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کو جہاد پر نکلنے کا حکم ہوا تو ایک منافق (جد بن قیس) نے آ کر یہ عذر پیش کیا کہ میں حسن پرست آدمی ہوں رومیوں کی حسین وجمیل عورتوں کو دیکھ کر فتنے میں پڑ جاؤں گا، لہٰذا مجھے ساتھ نہ لے جائیں۔

﴿ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ○ ﴾(49:9)

''اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے ''مجھے جہاد پر جانے سے رخصت دے دیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں (اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہ دیا) مسلمانو! سنو! یہ لوگ (یعنی منافق) فتنے میں تو پہلے ہی پڑے ہوئے ہیں (اللہ اور اس کے رسول سے غداری کر کے) ان کافروں کو یقیناً جہنم گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔'' (سورہ التوبہ، آیت نمبر 49)

مسئلہ 317 منافق ہمیشہ جہاد سے جی چراتے ہیں۔

﴿ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ○ ﴾ (81:9)

''جہاد سے پیچھے رہ جانے والے اللہ کے رسول کا ساتھ نہ دینے والے اور پیچھے گھر بیٹھ رہنے والے منافق (اپنی چالبازیوں پر) خوش ہیں انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنا پسند نہ کیا اور دوسروں کو بھی کہا ''ایسی شدید گرمی میں نہ نکلو۔'' اے محمد (ﷺ)! ان سے کہو ''جہنم کی آگ تو اس سے بہت زیادہ گرم ہے۔'' کاش! یہ لوگ سمجھتے۔'' (سورہ التوبہ، آیت نمبر 81)

مسئلہ 318 منافق اپنے آپ کو خیر اور بھلائی کا علمبردار سمجھتے ہیں حالانکہ سب سے بڑے مفسد وہی ہیں۔

﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○ ﴾ (2:11-12)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو وہ کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 11-12)

مسئلہ 319 منافق ہر طرح سے اسلام اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ ﴾ (24:11)

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے بہتان گھڑا ہے تمہارے اندر کا ہی ایک ٹولہ ہے اس واقعہ کو اپنے لئے شر نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے خیر ہی ہے اس ٹولہ میں سے جس جس نے جتنا حصہ لیا اتنا ہی گناہ اس کے سر ہے اور وہ شخص (یعنی عبداللہ بن ابی) جس نے اس بہتان کا بڑا حصہ سر لیا اس کے لئے عذاب عظیم ہے۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 11)

وضاحت : یاد رہے غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدکاری کا الزام لگایا جس کا مقصد یہ تھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے حرم پاک پر گھناؤنا الزام لگا کر آپ ﷺ کی اخلاقی حیثیت اس قدر مشکوک کر دی جائے کہ جس پودے کی آپ ﷺ برسوں سے بڑی محنت سے آبیاری فرما رہے تھے اس کی خود بخود جڑ کٹ جائے۔ مذکورہ بالا

آیات میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

مَسئلہ 320 منافق اپنے آپ کو سچا باور کرانے کے لئے اپنے اسلام اور ایمان کا خوب ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔

﴿ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۝ ﴾(1:63)

''اے نبی! جب یہ منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔'' اللہ تو خوب جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں۔'' (سورہ المنافقون، آیت نمبر 1)

مَسئلہ 321 منافق کفار کے ایجنٹ ہیں۔

﴿ وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ﴾(14:2)

''جب یہ (منافق) اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب علیحدگی میں اپنے شیطانوں (یعنی کافروں) سے ملتے ہیں تو انہیں کہتے ہیں ''ہم تو اصل میں تمہارے ساتھ ہیں اور ان لوگوں سے محض مذاق کرتے ہیں۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 14)

نَبِيُّنَا نُوحٌ عليه السلام وَالْمَلَأُ قَوْمِهِ [1]

حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے سردار

مسئلہ 322 نوح علیہ السلام نے کفار کو توحید کی دعوت دی اللہ سے ڈرنے اور اپنی پیروی کرنے کا حکم دیا۔

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ﴾ (59:7)

''ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اس (نوح علیہ السلام) نے کہا'' اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 59)

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ ﴾ (108:26)

''اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔'' (سورہ شعراء، آیت نمبر 108)

مسئلہ 323 جواب میں کفار نے حضرت نوح علیہ السلام کو گمراہ، پاگل، جھوٹا اور اپنی ہی طرح کا ایک عام انسان کہہ کر مذاق اڑایا۔

﴿ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ (60:7)

''قوم نوح (علیہ السلام) کے سرداروں نے کہا'' ہم تو تجھے صریح گمراہی میں پاتے ہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 60)

﴿ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ﴾ (25:23)

''اس آدمی کو تو پاگل پن لاحق ہے بس کچھ دیر اور انتظار کرلو (جب مر گیا تو اس کی دعوت بھی ختم ہو جائے گی) (سورہ المومنون، آیت نمبر 25)

[1] قوم نوح علیہ السلام عراق کے علاقہ میں آباد تھی بت پرستی کی ابتداء اسی قوم سے ہوئی طوفان کے بعد حضرت نوح کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تھی جو کہ کردستان کے قریب ہے۔

﴿ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ ﴾(27:11)

”(کافروں نے کہا) ہم تو تجھے جھوٹا سمجھتے ہیں۔“ (سورہ ہود، آیت نمبر 27)

﴿ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لا يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ط ﴾(24:23)

”نوح (علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا ”یہ تو ہمارے جیسا بشر ہے یہ چاہتا ہے کہ تمہارے اوپر برتری حاصل کرے۔“ (سورہ مومنون، آیت نمبر 24)

مسئلہ 324 حضرت نوح علیہ السلام جب بھی کفار کو دین کی دعوت دینے لگتے تو کفار نفرت کی وجہ سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے چہروں پر کپڑے ڈال لیتے اور اکڑتے ہوئے پاس سے گزر جاتے۔

﴿ وَ اِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ﴾(7:71)

”(میرے اللہ!) میں نے ان کو جب بھی بلانا چاہا تا کہ تو انہیں معاف فرمادے انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں چہروں پر کپڑے ڈال لئے، کپڑوں سے منہ ڈھانک لئے اپنی ضد (عقائد) پر اصرار کیا اور زبردست تکبر میں پڑ گئے۔“ (سورہ نوح، آیت نمبر 7)

مسئلہ 325 حضرت نوح علیہ السلام نے کفار کو سمجھانے کے لئے سارے جتن کر دیکھے لیکن کفار مسلسل اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔

﴿ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ ﴾(71:9-8)

”پھر میں نے انہیں ہانکے پکارے دعوت دی علانیہ بھی تبلیغ کی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا۔“ (سورہ نوح، آیت نمبر 8 تا 9)

﴿ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا لا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۝ ﴾ (23:71)

”قوم کے سرداروں نے کہا ہر گز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو، ودا اور سواع کو اور نہ ہی یغوث،

یعوق اورنسر کو۔'' (سورہ نوح، آیت نمبر 23)

مسئلہ 326 ائمہ کفر نوح علیہ السلام کے خلاف مسلسل گمراہ کن پروپیگنڈہ کرتے رہے تاکہ لوگ آپ کی بات پر توجہ نہ دیں۔

﴿ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ ﴾(22:71)

''اور کفار نے (نوح علیہ السلام کے خلاف) مکروفریب کے بڑے بڑے جال پھیلا دیئے۔'' (سورہ نوح، آیت نمبر 22)

مسئلہ 327 کفار نے حضرت نوح علیہ السلام کو ہلاک کرنے کی دھمکی بھی دی۔

﴿ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ ﴾(116:26)

''کفار نے کہا اے نوح (علیہ السلام) اگر تو اپنی دعوت سے باز نہ آیا تو ہم تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے۔'' (سورہ شعراء، آیت نمبر 116)

مسئلہ 328 نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے افراد تعداد میں بہت کم تھے اکثریت کفار کے ساتھ تھی۔

﴿ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ ﴾(40:11)

''نوح (علیہ السلام) پر ایمان لانے والے بہت کم تعداد میں تھے۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 40)

مسئلہ 329 قدرت کی طرف سے قوم نوح پر عذاب آنے کا فیصلہ ہو چکا تھا لیکن بدبخت قوم اپنے پیغمبر کے ساتھ مذاق اور استہزاء میں مصروف رہی تھی۔

﴿ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ قف وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ط قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ ﴾(11:38-39)

نوح کشتی بنا رہا تھا اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے جو کوئی اس کے پاس سے گزرتا وہ اس کا مذاق اڑاتا (کہ نوح صحراؤں کے لئے کشتی تیار کر رہا ہے) اس نے کہا ''اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر

ہنس رہے ہیں (کہ تم پر عذاب آنے والا ہے) پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ ٹلنے والا عذاب کس پر آتا ہے؟'' (سورہ ہود، آیت نمبر 38 تا 39)

مسئلہ 330 حضرت نوح علیہ السلام اور کفار کے درمیان یہ تصادم ساڑھے نو سو سال جاری رہا۔

﴿ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ﴾(14:29)

''نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے درمیان ساڑھے نو سو سال گزارے۔'' (سورہ العنکبوت، آیت نمبر 14)

مسئلہ 331 اسلام کفر تصادم کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بچا لیا اور کفار کو زبردست طوفان کے عذاب میں غرق فرمایا۔

﴿ فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِينَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ أَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ؕ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝ ﴾(64:7)

قوم نوح (علیہ السلام) نے نوح (علیہ السلام) کو جھٹلایا پھر ہم نے نوح (علیہ السلام) اور اس کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعہ بچا لیا اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا انہیں غرق کر دیا بے شک وہ (عقل کے) اندھوں کی قوم تھی۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 64)

مسئلہ 332 مشرکین کا ساتھ دینے کے جرم میں نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی طوفان میں غرق ہو گیا۔

﴿ وَ نَادٰى نُوحُ نِ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِي مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِينَ ۝ قَالَ سَاٰوِيْ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝ ﴾(11:42-43)

اور نوح نے اپنے بیٹے کو آواز دی جب وہ الگ کھڑا تھا ''بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا کافروں کا ساتھ نہ دے۔'' بیٹے نے جواب دیا ''میں ابھی اس پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔'' نوح نے کہا ''آج اللہ کے فیصلے سے کوئی چیز بچانے والی نہیں سوائے اس کے جس پر اللہ خود رحم فرمائے۔'' اس دوران ایک موج باپ اور بیٹے کے درمیان حائل ہو گئی اور وہ بھی غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔ (سورہ ہود، آیت نمبر 42-43)

نَبِيّنَا هود عليه السلام وَالْمَلَا قَوْمِهِ ❶

حضرت ہود علیہ السلام اوران کی قوم کے سردار

مسئلہ 333 قوم عاد اپنے وقت کی سب سے بڑی قوت تھی۔

﴿ اَلَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ۝ ﴾(8:89)

''قوم عاد جیسی کوئی قوم دنیا کے ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی۔''(سورہ الفجر، آیت نمبر 8)

مسئلہ 334 قوم عاد بڑی ظالم اور جابر قوم تھی۔

﴿ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ ﴾(130:26)

''اور جب کسی قوم پر حملہ آور ہوتے ہو تو بڑے جبار بن کر حملہ آور ہوتے۔''(سورہ الشعراء، آیت نمبر 130)

مسئلہ 335 قوم عاد کی پوری دنیا میں حکمرانی تھی۔

﴿ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ط ﴾(15:44)

اور انہوں نے اعلان کیا ''ہم سے زیادہ (دنیا میں) زور آور کون ہے؟''(سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 15)

مسئلہ 336 حضرت ہود علیہ السلام نے کفار کو توحید کی دعوت دی اور اللہ سے ڈرنے کی نصیحت فرمائی۔

❶ قوم نوح کی تباہی کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو عروج عطا فرمایا قوم عاد اپنے وقت کی انتہائی متمدن اور بہت طاقتور قوم تھی اس کا علاقہ عمان اور یمن کے درمیان صحرائے احقاف (یا الربع الخالی) تھا۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود کو اس قوم کی طرف بھیجا۔قوم نے بڑے تکبر اور غرور کے ساتھ اللہ کے رسول کی تکفیر اور تکذیب کی۔اللہ تعالیٰ نے طوفانی ہوا کے ذریعہ اسے اس طرح ہلاک کیا کہ دنیا سے اس کا نام ونشان تک مٹ گیا۔

﴿ وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (65:7)

اورقوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو بھیجا ہود (علیہ السلام) نے کہا ''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو؟'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 65)

مسئلہ 337 کفار نے حضرت ہود علیہ السلام کو احمق، جھوٹا اور بزرگوں کی بددعاؤں کا مارا ہوا کہا۔

﴿ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝﴾ (66:7)

ہود (علیہ السلام) کی قوم کے سرداروں نے کہا ''ہم تو تمہیں احمق سمجھتے ہیں اور ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 66)

﴿ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ﴾ (54:11)

''ہم تو کہتے ہیں کہ تمہیں ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑی ہے۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 54)

مسئلہ 338 ہود علیہ السلام نے کہا ''میں بے وقوف نہیں بلکہ اللہ کا رسول ہوں اور تمہارا بڑا خیر خواہ ہوں۔

﴿ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ۝﴾ (7:67-68)

ہود نے کہا ''اے میری قوم! میں بے وقوف نہیں ہوں بلکہ رب العالمین کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں تمہارا خیر خواہ بھی ہوں اور امانت دار بھی۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 67 تا 68)

مسئلہ 339 کفار نے تکبر اور بڑے گھمنڈ سے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔

﴿ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ﴾ (15:41)

''پس قوم عاد نے ناحق زمین میں تکبر کیا۔'' (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 15)

﴿ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَا اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوَاعِظِيْنَ ۝ ﴾(136:26)

انہوں نے کہا ''تو نصیحت کر یا نہ کر ہمارے لئے یکساں ہے۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 136)

مسئلہ 340 حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس سے ڈرنے کی نصیحت فرمائی۔

﴿ وَ اتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ۝ وَ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ ﴾

(134-132:26)

ہود (علیہ السلام) نے کہا ''اس ذات سے ڈرو جس نے تمہیں ان ساری چیزوں سے نوازا ہے جنہیں تم جانتے ہو (مثلاً) تمہیں جانوروں، بیٹوں، باغوں اور چشموں سے نوازا ہے۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 132 تا 136)

مسئلہ 341 حضرت ہود علیہ السلام کی تکفیر و تکذیب کا نتیجہ یہ نکلا کہ بادل کی شکل میں قوم پر عذاب آیا بد قسمت قوم بادلوں کو دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھی کہ بارش ہوگی خوب غلہ پیدا ہوگا لیکن جب بادل سر پر آ گئے تو ان سے اللہ کے عذاب کا کوڑا اس طرح برسا کہ وقت کی سب سے بڑی طاقتور قوم کا نام و نشان تک مٹ گیا۔

﴿ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ لا قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ط بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ط رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ م بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ط كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ﴾(25-24:46)

قوم عاد نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو کہنے لگے ''یہ بادل ہم پر برسے گا (اور خوب ہرے بھرے کھیت ہوں گے) نہیں! بلکہ یہ تو وہ چیز تھی جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے یعنی آندھی جس میں دردناک عذاب تھا جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کر رہی تھی آخر ان کا انجام یہ ہوا کہ ان کے گھروں کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔'' (سورہ الاحقاف، آیت نمبر 24 تا 25)

﴿ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ م بَاقِيَةٍ ﴾(8:69)

''اب کیا ان میں سے کوئی تمہیں باقی بچا نظر آتا ہے۔'' (سورہ الحاقہ، آیت نمبر 8)

مسئلہ 342 **نافرمان قوم عاد ہلاک ہوئی اور حضرت ہود علیہ السلام اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔**

﴿ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ج وَ نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ ﴾(58:11)

''اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور ان لوگوں کو جو اس پر ایمان لائے تھے نجات دی اور شدید عذاب سے ان کو بچا لیا۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 58)

مسئلہ 343 **رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کو قوم عاد کی ہلاکت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔**

﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ط وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○﴾(139:26)

''قوم عاد نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔اس واقعہ میں یقیناً (لوگوں کے لئے) درس عبرت ہے اور (یہ بات حق ہے) قوم عاد کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں تھی۔'' (سورۃ الشعراء، آیت نمبر 139)

نَبِیُّنَا صَالِحٌ علیہ السلام وَالْمَلَأُ قَوْمِہٖ [1]

حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوم کے سردار

مسئلہ 344 قوم ثمود فن تعمیر اور فن سنگ تراشی میں بڑی ماہر تھی۔

﴿ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ﴾(74:7)

”تم لوگ زمین کے ہموار میدانوں میں عالی شان محل تعمیر کرتے ہو اور اس کے پہاڑوں میں مکانات تراشتے ہو۔“ (سورہ الاعراف، آیت نمبر 74)

﴿وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝﴾(182:15)

”وہ پہاڑوں میں گھر تراشتے اور بڑے امن سے رہتے تھے۔“ (سورہ الحجر، آیت نمبر 82)

مسئلہ 345 حضرت صالح علیہ السلام نے کفار کو توحید کی دعوت دی اور گناہوں کی بخشش کے لئے اللہ کے حضور توبہ واستغفار کی نصیحت فرمائی۔

﴿ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝﴾ (61:11)

قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا صالح (علیہ السلام) نے کہا ”اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور پھر اسی زمین میں آباد کیا

---

[1] قوم عاد کے بعد قوم ثمود کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عظمت اور سطوت عطا فرمائی ان کا مسکن مدینہ منورہ اور تبوک کے درمیان مدائن صالح کا علاقہ تھا حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ قوم نے تکذیب کی اللہ تعالیٰ نے زلزلے کے عذاب سے آن کی آن میں ساری قوم کو ہلاک فرما دیا۔

پس اس سے بخشش طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو بے شک میرا رب (دعا سننے میں) قریب ہے اور قبول فرمانے والا ہے۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 61)

مسئلہ 346 کفار نے حضرت صالح علیہ السلام کو جھوٹا، شریر، منحوس، سحر زدہ اور اپنے ہی جیسا ایک عام انسان کہہ کر استہزاء کیا۔

﴿ ءَ اُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ مِنْ م بَیْنِنَا بَلْ هُوَ کَذَّابٌ اَشِرٌ ○ ﴾(25:54)

''کیا ہمارے درمیان یہی ایک شخص تھا جس پر ذکر نازل ہوا ہے؟ نہیں یہ تو کذاب اور شریر ہے۔'' (سورہ القمر، آیت نمبر 25)

﴿ قَالُوْا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ○ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ج فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ ﴾(154-153:26)

کفار نے کہا ''تو ایک سحر زدہ آدمی ہے تم کچھ نہیں بس ہماری طرح کے ایک بشر ہو اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی لا کر دکھاؤ۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 153 تا 154)

مسئلہ 347 قوم کے سرداروں نے حضرت صالح علیہ السلام کو اپنے لئے باعث نحوست قرار دے کر ان کی توہین کی۔

﴿ قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِکَ وَبِمَنْ مَّعَکَ ط﴾(47:27)

کفار نے کہا ''ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 47)

مسئلہ 348 قوم نے پیغمبر سے اونٹنی کا معجزہ طلب کیا جسے اللہ تعالیٰ نے پورا فرما دیا۔

﴿ وَ یٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَکُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْکُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَکُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ ○ ﴾(64:11)

''اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے اسے چھوڑ دو تاکہ اللہ کی زمین میں چرتی رہے اسے برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم پر جلد ہی عذاب آ جائے گا۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 64)

مسئلہ 349 قوم کے متکبر سرداروں نے نہ صرف آپ کی دعوت ماننے سے انکار

کر دیا بلکہ اونٹنی کی کونچیں بھی کاٹ دیں۔

﴿ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ ﴾(76:7)

ان متکبروں نے کہا ''جس پر تم (مسلمان) ایمان لائے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 76)

﴿ فَعَقَرُوْهَا ﴾(65:11)

''پس انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 65)

مسئلہ 350 اونٹنی کو قتل کرنے کے بعد کفار نے حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش بھی تیار کر لی۔

﴿ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ ﴾ (49-48:27)

اس شہر میں نو سرغنے تھے جو ملک میں تخریب کاری کرتے تھے اور کوئی اصلاح کا کام نہ کرتے انہوں نے آپس میں کہا ''اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو صالح اور اس کے گھر والوں کو شب خون ماریں گے پھر اس کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم تو اس کے خاندان کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم بالکل سچے ہیں۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 48 تا 49)

مسئلہ 351 اللہ تعالیٰ نے ان کی چال ان پر ہی الٹ دی اور شب خون مارنے سے پہلے ہی زبردست زلزلے کا عذاب بھیج کر انہیں ہلاک کر دیا اور اہل ایمان بچا لئے گئے۔

﴿ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ﴾(50:27)

''کفار نے زبردست سازش تیار کی اور ہم نے بھی اس سازش کا زبردست توڑ کیا جس کی انہیں خبر ہی نہ ہو سکی۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 50)

﴿ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ○ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ○ ﴾ (68-66:11)

''اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالح (علیہ السلام) کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے اس دن کی رسوائی سے بچا لیا بے شک تیرا رب بڑی قوت والا اور غالب ہے جن لوگوں نے (صالح علیہ السلام کی تکذیب کر کے) ظلم کیا تھا انہیں ایک زبردست دھماکے نے آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے جیسے وہ کبھی وہاں آباد ہی نہ تھے سنو! قوم ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا اور وہ بھی ہلاک کر دیئے گئے۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 66 تا 68)

مسئلہ 352 پیغمبر نے بار بار مختلف طریقوں سے قوم کو نصیحت کی لیکن بد بخت قوم نے لمحہ بھر کے لئے بھی پیغمبر کی نصیحت پر کان نہ دھرا اور تباہی اس کا مقدر بن گئی۔

﴿ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ○ ﴾ (79:7)

صالح ان کی بستیوں سے یہ کہتا ہوا چلا گیا ''اے میری قوم! میں نے تو اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا دیا تھا میں نے تمہاری ہر طرح سے خیر خواہی کی لیکن (افسوس!) تم نصیحت کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 79)

مسئلہ 353 عقل و خرد اور ہوش و گوش رکھنے والوں کے لئے اس واقعہ میں بڑا سبق ہے۔

﴿ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (52:27)

''(لوگو دیکھو) وہ ہیں ان کے گھر جو تباہ ہوئے پڑے ہیں اس ظلم کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے اس میں درس و عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 52)

نَبِيُّنَا اِبْرَاهِيْمُ عليه السلام وَ الْمَلَأُ قَوْمِهٖ ❶

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے سردار

مسئلہ 354 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کو توحید کی دعوت دی۔

﴿ وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○﴾ (16:29)

اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا ''اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم جانو تو یہی عقیدہ تمہارے لئے بہتر ہے۔'' (سورہ العنکبوت، آیت نمبر 16)

مسئلہ 355 توحید کی دعوت کے جواب میں سب سے پہلے کافر باپ نے بیٹے کو نہ صرف گھر سے نکال دیا بلکہ جانی دشمن بھی بن گیا۔

﴿ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ○﴾ (46:19)

باپ نے کہا ''ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تمہیں سنگسار کردوں گا بس تو ہمیشہ کے لئے میرے گھر سے نکل جا۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 46)

مسئلہ 356 نذر و نیاز کے مرکز سرکاری بت خانہ کو تباہ کرنے کے جرم میں حکومت وقت نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو آگ میں جلانے کا فیصلہ کیا۔

﴿ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ○﴾ (97:37)

❶ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق میں پیدا ہوئے توحید کی دعوت کے لئے عراق سے مصر پھر شام پھر فلسطین پھر حجاز کے سفر اختیار کئے گو پورا عالم عرب آپ علیہ السلام کی دعوت کا میدان تھا۔

''کفار نے آپس میں طے کر کے کہا''ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے الاؤ تیار کرو اور اسے اس جہنم میں ڈال دو۔''(سورہ الصّٰفّٰت، آیت نمبر 97)

مسئلہ 357 اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچالیا اور کفار کو دنیا میں ذلیل اور رسوا کر دیا۔

﴿ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ○ وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ○ ﴾(70-69:21)

''ہم نے کہا''اے آگ! تو ابراہیم کے لئے سلامتی والی ٹھنڈی ہو جا کفار نے ابراہیم (علیہ السلام) کے خلاف سازش کرنی چاہی لیکن ہم نے انہیں خسارہ پانے والوں سے کر دیا۔''(سورہ الانبیاء، آیت نمبر 69 تا 70)

نَبِيُّنَا لُوْطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمَلَأُ قَوْمِهٖ [1]

حضرت لوط علیہ السلام اوران کی قوم کے سردار

مَسئلہ 358 حضرت لوط علیہ السلام نے کفار کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کی اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی۔

﴿ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ○ ﴾(26:161-163)

جب حضرت لوط (علیہ السلام) نے کفار سے کہا ''بے شک میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 161 تا 163)

مَسئلہ 359 قوم لوط ہم جنس پرستی جیسے جرم میں مبتلا تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس قبیح جرم منع فرمایا۔

﴿ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○ ﴾(26:165-166)

''سارے جہان میں سے تم ہی ایک ایسے ہو جو مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہارے رب نے تمہارے لئے جو بیویاں پیدا کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے گزر چکے ہو۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 165 تا 166)

مَسئلہ 360 جواب میں قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کے تقویٰ اور پرہیز گاری کا مذاق

---

[1] عراق اور فلسطین کے درمیان واقع شرق اردن قوم لوط کا علاقہ تھا آج اس جگہ پر بحیرہ مردار......اللہ تعالیٰ کے عذاب کی یادگار کی شکل میں موجود ہے۔

اڑایا۔

﴿ وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝﴾ (82:7)

''قوم لوط کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے (آپس میں) کہا ''انہیں اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 82)

مسئلہ 361 کفار نے حضرت لوط علیہ السلام کو دعوت دینے سے باز نہ آنے پر جلا وطن کرنے کی دھمکی دی۔

﴿ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝﴾ (167:26)

کافروں نے کہا ''اے لوط! اگر تو اپنی دعوت سے باز نہ آیا تو تو بھی جلا وطن کئے گئے لوگوں میں شامل ہو جائے گا۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 167)

مسئلہ 362 حضرت لوط علیہ السلام کی اپنی بستی میں سے صرف ایک گھر ایمان لایا اور وہ بھی حضرت لوط علیہ السلام کا اپنا گھر تھا۔

﴿ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (36:51)

''اس بستی میں ہم نے ایک گھر کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔'' (سورہ الذاریات، آیت نمبر 36)

مسئلہ 363 حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو قوم لوط نے اللہ کے عذاب کا بھی مذاق اڑایا۔

﴿ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝﴾ (29:29)

کفار نے کہا ''اگر تو واقعی سچا نبی ہے تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آ۔'' (سورہ العنکبوت، آیت نمبر 29)

مسئلہ 364 قوم لوط کی نافرمانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو پتھروں کی بارش سے ہلاک فرما دیا جبکہ اہل ایمان بچا لئے گئے۔

مسئلہ 365 اللہ تعالیٰ کے اٹل قانون کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام کی دشمن اسلام

بیوی بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل تھی۔

﴿ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ○ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ ﴾(26:170-172)

''پھر ہم نے لوط (علیہ السلام) اور اس کے اہل وعیال کو بچالیا سوائے پیچھے رہ جانے والی بوڑھی عورت کے (مراد ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو کافر تھی) پھر ہم نے باقی سب لوگوں کو ہلاک کردیا ان پر (پتھروں کی بارش برسائی کتنی بری بارش تھی جو ڈرائے جانے والوں پر برسائی گئی۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 170 تا 172)

مسئلہ 366 اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والی بستیوں سے لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔

﴿ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ○ ﴾(15:75)

''اس واقعہ میں بہت سی نشانیاں ہیں سمجھدار لوگوں کے لئے۔'' (سورہ الحجر، آیت نمبر 75)

نَبِیُّنَا شُعَیْبٌ علیہ السلام وَ الْمَلَأُ قَوْمِهِ[1]

حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کے سردار

مسئلہ 367 حضرت شعیب علیہ السلام نے کفار کو توحید کی دعوت دی نیز پورا تولنے پورا ماپنے اور زمین میں فساد برپا نہ کرنے کی نصیحت بھی فرمائی۔

﴿ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ﴾(85:7)

''اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا شعیب (علیہ السلام) نے کہا ''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آچکی ہے لہٰذا ناپ اور تول پورا رکھو، لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد (شرک کا) فساد برپا نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم واقعی مومن ہو۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 85)

مسئلہ 368 حضرت شعیب علیہ السلام نے کفار کو تجارتی شاہراہوں پر راہزنی کرنے سے بھی روکا۔

---

[1] حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اصحاب مدین اور اصحاب الایکہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا اصحاب مدین اور اصحاب الایکہ دو الگ الگ قبیلے تھے جو تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آباد تھا ایکہ دراصل تبوک کا پرانا نام ہے اور یہی اصحاب الایکہ کا علاقہ تھا جبکہ مدین بحر احمر اور خلیج عقبہ کے کنارے پر واقع ہے اور اہل مدین کا علاقہ ہے اصحاب الایکہ اور اصحاب مدین دونوں قبیلے ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے تھے، دونوں تجارت پیشہ تھے اور ایک ہی جرم تجارتی ہیرا پھیری میں مبتلا تھے اس لئے دونوں قبیلوں کی طرف ایک ہی رسول بھیجا گیا یاد رہے تبوک اور مدین دونوں علاقے بین الاقوامی تجارتی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت اہمیت کے حامل تھے اس اعتبار سے اصحاب مدین اور اصحاب الایکہ کی اہمیت بین الاقوامی تجارت اور بین الاقوامی سیاست میں مسلم تھی۔

﴿ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ﴾(86:7)

"تمام راستوں پر راہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو دھمکاتے پھرو اور جو شخص اللہ کی راہ پر آنا چاہے اسے روک دو اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا بنانے کی کوشش کرنے لگو۔" (سورہ الاعراف، آیت نمبر 86)

مسئلہ 369 حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو نصیحت کی کہ اللہ کے عطا کردہ رزق حلال پر قناعت کرو اسی میں برکت ہے۔

﴿ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾(86:11)

"اگر تم واقعی مومن ہو تو اللہ کی دی ہوئی بچت تمہارے لئے بہتر ہے۔" (سورہ ہود، آیت نمبر 86)

مسئلہ 370 کفار نے حضرت شعیب علیہ السلام کو جھوٹا، سحر زدہ اور بشر کہہ کر ان کا مذاق اڑایا۔

﴿ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ ﴾(186-185:26)

"کفار نے جواب میں کہا (شعیب!) تم تو سحر زدہ آدمی ہو اور تیری حقیقت اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ تو ہماری ہی طرح کا عام انسان ہے اور ہم تجھے جھوٹا سمجھتے ہیں۔" (سورہ الشعراء، آیت نمبر 186 تا 187)

مسئلہ 371 حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو قوم نے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بھی مذاق اڑایا۔

﴿ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ﴾(188:26)

"اگر تو واقعی سچا رسول ہے تو ہم پر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرا دے۔" (سورہ ہود، آیت نمبر 188)

مسئلہ 372 کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی نمازوں، نیکی اور پرہیز گاری کا بھی مذاق اڑایا۔

﴿ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ

اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ○ ﴾(87:11)

انہوں نے کہا ''اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان معبودوں کی عبادت کرنا چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے آباؤاجداد کرتے رہے؟ یا تیری نماز تجھے یہی سکھاتی ہے کہ ہم اپنے مال بھی اپنی مرضی سے استعمال نہ کریں؟ کیا (اس بستی میں) میں بس تو ہی ایک عالی ظرف اور نیک آدمی رہ گیا ہے۔''

(سورہ ہود، آیت نمبر 87)

مسئلہ 373 کفار کا خیال تھا کہ اگر وہ شعیب علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو ان کی تجارت تباہ ہو جائے گی۔

﴿ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّکُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ ﴾ (90:7)

اس قوم کے کافر سرداروں نے (آپس میں) کہا ''اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو (معاشی لحاظ سے) تباہ ہو جاؤ گے۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 90)

مسئلہ 374 کفار نے حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو جلاوطن کرنے کی دھمکی دی۔

﴿ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ﴾(88:7)

قوم کے متکبر سرداروں نے کہا ''اے شعیب! ہم تجھے اور تیرے ماننے والے ساتھیوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا پھر تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 88)

مسئلہ 375 کفار نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بے وقوف کہا اور سنگسار کرنے کی دھمکی بھی دی۔

﴿ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰکَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ج وَلَوْ لَا رَهْطُکَ لَرَجَمْنٰکَ ز وَ مَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ○ ﴾(91:11)

''کفار نے کہا ''اے شعیب! تیری اکثر باتوں کی تو ہمیں سمجھ ہی نہیں آتی اور ہمیں معلوم ہے کہ تم ہمارے درمیان ایک کمزور آدمی ہو اگر تمہاری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے تو ہم سے زیادہ طاقت ور نہیں ہے۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 11)

مسئلہ 376 رسول کی تکذیب کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو ایک زبردست دھماکے سے ہلاک کر دیا جبکہ اہل ایمان کو بچا لیا گیا۔

﴿ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝ ﴾ (11:94-95)

''اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے شعیب کو اور جو اس پر ایمان لائے تھے ان سب کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جنہوں نے (حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کر کے) ظلم کیا تھا انہیں ایک زبردست دھماکے نے آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں پڑے کے پڑے رہ گئے جیسے کبھی وہاں آباد ہی نہ تھے دیکھو! اہل مدین بھی ویسے ہی ہلاک کر دیئے گئے تھے جس طرح قوم ثمود ہلاک کی گئی تھی۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 94 تا 95)

مسئلہ 377 قوم شعیب اس قدر نافرمان اور سرکش ہو چکی تھی کہ پیغمبر کو بھی قوم کی ہلاکت پر ذرہ برابر افسوس نہ ہوا۔

﴿ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ (7:93)

شعیب یہ کہتے ہوئے ان کی بستی سے نکل گیا ''اے میری قوم! میں نے تو اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا دیا اور حق خیر خواہی ادا کر دیا اب اس قوم پر افسوس کیسے کروں جس نے میری بات ماننے سے ہی انکار کر دیا۔''

(سورہ الاعراف، آیت نمبر 93)

نَبِيُّنَا مُوسٰى عليه السلام وَالْمَلَأُ قَوْمِهٖ ❶

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آل فرعون

مسئلہ 378 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو توحید اور رسالت کی دعوت دی اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔

﴿ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ﴾ (17-16:26)

فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو'' کہ ہم دونوں (یعنی موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) رب العالمین کے رسول ہیں اور اسے کہو کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔'' (سورہ الشعراء آیت نمبر 16-17)

مسئلہ 379 فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سحر زدہ، جادوگر، منحوس، پاگل، ذلیل اور غلام قوم کا فرد کہہ کر مذاق اڑایا اور آپ کی دعوت کو رد کر دیا۔

﴿ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (109:7)

''فرعون کے سرداروں نے (معجزات دیکھ کر) کہا ''یہ تو بڑا ماہر جادوگر ہے۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 109)

﴿ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ﴾ (131:7)

''جب اگر بنی اسرائیل پر کوئی مصیبت آتی تو وہ اسے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 131)

﴿ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّ لَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ ﴾ (57:43)

❶ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے مصر اور فلسطین کے علاقے آپ کی دعوت کا مرکز تھے۔

(فرعون نے کہا) ”بھلا میں اچھا ہوں یا یہ شخص جو ذلیل ہے اور بات بھی بیان نہیں کر سکتا۔“ (سورہ الزخرف، آیت نمبر 57)

﴿ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ ﴾(27:26)

فرعون نے کہا ”یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بالکل پاگل ہے۔“ (سورہ الشعراء، آیت نمبر 27)

﴿ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ﴾(101:17)

(فرعون نے کہا) ”اے موسیٰ! میں تجھے سحر زدہ آدمی سمجھتا ہوں۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 101)

﴿ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ ﴾(47:23)

قوم فرعون کے سرداروں نے کہا ”کیا ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں جبکہ ان کی قوم ہماری غلام ہے۔“ (سورہ المومنون، آیت نمبر 47)

مَسئلہ 380 فرعون بزعم خویش اپنی قوم کو نیکی کے راستے پر لے جارہا تھا۔

﴿ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝ ﴾(29:40)

فرعون نے کہا ”میں تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو (تمہارے لئے) بہتر سمجھتا ہوں اور اسی راستے کی طرف تمہاری راہنمائی کرتا ہوں جو نیکی کا راستہ ہے۔“ (سورہ المومن، آیت نمبر 29)

مَسئلہ 381 فرعون یہ سمجھتا تھا کہ قوم پر اس کی گرفت بڑی مضبوط ہے۔

﴿ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ ﴾(127:7)

”اور بے شک ان پر ہماری گرفت بڑی مضبوط ہے۔“ (سورہ الاعراف، آیت نمبر 127)

مَسئلہ 382 موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعون اپنی حکومت کے بارے میں فکر مند ہوگیا اور درباریوں سے مل کر موسیٰ علیہ السلام پر حکومت کے خلاف سازش کرنے کا پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔

﴿ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ۝ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

بِسِحْرِهٖ ق فَمَا ذَا تَاْمُرُوْنَ O ﴾(26:34-35)

فرعون نے اپنے گردوپیش سرداروں سے کہا "موسیٰ تو بڑا جادوگر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تمہیں تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے اب بتاؤ تم کیا حکم دیتے ہو؟" (سورہ الشعراء، آیت نمبر 34 تا 35)

مسئلہ 383 فرعون نے جادوگروں کے لئے ایسی سخت سزائیں تجویز کیں جنہیں سن کر کوئی دوسرا شخص ایمان لانے کی جرأت نہ کر سکے۔

﴿ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ O ﴾(26:49)

فرعون نے کہا "تم موسیٰ پر ایمان لائے میری اجازت کے بغیر، بے شک موسیٰ تمہارا استاد ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے ابھی تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں میں کٹوادوں گا اور تم سب کو سولی چڑھادوں گا۔" (سورہ الشعراء، آیت نمبر 49)

مسئلہ 384 اہل ایمان نے فرعون کا فیصلہ بڑے سکون سے سنا اور فوراً اپنے رب کے پاس پہنچنے کے لئے تیار ہو گئے۔

﴿ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ز اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ O اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ O ﴾(26:50-51)

انہوں نے جواب دیا "کچھ پروا نہیں ہم اپنے رب کے حضور پہنچ جائیں گے اور ہمیں امید ہے کہ وہ ہمارے گناہ معاف فرمادے گا کیوں کہ سب سے پہلے ہم ایمان لائے ہیں۔" (سورہ الشعراء، آیت نمبر 50 تا 51)

مسئلہ 385 جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد اپنی حکومت بچانے کے لئے فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کروانا شروع کر دیا۔

﴿ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ج ﴾ (7:127)

فرعون نے کہا "ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے۔" (سورہ الاعراف، آیت نمبر 127)

مسئلہ 386 فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو پہلے قید میں ڈالنے کی دھمکی دی پھر قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔

﴿ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِىْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۞ ﴾(29:26)

فرعون نے کہا ”اگر تو نے میرے علاوہ کوئی اور الٰہ بنایا تو میں تجھے قید میں ڈال دوں گا۔“ (سورہ الشعراء، آیت نمبر 29)

﴿ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ ﴾(26:40)

اور فرعون نے کہا ”مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کرنا چاہتا ہوں اور یہ اپنے رب کو (مدد کے لئے) پکار دیکھے۔“ (سورہ المومن، آیت نمبر 26)

مسئلہ 387 فرعون کی دہشت گردی کے ڈر سے بہت کم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔

﴿ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۞ ﴾(83:10)

”موسیٰ کی قوم کے چند نوجوانوں کے علاوہ کوئی بھی موسیٰ پر ایمان نہیں لایا صرف اس ڈر سے کہ فرعون اور اس کے سردار کہیں کسی عذاب میں مبتلا نہ کر دیں اور حقیقت یہ ہے کہ فرعون زمین میں بڑا غلبہ رکھتا تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حد سے گزرنے والے ہیں۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 83)

مسئلہ 388 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بچالیا اور آل فرعون کو سمندر میں غرق کر دیا۔

﴿ وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۞ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۞ ﴾(66-65:26)

”موسیٰ کو اور اس پر ایمان لانے والوں کو ہم نے بچالیا اور دوسروں کو (سمندر میں) غرق کر دیا۔“ (سورہ الشعراء، آیت نمبر 66)

مسئلہ 389 اپنے وقت کی ”عظیم قوت“ یوں خاموشی سے ہلاک ہوگئی کہ آسمان

نے آنسو بہائے نہ زمین نے۔

﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ○ ﴾(29:44)

''پھر نہ تو آسمان نے آنسو بہائے اور نہ زمین نے اور نہ ہی خود انہیں مہلت دی گئی۔'' (سورہ الدخان، آیت نمبر 44)

مسئلہ 390 غرق ہوتے وقت فرعون نے ایمان لانا چاہا، لیکن وہ ایمان اسے عذاب سے نہ بچا سکا۔

﴿حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ آٰلْئٰنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ○﴾(10:90-91)

''جب فرعون غرق ہونے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں اس ذات پر جس کے علاوہ کوئی دوسرا الٰہ نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان بنتا ہوں (کہا گیا) اب ایمان لاتے ہو؟ حالانکہ اس سے پہلے تو نے نافرمانی کی اور فساد برپا کرتا رہا۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 90-91)

مسئلہ 391 اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے والوں کو آل فرعون کی ہلاکت سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

﴿وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ○ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ○﴾(28:39-40)

''فرعون اور اس کے لشکروں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور سمجھ بیٹھے کہ انہیں ہماری طرف پلٹنا ہی نہیں آخر کار ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور سمندر میں پھینک دیا، غور کرو ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔'' (سورہ القصص، آیت نمبر 39-40)

اَلــرُّسُــلُ

رسولوں کی ایک جماعت

مسئلہ 392 کسی بستی میں اللہ تعالیٰ نے پے در پے کئی رسول بھیجے جنہوں نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ ﴾(36:13-14)

ان کے سامنے ایک بستی والوں کی مثال بیان کرو جب ان کے پاس رسول آئے (پہلے) ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے انہوں نے دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرا اوران کی مدد کے لئے بھیجا اوران سب نے ان سے کہا ”ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔“ (سورہ یاسین، آیت نمبر 13 تا 14)

مسئلہ 393 بستی والوں نے رسول کو اپنے جیسا بشر اور جھوٹا کہہ کر مذاق اڑایا لیکن رسولوں نے دعوت کا کام جاری رکھا۔

﴿ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ لا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ﴾(36:15-17)

بستی والوں نے کہا ”تم ہمارے جیسے بشر کے علاوہ اور کیا ہو؟ رحمٰن نے کوئی چیز (تم پر) نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو۔“ رسولوں نے جواب میں کہا ”ہمارا رب جانتا ہے بے شک ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور ہمارے اوپر صاف صاف پیغام پہنچانے کے علاوہ اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔“ (سورہ یاسین، آیت نمبر 15 تا 17)

مسئلہ 394 بستی والوں نے رسولوں کو نہ صرف منحوس کہہ کر ان کی توہین کی بلکہ انہیں قتل کرنے کی دھمکی بھی دی۔

﴿ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ﴾ (18:36)

بستی والوں نے کہا ”بے شک تم لوگ ہمارے لئے منحوس ثابت ہوئے ہو لہٰذا اگر تم (اس دعوت سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور عذاب الیم میں مبتلا کر دیں گے۔“ (سورہ یاسین، آیت نمبر 18)

مسئلہ 395 بستی کے لوگوں میں سے ایک آدمی رسولوں پر ایمان لایا بستی والے اس مومن آدمی کے بھی دشمن بن گئے حتی کہ اسے قتل کر ڈالا۔

﴿ وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ○ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَ مَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ ءَ اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ○ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ○ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ○ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ○ ﴾ (27-21:36)

اس وقت شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا ”میری قوم کے لوگو! ان رسولوں کی اتباع اختیار کرو ان کی اتباع کرلو جو تم سے کچھ اجر نہیں مانگتے اور وہ خود ہدایت یافتہ ہیں اور میں اس ذات کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تمہیں اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے کیا میں اللہ کے سوا دوسروں کو الٰہ بنالوں اگر رحمٰن مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش میرے کسی کام آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے؟ تب میں یقیناً صریح گمراہی میں جا پڑا میں بلاشبہ تمہارے رب پر ایمان لایا میری بات توجہ سے سنو (قتل ہونے کے بعد اسے کہا گیا) ”جنت میں داخل ہو جا۔“ وہ کہنے لگا ”کاش! میری قوم کو علم ہوتا کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے معززین میں شامل کر دیا ہے۔“ (سورہ یاسین، آیت نمبر 21 تا 27)

مسئلہ 396 رسولوں کی تکذیب اور نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بستی والوں پر عذاب بھیجا اور ساری بستی ہلاک کردی گئی۔

﴿ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ○ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ○ ﴾(36:28-29)

”اس کے بعد اس قوم پر ہم نے (سزا دینے کے لئے) آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا نہ ہی ہمیں اس کی ضرورت تھی بس ایک زوردار دھماکہ ہوا اور وہ سارے کے سارے مردہ ہوگئے۔“ (سورہ یاسین، آیت نمبر 28تا29)

مسئلہ 397 نافرمان قوموں کی ہلاکت پر لوگوں کو غور وفکر کرنا چاہئے کہیں وہ بھی نافرمانی کی روش اختیار کرنے پر ہلاک نہ کردیئے جائیں۔

﴿يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○﴾(36:30-31)

”افسوس بندوں کے حال پر جو رسول بھی ان کے پاس آیا وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے، کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کرچکے ہیں، (وہ ایسے ہلاک ہوئے کہ) ہلاکت کے بعد اب کبھی لوٹ کر ان کی طرف نہیں آئیں گے۔“ (سورہ یٰس، آیت نمبر 30-31)

نَبِيُّنَا عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْيَهُوْدُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قوم یہود (1)

مسئلہ 398 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کفار کو توحید کی دعوت دی۔

﴿ وَ قَالَ الْمَسِيحُ يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ ﴾(72:5)

اور مسیح نے کہا ''اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے جو اللہ سے شرک کرے گا اللہ اس پر جنت حرام کردے گا اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 72)

مسئلہ 399 توحید کی دعوت کے جواب میں بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تدبیریں کرنے لگے۔

﴿ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ ﴾(54:3)

''کفار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف (قتل کی) تدبیریں کرنے لگے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 54)

وضاحت : اللہ تعالیٰ کی تدبیر یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں کی طرف اٹھالیا اور یہودیوں کی سازش ناکام ہوگئی۔

مسئلہ 400 بنی اسرائیل اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانے سے بھی گریز نہ کیا۔

﴿ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ○ ﴾(156:4)

(1) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلسطین کے شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے اور ان کی دعوت کا علاقہ بھی فلسطین ہی تھا۔

''اور یہ اپنے کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 156)

مسئلہ 401 اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور کفار کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچالیا۔

﴿ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ ﴾(157:4)

اور یہودی (دشمنی میں اتنے بڑھے کہ) خود کہا ''ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو قتل کیا ہے حالانکہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا نہ سولی چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ بنادیا گیا تھا۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 157)

﴿ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ﴾(158:4)

(انہوں نے حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا) ''بلکہ اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ النساء، آیت نمبر 158)

سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَشْرَافُ قَوْمِهٖ

سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور سرداران قریش [1]

مسئلہ 402 حضرت محمد ﷺ نے کفار کو توحید کی دعوت دی۔

﴿ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾(108:21)

''اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تمہارا الٰہ بس ایک ہی اللہ ہے پھر کیا تم مسلمان بنتے ہو؟'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 108)

مسئلہ 403 سرداران قریش نے آپ ﷺ کو شاعر، جھوٹا، جادوگر، پاگل، کاہن، سحر زدہ اور اپنے ہی جیسا بشر کہہ کر تکذیب کی اور تکبر کیا۔

﴿ وَ یَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِکُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝ ﴾(36:37)

اور کافر لوگ کہتے ہیں ''کیا ہم ایک شاعر اور پاگل کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔'' (سورہ الصّٰفّٰت، آیت نمبر 36)

﴿ وَ قَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ۝ ﴾(4:38)

اور کافر کہتے ہیں ''محمد ﷺ تو جادوگر ہے، پرلے درجے کا جھوٹا۔'' (سورہ ص، آیت نمبر 4)

﴿ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ ﴾(47:17)

یہ ظالم (مسلمانوں سے) کہتے ہیں ''تم تو ایک سحر زدہ آدمی کی اتباع کر رہے ہو۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 47)

﴿ فَذَکِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ بِکَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ ۝ ﴾(29:52)

[1] سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور پوری دنیا کے انسانوں اور جنوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ!

’’اے محمد ﷺ! آپ نصیحت کرتے رہیں اللہ کے فضل سے آپ کاہن یا مجنون نہیں ہیں۔‘‘ (سورہ الطور، آیت نمبر 29)

﴿ وَ اَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ ﴾ (3:21)

’’اور ظالم لوگ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں یہ تو تمہارے ہی جیسا آدمی ہے اب کیا جانتے بوجھتے اس کے سحر میں پھنس جاؤ گے۔‘‘ (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 3)

مسئلہ 404 قریش مکہ جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے تو آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے۔

﴿ وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ ﴾ (25:7-8)

کافر کہتے ہیں ’’کیا یہ رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا جو اس کے ساتھ رہتا (اور ایمان نہ لانے والوں کو) ڈراتا یا اسے کوئی خزانہ دیا گیا ہوتا یا اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا جس سے (آرام سے) کھاتا پیتا ایسی باتیں کرنے کے بعد یہ ظالم کہتے ہیں تم تو سحر زدہ آدمی کے پیچھے لگ گئے ہو۔‘‘ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 7 تا 8)

﴿ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۝ ﴾ (21:36)

کافر جب آپ کو دیکھتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہیں ’’کیا یہ ہے وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے؟‘‘ (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 36)

﴿ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ ﴾ (25:41)

اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق اڑاتے ہیں (طنزاً کہتے ہیں) ’’کیا یہ ہے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟‘‘ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 41)

﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ لا اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ ﴾(7:34)

”اور یہ کافر لوگوں سے کہتے ہیں ہم تمہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بتائیں جو کہتا ہے کہ جب تم (مرنے کے بعد) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے۔“ (سورہ سبا، آیت نمبر 7)

مسئلہ 405 قریش مکہ کا خیال تھا کہ محمد ﷺ کی دعوت ان کی وفات کے بعد اپنے آپ دم توڑ جائے گی اور ہمارا دین باقی رہے گا۔

﴿ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ ﴾ (31-30:52)

کیا یہ کافر کہتے ہیں کہ ”یہ شخص تو بس شاعری کر رہا ہے لہٰذا ہم اس کے لئے گردش ایام کا انتظار کر رہے ہیں کہو! اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔“ (سورہ الطور، آیت نمبر 30 تا 31)

مسئلہ 406 کافر آپ ﷺ کو گمراہ سمجھتے تھے۔

﴿ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ط﴾(42:25)

”قریب تھا کہ یہ شخص (محمد ﷺ) ہمیں ہمارے معبودوں سے گمراہ کر دیتا اگر ہم اپنے عقیدے پر جمے نہ رہتے۔“ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 42)

مسئلہ 407 ائمہ کفر نے مذاکرات کے ذریعے محمد ﷺ کا راستہ روکنے کی کوشش کی اس میں بھی وہ ناکام رہے۔

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ۝﴾(107:6-1)

”کہو اے کافرو، میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم نے کی ہے اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لئے تمہارا دین، میرے لئے میرا دین۔“

(سورہ الکافرون، آیت نمبر 1-6)

مسئلہ 408 کافر آپ ﷺ سے اس قدر نفرت کرتے تھے کہ دور سے ہی آپ ﷺ کو دیکھ کر اپنا راستہ بدل لیتے یا پھر اپنے چہروں پر کپڑا ڈال لیتے تا کہ آپ ﷺ ان سے گفتگو نہ کر سکیں۔

﴿ اَلَآ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ ؕ اَلَا حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ ۙ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝ ﴾(11:5)

''دیکھو یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تا کہ اس سے (یعنی محمدؐ سے) چھپ جائیں آگاہ رہو، جب یہ کپڑوں سے اپنے آپ کو ڈھانپتے ہیں تو (اللہ انہیں خوب جانتا ہے) اللہ خوب جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں وہ تو دلوں کے بھید تک جانتا ہے۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 5)

مسئلہ 409 کافر نبی اکرم ﷺ کی دعوت سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتے۔

﴿ وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ ۝ ﴾(68:51)

اور جب یہ قرآن سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں جیسے تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے اور کہتے ہیں یقیناً یہ آدمی پاگل ہے۔'' (سورہ قلم، آیت نمبر 51)

مسئلہ 410 رسول اکرم ﷺ کی دعوت کو روکنے کے لئے مشرکین مکہ نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی کہ حج کے موقع پر باہر سے آنے والے لوگوں میں حضرت محمد ﷺ کے خلاف ''ساحر'' ہونے کا پروپیگنڈہ کیا جائے۔

﴿ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَاسۡتَكۡبَرَ ۝ فَقَالَ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ يُّؤۡثَرُ ۝ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ ۝ ﴾

(74:18-25)

''بے شک اس نے غور و فکر کیا اور اندازہ لگایا (کہ محمد کے بارے میں کیا کہوں؟) پھٹکار ہو اس پر

اس نے کیسا اندازہ لگایا؟ پھر اللہ کی پھٹکار ہو اس پر کیسا اندازہ لگایا؟ پھر (لوگوں کی طرف) دیکھا، تیوری چڑھائی، منہ بسورا، پھر پیٹھ پھیری تکبر کیا اور کہنے لگا نہیں ہے یہ مگر جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے بس (یہ قرآن تو) انسان کا بنایا ہوا کلام ہے۔'' (سورہ المدثر، آیت نمبر 18 تا 25)

مسئلہ 411 رسول اکرم ﷺ کی دعوت کو روکنے کے لئے کفار نے بے حیائی، فحاشی، شراب وشباب اور ناچ گانے کا کلچر پھیلانا شروع کر دیا۔

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ق وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ﴾(6:31)

''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو مدہوش کرنے والا کلام خرید کر لاتا ہے؟ تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر گمراہ کر دے اور نبی کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 6)

وضاحت : یاد رہے مکہ کے ایک مشرک نضر بن حارث نے گانے بجانے والی لونڈیاں خرید رکھی تھیں جس شخص کے متعلق وہ سنتا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت سے متاثر ہے اس پر اپنی لونڈیاں مسلط کر دیتا اور اسے کہتا اسے خوب کھلا پلا اور گانا بجانا سنا تاکہ یہ اسلام کے راستے سے پھر جائے۔ غزوہ بدر میں یہ بدبخت بھی دوسرے مشرکوں کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچا۔

مسئلہ 412 رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو روکنے کے لئے سب سے پہلے آپ ﷺ کے چچا ابولہب نے آپ ﷺ کی توہین اور گستاخی کی۔

﴿ تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّ امْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ ﴾(111:1-5)

''ہاتھ ٹوٹ جائیں ابولہب کے اور ہلاک ہو اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کسی کام نہ آئے وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں ڈالا جائے گا اور اس کی بیوی جو (خاردار) لکڑیاں اٹھائے پھرتی ہے اس کے گلے میں بھی رسی ہوگی مونجھ کی۔ (قیامت کے روز)'' (سورہ لهب، آیت نمبر 1 تا 5)

مسئلہ 413 امیہ بن خلف آپ ﷺ کو دیکھتے ہی گالیاں بکنا شروع کر دیتا اور لعن طعن کرتا اللہ نے اسے جہنم کا مژدہ سنایا۔

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهُ ۝ ﴾(104:1-2)

''ویل ہے ہر اس شخص کے لئے جو لعن طعن کرتا ہے اور چغلی کھاتا ہے نیز مال جمع کرتا اور گن گن کر رکھتا ہے۔'' (سورہ ہمزہ، آیت نمبر 1-2)

مسئلہ 414 حضرت محمد ﷺ کا راستہ روکنے کے لئے منافقوں نے بھی مشرکین کا ساتھ دیا۔

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ﴾(59:11)

''کیا آپ نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم یہاں (یعنی مدینہ) سے نکالے گئے تو ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے کسی کا کہا نہ مانیں گے اگر تمہارے ساتھ لڑائی ہوئی تو ہم یقیناً تمہاری مدد کریں گے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ (منافقین) جھوٹے ہیں۔'' (سورہ الحشر، آیت نمبر 11)

مسئلہ 415 حضرت محمد ﷺ کی دعوت روکنے کے لئے منافقوں نے مسلمانوں کو چندہ نہ دینے اور کسی قسم کا مالی تعاون نہ کرنے کی تحریک بھی شروع کی۔

﴿ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ ﴾(63:7)

''یہ منافقین ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ یہ تتر بتر ہو جائیں۔'' (سورہ منافقون، آیت نمبر 7)

مسئلہ 416 رسول اکرم ﷺ کے بیٹے کی وفات پر ابوجہل، عاص بن وائل اور کعب بن اشرف نے خوشیاں منائیں آپ ﷺ کو جڑ کٹا کہا اللہ تعالیٰ نے انہیں جڑ کٹا بنا دیا۔

﴿ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ﴾(108:3)

”بے شک تیرا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔“ (سورہ الکوثر، آیت نمبر 3)

مسئلہ 417 عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کو حرم شریف میں قتل کرنے کی کوشش کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کو بچایا۔

﴿ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَ كُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ﴾ (28:40)

”کیا تم ایک شخص کو محض اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہے؟“ (سورہ مومن، آیت نمبر 28)

مسئلہ 418 ابوجہل اور دوسرے سرداران قریش نے آپ ﷺ کو قید کرنے، قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کی سازشیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کفار کی تمام سازشوں سے محفوظ رکھا۔

﴿ وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ط وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ○ ﴾ (30:8)

”اور کافروں نے آپ کو قید کرنے، قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کی سازشیں کیں کافر سازشیں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی تدابیر بروئے کار لا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر فرمانے والا ہے۔“ (سورہ الانفال، آیت نمبر 30)

مسئلہ 419 اسلام کفر تصادم میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب فرمایا۔

﴿ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ وَ لَنْ تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْئًا وَّ لَوْ كَثُرَتْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ ﴾ (19:8)

”اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو اب وہ تمہارے پاس آ چکا اب اگر تم باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر پہلے سے کام کرو گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے اور تمہاری جمعیت تمہارے کچھ کام نہ آ سکے گی خواہ

کتنی زیادہ ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 19)

وضاحت : یاد رہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بدترین دشمن یا آپ ﷺ کی توہین اور گستاخی کرنے والے سارے سردار نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہی عبرت ناک انجام سے دوچار ہوئے۔ ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن امیہ، عقبہ بن ابی معیط جیسے بدترین اسلام دشمن جنگ بدر میں جہنم رسید ہوئے۔ ابی بن خلف جنگ احد میں رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک سے جہنم رسید ہوا۔ ابولہب غزوہ بدر میں شکست کے صدمے سے دوچار ہو کر مرا۔ اس کا بیٹا عقبہ رسول اللہ ﷺ کی بددعا کے نتیجے میں ہلاک ہوا۔ دشمنان اسلام کی نسل سے آج کوئی زندہ نہیں جوان کا نام تک لے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے اور آپ ﷺ پر اپنی جانیں نچھاور کرنے والے آج بھی اربوں کی تعداد میں دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں۔

مسئلہ 420 جو لوگ رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کریں گے اللہ آئندہ بھی انہیں دنیا اور آخرت میں سخت سزا دے گا۔

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (13:8)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرے گا اسے اللہ یقیناً سخت سزا دے گا۔'' (سورہ الانفال، آیت نمبر 13)